Fākhir, Asghar Husain

Dīvān-i salām

[illegible] من بکی علی الحسین او ابکی او تباکی وجبت له الجنة

فخر الکلام کلام الفاخر یعنی مفتخر آل مفخر کونین جناب سید اصغر حسین صاحب یگانہ معاصر مسمی بہ

# دیوان سلام

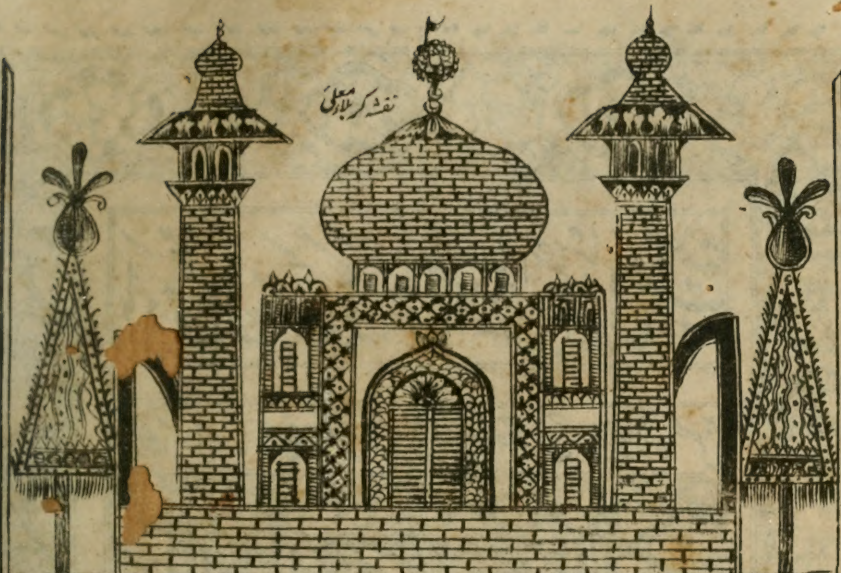
معروف باسم تاریخی

# غم نسیم

۱۲ھ

کہ در معنی نسخهٔ شفای هر گونه الم است باهتمام فدائی امام حسین شیخ عنایت حسین

باستمداد علی در مطبع گلستان مرتضوی بحلیهٔ طبع تابان جلوه گر آمد




بسم اللہ الرحمن الرحیم

عدد سلام ۱ | تعداد اشعار ۱۵

صحرا میں روے شاہ جو پرتو فگن ہوا
ذرہ ہر ایک کوکب چرخ کہن ہوا

کھینچی جو یاد گیسوے مشکین شہ میں آہ
دود جگر سواد دیار ختن ہوا

فرزند مہ لقا کا نہ بار الم اٹھا
مثل ہلال خم قد شاہ زمن ہوا

ہاتف کی بعد قتل صدا اٹھی آہ یا حسینؑ
تو فخر خاندان رسول زمن ہوا

کیونکر نہ شش جہات میں ہو حشر صبح قتل
یہ دن وہ تھا کہ خاتمہ پنجتن ہوا

بیرنگ گل یہ پیش گل فاطمہ ہوے　　عنقا چمن مین طائر رنگ چمن ہوا

تب حال آب بندی شہ سب پہ کھل گیا　　دریا بھی دست موج سی جب سینہ زن ہوا

ہم جامہ رہین یاد مین اُس جسم پاک کے　　چالیس دن جسے نہ میسر کفن ہوا

ہر عضو تن سے شاہ کو تھی شکر حق کی یاد　　پیکان زبان تو زخم بھی اک اک دہن ہوا

پیری مین ساکنان عدم کا نشان ملا　　موے سفید شمع رہ انجمن ہوا

اکبر کا حسن دیکھ کے یوسف سا خوشجمال　　مستغرق محبت چاہ ذقن ہوا

وحشت ہوئی یہ ساقی کوثر کے لال کی　　دریا سمٹ کے دانۂ در عدن ہوا

اصغر کو مارا تیر شہ دین کی گود مین　　دم توڑ کر تمام وہ غنچہ دہن ہوا

حضرت کے بعد قتل یہ کہتی تھی اہلبیت　　برباد خاندان رسول زمن ہوا

| | | |
|---|---|---|
| 19 | فاخر ثنائے مصحف ناطق کے فیض سے<br>جائے کلام جسمین نہین وہ سخن ہوا | ۲ |

کیا اوج ہی سواری شہ کے غبار کا
عنقا ہی نام گرد سُم راہوار کا

اللہ ری اوج حسن شہ ذی وقار کا
پروانہ ماہتاب ہی شمع عذار کا

گیسو نہین ہین چہرۂ پر نور شاہ پر
دامن پڑا ہی مہر پہ ابر بہار کا

گرمی سی سرخ تھا جو رخِ اکبر حسین
عارض دکھا رہی تھی سمان لالہ زار کا

دیکھی ہی جب سی تیزی رفتار اسپ شاہ
خون خشک ہو گیا ہی غزال تتار کا

اللہ ری صفائی حسن شہ زمان
آئینہ حلب ہی نمونہ عذار کا

زلفین جو آئین آئینۂ روی شاہ پر
شہر حلب پہ ہو گیا دھوکا تتار کا

زلفین دکھاتی تھین شبِ دیجور کا سمان
عالم تھا روی شاہ پہ صبح بہار کا

جان دی ہی ماتم حسن سبز فام مین
گنبد زمردی ہو ہمارے مزار کا

دندان دہن مین دیکھ کی شہ کی ہوا یقین
معدن یمن مین ہی گہر آبدار کا

صحرا ہے حشر ہی غم شبیر مین چمن
ہی صور کی صدا مجھی نالہ ہزار کا

جب سے کیا ہے وصف گلوے امام دین — ہے ذائقہ زبان پہ خنجر کی دھار کا

کھینچی جو آہ سرد دل داغدار سے — جھوکا چلا چمن مین نسیم بہار کا

اللہ رے تجلی حسن شہ زمان — پرتو چراغ طور ہے شمع عذار کا

دندانِ شہ کا عکس جو پھیلا تھا دشت مین — دریا روان تھا آب در شاہوار کا

رہتا ہے شہ کے ابروے خمدار کا خیال — پیراک ہون مین آب دم ذوالفقار کا

ہے صاحبان سوز کو قدر اہل سوز کی — بجلی سے پوچھو حال دل بیقرار کا

ڈوبا ہون عشق گوہر دندان شاہ مین — غواص ہون مین آپ درِ شاہوار کا

| | | |
|---|---|---|
| اشعار ۱۶ | فاخر رخ حسین ہے باغ جنان کا پھول<br>صدقے ہے بوے زلف پہ نافہ تتار کا | سلام ۳ |

اسوقت کیون نہ خلق مین محشر بپا ہوا — سید کا تیغ کند سے جب سر جدا ہوا

رنج وملال شاہ مین جو مبتلا ہوا — دنیا کی وہ اسیری غم سے رہا ہوا

اے چرخ کیون نہ دفتر عالم الٹ گیا — حضرت کا تن سے فرق مبارک جدا ہوا

پوچھا جو ابن سعد نے یہ پیک نے کہا — اب شہ کا لال عازم دشت وغا ہوا

اصغر تمام ہو گیا گود مین شاہ کی — آخر کو تیر ظلم بھی تیر قضا ہوا

سب ملکے دیکھین صبر حسینؑ غریب کا — گردون پہ قدسیون کو یہ حکم خدا ہوا

برچھی جو کھائی دل پہ شبیہ رسول نے — پہلوی شہ سے قلب تڑپکر جدا ہوا

یون آئین پیش حق پئے فریاد فاطمہ — محشر مین جسکے حال سے محشر بپا ہوا

اب بہ کے خون عدو کا گیا ہی جو نہر مین — کیا کیا ہی زور شور یہ دریا بڑھا ہوا

دنیا مین کب حسین سا عابد ہوا کوئی — محراب تیغ تیز مین سجدہ ادا ہوا

صغرا کو شاہ دین کی یہ قاصد نے دی خبر — امت پہ تین روز کا پیاسا فدا ہوا

ڈوبا جو خون مین کشتی امت کا ناخدا — رونے سے اہلبیت کے طوفان بپا ہوا

اکبر ہوے جو قتل تو اعدا نے یہ کہا — لو اب شہید سبط رسولؐ خدا ہوا

مجبور ہو کے آپ نے لی تیغ میان سے — اصغر بھی جب نشانۂ تیر جفا ہوا
فرمایا زیر زانوے قاتل حسین نے — صد شکر آج وعدۂ طفلی وفا ہوا

| | | |
|---|---|---|
| اشعار ۱۹ | فاخر کہا جو فضل خدا سے نیا کہا<br>نوحہ ہوا سلام ہوا مرثیہ ہوا | سلام ۴ |

قاسم کے بعد قتل عجب ماجرا ہوا — شادی کا جو مکان تھا وہ ماتم سرا ہوا
اکبر کے بعد قتل جو اصغر فدا ہوا — بیبیون مین اور تلاطم سوا ہوا
اصغر کو لائے شاہ تو اعدا نے یہ کہا — بہر امان ہے ہاتھ مین قرآن کھلا ہوا
مظلوم و بیکسا کی شہادت کے واسطے — لشکر مین ہر کمان کا ہے چلہ چڑھا ہوا
زینب کو بعد شہ جو اٹھانی تھی قید ظلم — تھا ساتوین سے فاطمہ کا سر کھلا ہوا
بانو نے پوچھا آئے جو اصغر کو کھو کے شاہ — کیون مجھ سے پاس آتے ہو صاحب کیا ہوا
اٹھتی تھی ہند نگہ کو راندن کو دور سے — آتا ہے کس کا قافلہ لوگو لٹا ہوا

زوار مرکے جائین شہ کیونکر بہشت مین    ہی کربلا سے خلد کا ڈانڈا ملا ہوا

روتے ہین آکے خیمہ کے باہر امام دین    خالی کر آتے ہین دُلدل مضطر بھرا ہوا

روکر سکینہ دوڑ کے سم سے لپٹ گئی    دُلدل جو دیکھا در پہ فرس کو کھڑا ہوا

یہان دوپہر کی دھوپ مین تنہا کھڑے تھے شاہ    وہان چتر زر تھا سر پہ عمر کے لگا ہوا

تا حشر فرق شاہ بدن سے جدا رہا    کیون چرخ کیا جہان مین یہ تفرقا ہوا

شہ سے علم ملا تو یہ عباس نے کہا    مدت کے بعد نخل تمنا ہرا ہوا

بیٹھے ہین زین پہ آپ یون شاہ مشرقین    جیسے دھرا ہو رحل پہ قرآن کھلا ہوا

قاسم کی مان یہ کہتی تھی لوگو دعا کرو    جاتا ہی لاڈلا میرا دولھا بنا ہوا

آیا جو ہی یزید کو مدت کے بعد رحم    اسباب مل رہا ہی حرم کو لٹا ہوا

کہتی ہین اتنے تیر پڑے تھے حسین پہ    غربال کیطرح تھا کلیجا چھنا ہوا

ہی تازگی پسند جو طبع بلند کو

| سلام ۵ | فاخرؔ نہ باندھنا کبھی مضمون کہا ہوا | اشعار ۱۸ |
|---|---|---|

اُسدن بہشت قابل مدح و ثنا ہوا — جسدن ورود قافلۂ کربلا ہوا

مدِ نظر جو آپ کو بس دیکھنا ہوا — قبضے سے ذوالفقار کا سر تھا ملا ہوا

جب قطع تیغ شاہ نے رشتوں کو کر دیا — بیٹے سے باپ باپ سے بیٹا جدا ہوا

اشکون کے آگے اسکی بھلا کیا ہو آبرو — گوہر تو خود ہی چشم صدف سے گرا ہوا

آنسو جو پی گیا ہون غم شاہ دین کے ہین — دل کا کنول ہے آگ کی صورت بجھا ہوا

بالون سے منہ چھپا لیا ناموس شاہ نے — دربار مین یزید کا جب سامنا ہوا

اُمت کو تو بھی بخشدے کہتا تھا فرق شاہ — یارب ترے حسین سے وعدہ وفا ہوا

بیماریِ گناہ نہ ہوتی لحد مین دور — باعث شفا کا صرۂ خاک شفا ہوا

مان نے کہا پسر سے ملی کسطرح رضا — اکبر کہو تو کچھ کہ یہ کیا ماجرا ہوا

جلتا ہے گھر حسین کا مضطر ہین اہلبیت — خیمہ کوئی بجھاتا ہے گرتا جلا ہوا

دو دن کی بھوک پیاس میں ایسا کیا جہاد — اب تک ہے حضرت شاہ کا جھنڈا گڑا ہوا

بیکس کا سر جو تن سے کیا تھا کبھی جدا — خنجر کا سر ہے شرم سے اب تک جھکا ہوا

خنجر سے سر جدا ہوا ذکر آلہ میں — وقت قضا بھی شاہ سے سجدہ ادا ہوا

عباس با وفا شاہ پہ یہ کہہ کے مر گئے — مولا غلام حق نمک سے ادا ہوا

یوں قید ہو کے شام کو جاتے ہیں اہلبیت — ہر ایک دوسرے کے رسن میں بندھا ہوا

کھولا قبا کا جلد گریبان حسین نے — ہنگام ذبح شمر کا جب سامنا ہوا

پھیریں ہاتھ اٹھا کے جو انکی یہ بی کو شاہ — کیا سوچ تھا میں دل میں خدایا یہ کیا ہوا

| | | |
|---|---|---|
| اشعار ۱۷ | لے جائینگے جنان میں تجھے خود امام دین<br>فاخر گناہگار جو تو ہے تو کیا ہوا | سلام ۲ |

غل تھا فرس پہ دیکھ کے شہ کو یہ کیا ہوا — بیٹھے جو زین پہ آپ تو گھوڑا ہوا ہوا

کیا ذوالفقار شاہ کی تیزی بیان کروں — سن سے چلی جو سر پہ تو محشر بپا ہوا

فرمایا شہ نے فوج سے اسکا پسر ہون مین
نازل فلک سے جسکے لیے لا فتا ہوا

پھر چپ نہ کیون ہون ہر سخن پہ حسین کے
ابتک ہے قلب ماہ مین سکتہ پڑا ہوا

سینے مین یون ہے داغ غم شاہ رنگ پر
گویا ہے اک گلاب کا تختہ کھلا ہوا

بولے سپہ فوج سے سنکر لڑینگے ہم
پیری سے گو کہ قد ہے ہمارا جھکا ہوا

رونے مین اشک جو صدف چشم سے گرا
ہر دم کی وہ نظر مین دُر بی بہا ہوا

دیکر جھکائی شہ نے لگائی جو ہتھکٹی
شانے سے ہاتھ ہاتھ سے شانہ جدا ہوا

لبریز جام دل ہے ولاے حسین سے
ہے مے سے ساقیا مرا شیشہ بھرا ہوا

یون سوز غم نے قلب و جگر کو کیا کباب
گرتا ہے میری آنکھ سے آنسو جلا ہوا

اُبھرے ہین دشت مین جو ریاض نبی کے پھول
ہے منزلون ہی دامن صحرا لبا ہوا

آغوش چشم مین اسے رکھون نہ کس طرح
ہے طفل اشک ناز و نعم سے پلا ہوا

تنکے چنون حسین کے غم مین نہ کسطرح
زردی سے جسم ہمہ تن کہربا ہوا

عشاق جنگ ہین جو شہنشاہ مشرقین — در پہ عقاب خاص کھڑا ہی کھنچا ہوا
ای کلک جسکو دیکھ کی مانی بھی سر جھکائے — دکھلا وہ جنگ شاہ کا نقشہ کھنچا ہوا
مثل حباب بحر جہان مین تھی زندگی — دم کی ہوا سے آپ مرا دم فنا ہوا

اشعار ۱۹

فاخر محبتون پہ کسی کی نہ جائیو
بحر جہان مین کسکا کوئی آشنا ہوا

## سلام

عنبرین گیسوی شہ کا جو نظارا ہوتا — ڈھیلا آنکھون کا سیہ عنبر سارا ہوتا
وسعت داغ جگر کا جو نظارا ہوتا — گھٹ کے خورشید جہانتاب بھی تارا ہوتا
رخ پر نور شہ دین کی جو کرتا تعریف — نون ہوتا مہ نو نقطہ ستارا ہوتا
روک لیتی نہ اگر جنگ مین تلوار حسینؑ — لال پھر خون سے دریا کا کنارا ہوتا
شہ کو ہوتی نہ اگر امت مرحومہ عزیز — تیر کھانا علی اصغرؑ کا گوارا ہوتا
شام مین جا کی الٹ دیتا ہر اک تخت یزید — جان نثارون کو اگر شہ کا اشارا ہوتا

ہونٹھ سوکھے ہوئے دیکھے تھے شہ عالم کے — کسطرح خشک نہ دریا کا کنارا ہوتا

ہوتا ننھا سا گلا تو نہ ہدف اصغر کا — کاش پانی کی طلب مین نہ اشارا ہوتا

ڈبڈبائے ہوئے آنکھون مین جو آنسو رہتے — گوشہ چشم سمندر کا کنارا ہوتا

پاس زینب کو یہ تھا امت جد کا ورنہ — ہجر خواہر کو برادر کا گوارا ہوتا

قبر عباس کی ساحل پہ نہ کیونکر ہوتی — مسکن شیر نہ دریا کا کنارا ہوتا

ہوتے پابند نہ گر راہ خدا مین عابد — طوق و زنجیر پہننا نہ گوارا ہوتا

غرق بحر تظلم مین نہ ہوتے شبیر — ایک تنکے کا جو بیکس کو سہارا ہوتا

بُندے ہی لینے تھے تو اے کاش شقی لے لیتا — پر سکینہ کو طمانچہ تو نہ مارا ہوتا

بے ردائی حرم پر جو بہاتا آنسو — گوشہ چادر زہرا کا سہارا ہوتا

شہ نے قاسم سے کہا تمکو پلاتے پانی — جان عم آب پہ قابو جو ہمارا ہوتا

شاہ کہتے تھے فرس سے کہ ہی مجبور حسینؑ — پانی دیتا مین تجھے گر کوئی چارا ہوتا

لاش بابا نہ سکینہ نے تو زینب نے کہا
بھائی کو ابن ابی کہکے پکارا ہوتا

| سلام ۸ | ہوتی بخشش نہ پھر امت کی کبھی اے فاخر<br>سر کٹانا نہ اگر شہ کو گوارا ہوتا | اشعار ۲۱ |
| --- | --- | --- |

جو کہ داغ غم شبیر ہمیشہ کا ہو گا
دل کے سب داغوں میں وہ نیر اکبر ہو گا

دم میں انبوہ ری وردم کا ابتر ہو گا
حملہ ور زن میں جو ایک ایک دلاور ہو گا

دیکھ لیگا رخ تابندۂ شبیر اگر
صورت آئینہ حیران سکندر ہو گا

چوم کر رو کے یہ کہتے تھے نواسے سے نبی
حلق ہو گا ترا اور شمر کا خنجر ہو گا

ہو گی گر ایک فغاں اور ترقی اسکو
گھٹ کے خورشید بھی مہتاب بلا اختر ہو گا

کہا بانو نے کہ اسدم مجھے کیا ہو گی خوشی
دودھ بڑھنی کے جو قابل علی اصغر ہو گا

صدف چشم دکھائیگی جو نیسان کا اثر
گرکے آنکھوں سے ہر آنسو مرا گوہر ہو گا

جائینگی حر کے وفا بھی نہ وفاداروں سے
ساتھ نیزوں پہ شاہ کے ہر سر ہو گا

آئینگے گیسوے شبیر کے جب دیوانے | دھجیان دھجیان سب دامن محشر ہوگا
چشم گریان کے مقابل مین جو یہ آئیگا | پانی پانی ابھی خجلت سے سمندر ہوگا
سر بکف آئینگے فریاد کو جب سبط نبی | عرصۂ حشر مین ایک اور بھی محشر ہوگا
شاہ کہتے تھے کہ پانی کے لیے اے بانو | ہدف تیر ستم پہلوے علی اصغر ہوگا
اشک شوریدہ بہینگے جو غم سرور مین | نام پھر دیدۂ گریان کا سمندر ہوگا
تیغ کھینچینگے جو عباس دلاور دم جنگ | حشر ہر وار پہ ہر ضرب پہ محشر ہوگا
پیاسے دو دن کے جو ہونگے شہدا زمین شہید | ہول سب تشنہ لبون کا لب کوثر ہوگا
آتشین داغ کے ہونگے پر و بال اگر | نام پھر اسکا زمانے مین سمندر ہوگا
فاطمہ بھیجینگی خط فخر سلیمان کو اگر | نامہ لیجانے پہ تیار کبوتر ہوگا
رن مین اُلٹینگے جو شبیر دم جنگ نقاب | وحشت عکس رخ انور سے منور ہوگا
سرخ رونے سے جو ہوگا لب شہ کے غم مین | دیدۂ تر مرا جام مے کوثر ہوگا

کہا بانو نے پھلے پھولے گا نہ نخل مراد
سبزہ آغاز جو میرا علی اکبر ہو گا

اشعار ۱۹

خوف کیا تیر کے قبر سے تجکو فاخر
دل مین داغ غم شہ مہر منور ہو گا

سلام ۹

## ردیف باے موحدہ

نور عین اسد حق ہی جو رن مین بیتاب
شیر جنگل مین ہین آہو ہین ختن مین بیتاب

سر شہ بہر حرم یون ہی لگن مین بیتاب
جس طرح ہوتا ہی مہتاب گہن مین بیتاب

جنگ اعدا مین کوئی دم مین کہا جاتا ہی سمر
تیغ کیون ہی کمر شاہ زمن مین بیتاب

ایک سا رسی سی جو انصار بندھی ہین بازو
ہین غزالان حرم آج رسن مین بیتاب

ہی گل گلشن زہرا جو خزان ای بلبل
جسکو دیکھو نظر آتا ہی چمن مین بیتاب

شمر کھینچے ہوئے خنجر جو چلا آتا ہی
روح زہرا ہی تہ خاک کفن مین بیتاب

سر برہنہ حرم آئے ہین جو پیش حاکم
شاہ کا ہی سر پر نور لگن مین بیتاب

تڑپ جب دیکھا کہ سنان دشمن ہمشکل نبی
پھر نہ کیون روح محمد ہو کفن مین بیتاب

دہشت برش شمشیر شہ عالم سے
روح رستم ہے تہ خاک کفن مین بیتاب

بلبل گلشن زہرا جو نہین عالم مین
ساتھ گلچین کے ہے صیاد چمن مین بیتاب

صدمہ مین کب دل روشن ہے غم شہ مین طپان
شمع ہے صورت پروانہ لگن مین بیتاب

بحر و بر مین ہے عیان فخر سلیمان کا الم
مچھلیان نہر مین بلبل ہین چمن مین بیتاب

دل پر داغ ہے کب سینہ زخمی مین مرے
صورت برق ہے طاؤس چمن مین بیتاب

شاہ مضطر مین ادھر دیدکو زیر خنجر
ہے ادھر فاطمہ بیمار وطن مین بیتاب

ہونٹھونکو چباتا پھرتا ہے میان لشکر
حر ہے کیا عشق شہنشاہ زمن مین بیتاب

جوش ہے تشنہ لبونکا ہے جو دریا عطش
مشکل ہے زبان سبکی دہن مین بیتاب

کیا اذیت ہے دم ذبح شہ عالم پہ
روح حسنی کہ نبی کی ہے کفن مین بیتاب

تیر کھا کر جو تڑپتا ہے عطش سے وہ شیر
مچھلیان خلد کی ہین نہر لبن مین بیتاب

| سلام ۱۰ | شوق دیدار لحد تک مجھے لے آیا ہے<br>یا علی آئیے **فاخر** ہے کفن میں بیتاب | اشتہار |
|---|---|---|

## ردیف تاے مثنّات فوقانی

پھر جب وہ شیر جو آیا لبِ فرات
منہ سر کا ابرِ تیغ سے برسا لبِ فرات

اک شور تھا کہ لاشۂ عباس کے لیے
آتا ہے مصطفےٰ کا نواسا لبِ فرات

شاہ و اہلبیت کی جرأت ہو گیا بیان
لاکھوں سے لڑ کے مر گیا تنہا لبِ فرات

کہتے ہیں جب کہ ہاتھ جدا تن سے ہو گئے
عباس کا علم ہوا ٹھنڈا لبِ فرات

بولا عمر یہ پاس سے کہدے حسینؑ سے
عباس قتل ہو گیا پیاسا لبِ فرات

فرمایا شہ نے خاک ہو پانی کی مجھکو چاہ
پیاسے جوان مر گئے کیا کیا لبِ فرات

خیرہ نگاہیں ہر دم آبی کی ہو گئیں
پنجہ نشان شہ کا جو چمکا لبِ فرات

فوجوں کا ذکر کیا ہے کہ موجیں پلٹ گئیں
منہ پر نہ کوئی شیر کے آیا لبِ فرات

تھا شور کو حرارت خورشید یہ بڑھی — اِک اک حباب ہو گیا چھالا لبِ فرات
عین حباب ہو گئی عباسؑ کو حیات — آنکھون مین دم سمٹ کے جو آیا لبِ فرات
دل ڈر سے چاک پنجۂ مرجان کا ہو گیا — عباس نے علم کو جو گاڑا لبِ فرات
دل سبز دلون کے ہو گئے پانی سیاہ مین — شیر خدا کا شیر جو گونجا لبِ فرات
الیاس بولے کوثر و طوبیٰ بہم ہوئے — عکس نشان سبز جو چمکا لبِ فرات
یون رن پڑا تھا گھاٹ پہ سقائے شاہ سے — لہرا رہا تھا خون کا دریا لبِ فرات
اک ذوالفقار شاہ سے دوجا تھا تہلکہ — آفت تھی رن مین حشر تھا برپا لبِ فرات
آتش زنی خیمۂ شہ کیون نہو قریب — عکسِ شفق حباب تک آیا لبِ فرات
عباس شہ سے کہتے تھے رہنے کی ہے یہ جا — دل چسپ کیا ہی دیکھیے سبزا لبِ فرات
کیا آبدار تیغ علمدار شاہ تھی — ڈوبا سپاہ شام کا بیڑا لبِ فرات
چمکی مثال برق علمدار کی حسام — بادل جو فوج شام کا چھایا لبِ فرات

عباس کے جو دوش پہ احمد کا ہو علم | گر جا ہی کیون نہ دین کا جھنڈا لبِ فرات
کچھ فکر مین کھڑے ہین جو عباس گھاٹ پر | موجین دکھا رہی ہین تماشا لبِ فرات
بسمل جو مثل ماہی بے آب ہین طپان | عباس دیکھتے ہین تماشا لبِ فرات
عباس آب لیکے جو آتے خیام مین | لاشہ نہ مثل موج تڑپتا لبِ فرات
چھپٹے ہین تیغ کھینچکے اس فکر مین حسین | پامال ہو نہ شیر کا لاشا لبِ فرات

| اشعار ۱۶ | دریاے اشک دیدۂ **فاخر** سے بہگئے<br>عباس کا خیال جو آیا لبِ فرات | سلام ۱۱ |
|---|---|---|

خوب ڈھونڈا نہ کوئی پایا دوست | ایک خالق ہی بس ہمارا دوست
ہی ترائی تو شیر کا مسکن | کیون نہ عباس کو ہو دریا دوست
حسن وہ ہی کہ خود اُسی ہی پسند | کیون نہ یوسف کی ہو زلیخا دوست
چومتے کیون نہ پاے عابد کو | تھے کف پا کے خار صحرا دوست

چشم تر کو نہ کیون عزیز رکھون | ہون مین بحر جہان مین دریا دوست

اپنے مطلب کے سب ہین عالم مین | کب کسی کے ہین اہل دنیا دوست

لشکر کین مین سب تھے دشمن جان | ایک حُر تھا شہ ہدا کا دوست

عشق شہ مین ہر بادیہ گردی | مثل مجنون ہوا ہون صحرا دوست

گئی احمد جو عرش پر غل تھا | دوست کے پاس آج آیا دوست

شاہ کہتے تھے حسن شہید ہوا | چُھٹ گیا ہمسے کیا ہمارا دوست

شاہ کہتے تھے ذکر دشمن کیا | مجھسے کرنے لگے کنارا دوست

شاہ کہتے تھے تھوڑے عرصہ مین | کوئی باقی رہا نہ میرا دوست

کون لیتا ہے بعد مرگ خبر | فاتحہ کو نہ کوئی آیا دوست

روح ہوتی ہی کب بدن سی جُدا | مجھسے چھٹتا ہی مدتون کا دوست

ہمنے دنیا مین سب کو دیکھ لیا | کوئی ہوتا نہین کسی کا دوست

| سلام ١٤ | سب کو مرنا ہی ایک دن فاخر<br>دیکھ اُٹھے جہان سے کیا کیا دوست | اشعار ١٦ |
|---|---|---|

## ردیف ثائے مثلثہ

| | |
|---|---|
| شاہ کہتے تھے کہ ہے ضعف بصر کیا باعث | نہین آتا میرے آنکھون سے نظر کیا باعث |
| دل جلاتے نہین داغون کے شرر کیا باعث | آگ بھی میرا جلاتی نہین گھر کیا باعث |
| شاہ کہتے تھے اگر اکبر و اصغر کی ہے خیر | دل کے ہمراہ تڑپتا ہے جگر کیا باعث |
| جرأت و شوق شہادت تھا نہ گر حضرت کو | جنگ مین منہ پہ نہ لاتے تھے سپر کیا باعث |
| فاطمہ کہتی تھی وعدہ تو کیا تھا لیکن | آئی بھیا میرے لینے کو نہ گھر کیا باعث |
| آہ بھی مین نے تو کھینچی نہین سوز غم مین | شعلہ داغ سے اُڑتے ہین شرر کیا باعث |
| کہتی تھی فاطمہ بھائی نہ ابھی تک آئے | نہین ہوتا میری آہون مین اثر کیا باعث |
| مان یہ کہتی تھی گیا کیا علی اکبر رن کو | مجھ سے آیا بھی نہ ملنے کو پسر کیا باعث |

بولے حیدر کہ بڑا تو تو جری تھا مرے حب
آج اُٹھتی نہین پھر ہی سے سپر کیا باعث

شاہ فرماتے تھے عباس تو زندہ ہین ابھی
بڑھتا جاتا ہے مرا درد کمر کیا باعث

کہتی تھی فاطمہ مدت ہوئی حضر کو گئے
آج تک آئی نہ بابا کی خبر کیا باعث

بولی بانو یہ ذرا دیکھ تو جا کر فضہ
ابتک آیا نہ مرا ان سے دلبر کیا باعث

بولی بیمار کہ ہو خیر سبھون کی یارب
بڑھ گیا آج مرا درد جگر کیا باعث

تھا نہ اللہ کو منظور جو رنج حسینؑ
دو کیا تیغ سے پھر حق نے گہر کیا باعث

بولی بانو سے یہ زینب مرا دل ہلتا ہے
شاہ نے میان مین کی تیغ دو سر کیا باعث

آتے جاتے ہین یہان لوگ وہانکے اکثر
پر سنتی ہاں کسی ادھر کی نہ خبر کیا باعث

فرقت اکبر و اصغر مین یہ بانو نے کہا
آج کچھ دن سے چھپے شمس و قمر کیا باعث

بہ تحنگی باعث افتاد جو دنیا مین نہین
نخل سے گرتے ہین پھر پک کے ثمر کیا باعث

عیش و راحت نہین گر ملک عدم مین فاخر

| سلام ۱۳ | آتے ہی دہر مین رو تے ہین بشر کیا باعث | اشعار ۲۳ |
|---|---|---|

# ردیف جیم

زوروں پہ ہی جو لشکر غدار کا مزاج — برہم ہے ابن حیدر کرار کا مزاج

دی موت نے صدا کہ سر کجا دست کشتہ — بگڑا ہوا ہی سید ابرار کا مزاج

کہتے تھے شاہ بھائی کو میرے تو آپ ہیں — حیدر کی شان جعفر طیار کا مزاج

تھا شور فوج شام مین ہشیار گھاٹ سے — برہم ہی بہر آب علمدار کا مزاج

گرما کے شہ نے باگ جو لی ہی سمند کی — بگڑا ہوا ہی جنگ مین رہوار کا مزاج

اک دم مین ناریوں کے بدن کو جلا دیا — کیا آگ تھا حسین کے تلوار کا مزاج

کھینچی جو اپنے ہاتھ سے دست خدا کا لال — کیونکر نہ پھر ہو چرخ پہ تلوار کا مزاج

اکبر سے ہو نسبی بڑھ کی نہ کیون شہ کو ہون عزیز — شکل نبی ہی حیدر کرار کا مزاج

کہتے تھے شاہ کیون نہ بگڑ جای وقت جنگ — نازک کہین ہی تیغ سے رہوار کا مزاج

جائی جو آسمان پہ اُڑ کر قدم کی گرد | کیونکر نہ پھر ہو عرش پہ رہوار کا مزاج
باعث یہی تھا کر نہ سکے باپ کی مدد | ناساز تھا جو عابد بیمار کا مزاج
چشمان نور عین علی سے جو دی مثال | ملتا نہین ہے نرگس بیمار کا مزاج
لب سے سوا ہی چشم شہ دین کو ناز کی | لو بڑھ گیا مسیح سے بیمار کا مزاج
اک چشم دُر فشان سے ہوئی اسکو ہمسری | کیون ہی ہوا یہ ابر گہر بار کا مزاج
اک حُر تھا اپنی ذات سے بس شہ کا دوستدار | لشکر کے بر خلاف تھا سردار کا مزاج
بولے خلیل آگ سے نکلے جو تندرست | پانی سے سرد تر ہے کہین نار کا مزاج
رکھتے ہین جب سے حضرت سجاد کے قدم | لیتا ہے نوک جھوک کی ہر خار کا مزاج
بیٹھے سنبھل کے زین پہ جب شاہ وقت جنگ | برہم کچھ اور ہو گیا رہوار کا مزاج
کیون فصل گل مین خار نہ لین گلشنی نوک کی | اک رنگ پر ہے مفلس و زردار کا مزاج
کیا آب تھی گلے سے اوتر کر جلا دیا | پانی سے آگ ہو گیا تلوار کا مزاج

پاس ادب تھا شاہ کا جتبک کمر مین تھی
کھنچتے ہی اور ہوگیا تلوار کا مزاج

اعلیٰ ہی چشم شہ کی لبونسی جو منزلت
ملتا نہین مسیح سی بیمار کا مزاج

اشعار ۲۴
فاخر ہر ایک دہر سی جاتا ہی خالی ہاتھ
کیون ہو نہ ایک مفلس و زردار کا مزاج
سلام ۱۴

## ردیف حاے مہملہ

کیونکر نہ بھاگی فوج گنہگار کی طرح
حضرت لڑین جو حیدر کرار کیطرح

نالے کرون جو بلبل گلزار کی طرح
کیونکر نہ دل دو نیم ہو منقار کیطرح

بوسہ لیا جو تیر نے حلق صغیر کا
منہ رہگیا کھلا ہوا سوفار کیطرح

بادل سیاہ شام کی آئے جو جھوم کر
چمکی حسام برق شرر بار کیطرح

مردم کو کیون نہ خوف ہو فوج یزید کا
ابروے شہ مین کاٹ ہی تلوار کیطرح

چمکی ادھر صفونپہ کبھی اور کبھی ادھر
چل پھر ہی تیغ شاہ مین رہوار کیطرح

کیونکر نہ اشک رشک درِ بیبہا بنے — برسے جو چشم ابر گہربار کیطرح

کشتی تن کی خیر ہو طوفان چشم سے — آیا ہی جوش قلزم زخار کیطرح

شہ بولے کیون نہ غیرت مسطر ہو زمین — پھرتا ہی دشت دشت مین پرکار کیطرح

فیض ثنائے سرورِ ریاضِ بتول ہے — ہون نغمہ سنج بلبل گلزار کیطرح

دستِ حسینؑ مہ کے حُر نے بصد ادب — سر رکھدیا قدم پہ گنہگار کی طرح

پھرتی ہی سب سرون پہ احاطہ کیے ہوئے — گردش ہی ذوالفقار کو پرکار کیطرح

رہتی ہین شعر دائرہ بحر مین جو سب — گردش قلم کو ہی میری پرکار کیطرح

نقطہ سمٹ کے بنگئی ہی سب سپاہ شام — پھرتا ہی ذوالجناح جو پرکار کیطرح

آنکھون جو مین روانی تیغ امام دین — گردش ہو دائرونکو بھی پرکار کیطرح

سرکا نہ ایک گام بھی اپنی جگہ سے مین — مجھ ناتوان کے پانون ہین پرکار کیطرح

مژگان شہ کی یاد مین کیونکر نہ ترپے قلب — چبھتا ہی دلمین نیش الم خار کیطرح

گیا بچھتی رن میں عرگ مفاجات لعین
گرتے ہی تیغ برق شرر بار کی طرح

فریاد شکار رن میں شبیہ رسول کی
بیچھے حسین حیدر کرار کی طرح

کھینچے جو تیر سینۂ اقدس سے شاہ نے
منہ زخم کا کھلا رہا سوفار کی طرح

ناگفتہ بہ عمر نے کہا کچھ جو شاہ سے
عباس نے چھٹے حیدر کرار کی طرح

صدموں سے پیر ہو گئے اک دوپہر میں شاہ
غم نے گھلایا آپ کو ازار کی طرح

| اشعار ۱۵ | فاخر مجرِ ولائے علی سے جو مست ہے<br>بیہوش کب وہ ہوتا ہے میخوار کی طرح | سلام ۱۵ |
|---|---|---|

دیکھوں جمال مہدیٔ دین کا کسطرح
اٹھے کہیں غیاب کا پردا کسی طرح

دیکھوں میں [illegible] میں رخِ مولا کسطرح
کھلائے شام نور کا تڑکا کسی طرح

خجالت ہوئی یہ چہرہ پہ نور شاہ سے
رخ عمر نے ادھر کو نہ پھیرا کسی طرح

ہوگا کبھی نہ حضرت عباس سا جری
مر نے یہ بھی نہ نہر کو چھوڑا کسی طرح

مقتل میں شہ یہ کہتے تھے ای خالق جہان — الجھا دی بھائی کا مجھے لاشا کسی طرح

دیکھو کسطرح رخِ شہ سے شال دہن — پھر فلک دکھائے تو چہرہ کسی طرح

سیلاب اشک کیا غم شبیر میں تھمے — رکتا نہیں تو باڑھ پہ دریا کسی طرح

یہ شور تھا کہ جان لڑا دو لڑائی میں — عباس لینے پائے نہ دریا کسی طرح

القدر وہ صبر پیاس میں انصار شاہ کا — دریا کو آنکھ اٹھا کے نہ دیکھا کسی طرح

بی آب بے حسینؑ پہ اتنا قرو دون میں — اشکوں سے تر ہوا نہ صحرا کسی طرح

کیا کیا ہوا نہ خاک اڑائی نہ دشت میں — لیکن نہ ذو الجناح کو پایا کسی طرح

اکبر چلے جو ران کو تو شہ نے یہ کہا — بیٹا دکھاؤ پھر مجھے چہرہ کسیطرح

کہتا تھا ذو الجناح جہاں میں ہوں نہیں — دیکھا نہ جسکا تن نے بھی سایا کسی طرح

دکھلا دوں میں جو بزم کو رنگینی کلام — گویا نہ میر ہو بلبل شیدا کسی طرح

فاخر وہ ناتوان ہوں غم شہ میں گر گئے ہیں

| سلام ۱۶ | اٹھا نہ مثل نقش کفِ پا کسی طرح | اشعار ۱۵ |
| --- | --- | --- |

حافظ ہو گر علی سا مسیحا کسی طرح
ٹوٹے کبھی نفس کا نہ رشتہ کسی طرح

سنتی اگر فصاحت مولا کسی طرح
ہوتے کبھی کلیم نہ گویا کسی طرح

کیونکر سکون ہو پیاس میں اطفال شاہ کو
دیکھا نہ دور سے کبھی تو دریا کسی طرح

عباس کہتے تھے مجھے ہاتھوں کا غم نہیں
ٹھنڈا ہو علم لبِ دریا کسی طرح

وہ ناتوان ہوں ماتم سجاد زار میں
آنسو کا تار جس سے نہ ٹوٹا کسی طرح

کہتے تھے شہ رلاؤ نہ اتنا حسین کو
سمجھو تو قدر باپ کی بیٹا کسی طرح

دو ٹکڑے صاف ہوں سپرِ ماہ کی ابھی
پڑ جائے تیغ شہ کا جو سایا کسی طرح

عباس کو خدا نے بنایا تھا وہ اسد
ضیغم بھی جسکے آگے نہ ٹھہرا کسی طرح

دوزخ سے عاصیوں کو نہ ملتی اگر نجات
خیمہ امام دین کا نہ جلتا کسی طرح

باندھو نہ جائے نیزے سے گیسوئے شہ اگر
سینے میں دم ہمارا نہ الجھتا کسی طرح

ہاتھون سے دلکو تھامے ہے کیونکر حسین ع
رُکتا نہین ہے گود کا پالا کسی طرح

گر غم حسین سے آنسو نہ کچھ تھمے
سد سے بھی رُکا نہ یہ دریا کسی طرح

قاسم سے کچھ کہا تو کبرا نے شرم سے
دامن مگر نہ ہاتھ سے چھوڑا کسی طرح

تھا در راہ حق مین یہ پابند درد تھے
کھینچا نہ جھک کے پانون سے کانٹا کسی طرح

اشعار ۲۰ — سلام ۱۷

فاخر غم حسین مین ایسا ضعیف ہون
مانند اشک گر کے نہ اُٹھا کسی طرح

## ردیف خاے معجمہ

عابد کی خون پاسی ہے سب سبزہ زار سرخ
ہے فرش خون مین زمرد نگار سرخ

ہے چھوٹ سے حنا لگانہ کیون سبزہ زار سرخ
جب مثل خون ہو قمر شہ ذوالفقار سرخ

اس طرح سے مرا ہے دل زخمدار سرخ
جس طرح سے بہار مین ہو لالہ زار سرخ

لب لخت دل سے ہے مژہ اشکبار سرخ
ہے گل کی جوش رنگ سے ایک ایک خار سرخ

اعدا کا خون پی کے نکھرتی ہے دمبدم
مثل عروس تن پہ ہے ذوالفقار سرخ

روتا ہون خون آنکھون سے کب بادشاہ مین
گرتے ہین لو صدف سے دُرِ شاہوار سرخ

دل خون ہے یاد گیسوے مشکین شاہ مین
آنسو بہا رہا ہے غزال تتار سرخ

قبر حسین پہ خون جو روتے ہین شاہ دین
ہو ہو گئی ہے لوح زمرد نگار سرخ

روئے ہین گیسوے شہ والا کی یاد مین
آنکھین ہین لال پائین غزال تتار سرخ

رویا ہے خون بعد فنا بادشاہ مین
سب ہو گیا کفن سر مزار پہ مزار سرخ

آنکھین ہین دونو ان کی رونے سے خون لال
جیسے کوئی ہو آہوے ملک تتار سرخ

پھینکا لہو جو اصغر نادان کا شاہ نے
مثل زمین ہوا فلک زرنگار سرخ

خونناب ملتے جاتے ہین آنکھون سے سخت دل
اولون کے ساتھ پڑتی ہے دیکھو بہار سرخ

ڈھالین سیاہ کارون کی خون مین ہوئین جو لال
زنگی پکارتے ہین ہو گیا لو زنگبار سرخ

گرمی مین دوپہر کی جلا خون سے ہے دغا
ہے دھوپ سے رخ شہ عالی وقار سرخ

ناوک جگر کو زور سی کھینچی ہین اسطرح
ہی خون سی قبای شہ ذی وقار سرخ

اسدم یقین قتل شہ کربلا ہوا
شیشے مین فاطمہ نے جو دیکھا غبار سرخ

تقلید اسنی کی ہین شہیدون کی حال کی
ہی شکل زخم چہرہ شمع مزار سرخ

اک یہ بھی تھی علامت قتل امام مین
اٹھا جو کربلا کو زمین سی غبار سرخ

اشعار ١٧

فاخر غم حسین مین دل ہو جو پاش پاش
سینہ نہ کیون ہو پھر صفت لالہ زار سرخ

سلام ١٨

## ردیف دال مہملہ

نہ کسطرح کرے دل بہر حفظ جان فریاد
کہ مال کی لیی کرتے ہین پاسبان فریاد

فلک پہ جاکے گئے تا بہ لامکان فریاد
ہو نکل گئی مری دیکھو کہان کہان فریاد

عدم ملک ہین باغ جنان مین قدمین
غم حسین مین کی ہی کہان کہان فریاد

صدا یہ راہ مین آتی ہی ہاے عابد سے
ہمارے حال پہ کرتی ہین بیڑیان فریاد

نشانہ تیر کا کوئی جو بیٹھا ہو جاوے — نہ کسطرح کرے چلا کے پھر کمان فریاد

میان سینہ پہ داغ یون ہین دل نالان — کہ جیسے باغ مین کرتے ہین باغبان فریاد

عطش سے صورت سیماب ہو طپان جو صغیر — تڑپ تڑپ کے کرین کیون نہ بی بیان فریاد

مہار اونٹ کی کھینچین جو سید سجاد — چٹک چٹک کے کرین کیون نہ انگلیان فریاد

سبھونکو گریہ یعقوب کا گمان ہوتا — غم پسر مین جو کرتے شہ زمان فریاد

تو ہی بھی سن نہین سکتے ہین نالہ سجاد — کچھ ایسے درد سے کرتا ہے ناتوان فریاد

کہا حسین نے یاد آئیگی جو حشر مین پیاس — کرینگے حق سے زبان لب و دہان فریاد

بیابان خون مین ہین شہ مثل ماہی بے آب — تڑپ تڑپ کے کرین کیون نہ مچھلیان فریاد

وہ ناتوان ہون کہ آئے نہ تا بہ گوش صدا — کبھی کرون بھی اگر بہر امتحان فریاد

سکینہ کہتی تھی زندان مین ہو کہان بابا — نگاہبان مجھے دیتے ہین گھڑکیان فریاد

اٹھائے دل پہ جوانون کے داغ پیری مین — مگر حسین کے آئی نہ تا زبان فریاد

لگایا حلق پہ وہ حرملہ نے تیر ستم
تڑپ کے کرنے لگا جس سے بے زبان فریاد

اشعار ۱۷

غم حسین سے دنیا میں آج تک فاخر
زبان موج سے کرتی ہیں مچھلیاں فریاد

سلام ۱۹۰

غلط ہی آئی تھی کب شہ کے تا زبان فریاد
بھلا حسین سا صابر کہاں کہاں فریاد

نہ ہر قدم پہ کروں کیوں میں نیم جان فریاد
کہ اٹھتے بیٹھتے کرتے ہیں ناتوان فریاد

خیال گیسوے اکبر میں دل ہے یوں نالان
کہ جیسے رات کو کرتے ہیں پاسبان فریاد

کہا یہ شاہ نے بھائی کے ہاتھ جب ہوئے قلم
کریں نہ کیون میری بازو کی مچھلیان فریاد

جو دیکھے اصغر ابرو کمان کی بیتابی
کڑک کڑک کے کرے کیون نہ ہر کمان فریاد

لحد میں عالم رویا میں دل ہوا نالان
اندھیری رات میں کی ہے کہاں کہاں فریاد

غضب میں تھے دل کو شمشیر جب ہوئے شبیر
صفوں میں غل ہوا یا شاہ دو جہان فریاد

ابھی تلک ہے یہ تاثیر غربت سجاد
کہ سنگ سنگ سے کرتا ہے کاروان فریاد

نہ سنتا ایک بھی آواز استغاثہ کی ‏ — حسین کرتے نہ گر پھر امتحان فریاد

نجانے راہ مین عابد پہ کیا گذرتی ہے ‏ — ہر اک قدم پہ جو کرتی ہین بیڑیان فریاد

ازل سے روح نبی کی مصیبت شہ مین ‏ — جو بے زبان کبھی نالے تو بے دہان فریاد

خیال آتا ہے جب کاروان عابد کا ‏ — جرس کی طرح سے کرتا ہے دل فغان فریاد

بڑھا ہے راہ مین یہ ضعف عابد بیمار ‏ — کہ دل سے لے انھین سکتی ہے تا زبان فریاد

کشان کشان جو لیے جاتے ہین اسیرون کو ‏ — سر حسین سے کرتی ہین بی بیان فریاد

چلا ہے قافلہ روحون کا سوے ملک عدم ‏ — جرس کی طرح سے کرتی ہین ہچکیان فریاد

صدا یہ رعد سے آتی ہے کب گرجنے مین ‏ — غم حسین مین کرتا ہے آسمان فریاد

| اشعار ١٧ | دم فشار ہے **فاخر** یہ یا علی ولی<br>مدد کو آئے کرتے ہین استخوان فریاد | سلام ٢٠ |
|---|---|---|

## ردیف ذال معجمہ

سنو قلم سے اگر حال بے زبان کاغذ — تو بید مین ہی کرنے لگے فغان کاغذ

سنو جو حال عشاق دو جہان کاغذ — کرے زبان قلم ہے نہ کیون فغان کاغذ

لکھون جو حدت خورشید روز عاشورا — مثال سنگ الگی ہو شرر فشان کاغذ

دم اخیر جو آیا ہے قاصد صغرا — نہ روئین لکھکے کیونکر شہ زمان کاغذ

رقم کرون مین جو احوال بخشش حیدر — تو فیض جود سے ہو جاے زر فشان کاغذ

گل ریاض نبی کی لکھون جو رنگینی — نہ کسطرح سے بنے تختۂ جنان کاغذ

رقم کرون جو دل بیقرار شاہ کا حال — مثال برق کرے نالہ و فغان کاغذ

جو فصل گل مین لکھون تیغ شاہ کے جوہر — تو مثل غنچہ نہ کیونکر ہو زر فشان کاغذ

تمام صفحہ جو مسطر کشیدہ ہو اسکا — نہ کسطرح سے ہو مانند کہکشان کاغذ

لکھے جو خال و جبین مہ علی کی ثنا — ستارے ٹنکنے لگے تو آسمان کا غذ

لکھون جو حال مین زردی جسم عابد کا — تو صاف صاف وہ ہو جو شوی زعفران کاغذ

لکھوں جو اسپہ میں حرفِ اسیری عابد
تو پہنچے کیوں نہ دوائر کی بڑہان کاغذ

شبیہہ اصغر مہرو اگر قلم کھینچے
تو ٹکڑے ٹکڑے ہو صورت کتان کاغذ

نہ قہم ہو شمہ اگر سوزش تپ سجاد
تو دم میں جل کے کرے نالہ فغان کاغذ

لکھوں جو قافلہ اہلبیت کی روداد
فغان کرے صفت زنگ کاروان کاغذ

مثال بید لرزتے ہیں ہاتھ صغرا کے
پئے حسین جو لکھتی ہے ناتوان کاغذ

| | | |
|---|---|---|
| اشعار ۲۵ | مثال دون ورق آفتاب سے فاخر<br>جو دستیاب کہیں سے ہو زرفشان کاغذ | سلام ۲۱ |

## ردیف راے مہملہ

نہ فتحیاب ہوئی پہ وہ فوج سرور پہ
ہزاروں حملے کیے لاکھوں نے بہتّر پہ

گئے ہیں قتل جو ہو ہو کے پیاسے کوثر پہ
تو دوڑ دوڑ کے گرتی ہیں حوریں ساغر پہ

خیال تشنگیِ شاہ دلمیں جب گذرا
غش آیا ساقیِ کوثر کو حوضِ کوثر پہ

کہا مریضں نے یارب دیا تو ہی خط شوق — نہ آفت آئے کہیں راہ میں کبوتر پر
چلا ہی کب یہ خط شوق فاطمہ لیکر — رکھا ہی تاج سلیمان سر کبوتر پر
چلا جو فخر سلیمان کے پاس خط لیکر — گمان بال ہما ہی پر کبوتر پر
جو دیکھا فخر سلیمانکو خون میں غلطان — چلی الم کی چھری گردن کبوتر پر
کہا یہ دیکھ کے صغرا نے خیر ہو یارب — پڑا ہی خون یہ کسکا پر کبوتر پر
بھلا جہان میں گوہر کی آبرو کیا ہو — کہ قوق رکھتا ہی آنسو ہر اہر اختر پر
یہ قتل شوق ہی انصار شاہ والا کو — کہ دوڑ دوڑ کے رکھتے ہیں حلق خنجر پر
اوڑا کے آئے فرس رن میں جب شبیہ نبی — ہوا براق کا دھوکا عقاب اکبر پر
جو پھر کے قید سے سجاد آئے مقتل میں — چڑھائی اشکوں کی چادر مزار سرور پر
شہید ہوتے نہ کیونکر خوشی سے مقتل میں — کہ مہر آپنی خود کی تھی اپنے محضر پر
ہدف کیا یوہیں سینے میں دل شہ دین کا — کہ جیسے تیر لگائے تھے نعش شپّر پر

لہو کو پونچھ کے تلوار میان میں رکھی ۔ نگاہ کی جو دم عصر شہ نے محضر پر
یہ قلب چھلکتا تھا پیاسوں کا تشنہ کامی سے ۔ کہ حلق دوڑ کے رکھتی تھی آب خنجر پر
جب آئی کان میں آواز استغاثہ شاہ ۔ تو اٹھ کے گر پڑے سجاد زار بستر پر
کہا حسین نے اے شمر روک لے خنجر ۔ گلا جناب نبی نے رکھا ہی خنجر پر
ادب سے جھک گئے جو جو مسن تھے فوجوں میں ۔ گمان خستہ رسل کا ہو جب اکبر پر
گرے ہیں یہ پشت فرس سے کیوں یہ حسین ۔ ہزاروں تیر جو پڑ جائیں جسم لاغر پر
شکستہ گرے ہیں تشنہ کام صورت خنجر ۔ گمان آب بقا ہو جب آب خنجر پر
یہ جسم ہو گیا صدموں سے شاہ کا لاغر ۔ کہ خون کا ایک بھی دھبا لگا نہ خنجر پر
پسینہ آگیا ماتھے پہ ڈھل گیا منکا ۔ لگا خدنگ جو آ کر گلوئے اصغر پر
پڑی تلاش میں پایا ہی ریگ پر جو طپاں ۔ گرے ہیں دوڑ کے شبیر لاش اکبر پر

پڑھا ہی مرثیہ جو میں نے رحمبر پہ

| | |
|---|---|
| دکھلا دی کلک درد کی تصویر کھینچکر | زخموں سے خون نکالتی ہیں تیر کھینچکر |
| ہمت بڑھی یہ شاہ کی شمشیر کھینچکر | اک آہ کی نہ زخم سے سو تیر کھینچکر |
| سینے سے پھینکا شہ نے وہاں تیر کھینچکر | یاں آہ دل سے رہ گئی ہمشیر کھینچکر |
| اللہ رے صبر شاہ کا شمشیر کھینچکر | قاتل کو زخم تن سے دیے تیر کھینچکر |
| دو چار تیر آگے گرے جب پے شاہ | عباس اٹھ کھڑے ہوئے شمشیر کھینچکر |
| میدان سے بھاگتی ہے جدھر شام کی سپاہ | لاتی ہے منہ پہ تیغ کی تقدیر کھینچکر |
| پہونچے ارم میں گلشن ہستی کو چھوڑ کر | اک آہ سر اصغر بے شیر کھینچکر |
| زینب کے لاڈلوں کو نہ ملتی رہی جنگ | رکھ لیتے گر گلے پہ نہ شمشیر کھینچکر |
| عباس کے مزار کا آتا ہے جب خیال | روتے ہیں خط زمیں پہ شبیر کھینچکر |
| کوئی نہ پڑھ سکا خط پیشانی آج تک | لکھا غضب ہے کاتب تقدیر کھینچکر |

دشمن ہیں اور تن پہ شہ دین کے پڑ گئے | دو چار پھینکے زخم سے گر تیر کھینچکر

مانی بھی شکل خامہ ہو عالم میں رو سیاہ | دکھلا دون جنگ شہ کی جو تصویر کھینچکر

کسطرح قطع اس سے ہو راہ دراز شام | رکھتا ہو ہر قدم پہ جو زنجیر کھینچکر

اکبر کی لاش آئی تو غش کھاکے گر پڑی | اک آہ سرد زینب دلگیر کھینچکر

کیون متصل رجز پڑھین جنگ میں حسین | رکتی بھی ہو زبان کہین شمشیر کھینچکر

عباس سے ملول ہوئے فوج کے جوان | بچہ جو آئے جنگ کو شمشیر کھینچکر

اشعار ۱۰

فاخر تمام ہو گئے زینب کے سامنے
پانون زمین پہ اکبر دلگیر کھینچکر

سلام ۲۳

## ردیف زائے معجمہ

خدا کو ہین جیسے پیمبر عزیز | نبی کو ہین اسطرح حیدر عزیز

کہا شہ نے یہ ہین شبیہ نبی | مجھے کیون نہ دل سے ہون اکبر عزیز

عطا اک سی دختر ہوئی اک سی تیغ
خدا و نبی کو ہین حیدر عزیز

قدمبوسی شاہ ہوگی نصیب
مجھے کیون نہ ہو روز محشر عزیز

نہ شہر یثرب جو باز آئے ہمسر
نہ کیون مثل یوسف ہو اکبر عزیز

نہ کیون جمال ابروے شہ ہون پسند
کہ ہوتا ہی خنجر کا جوہر عزیز

یون آنکھونکو میرے ہین آنسو پسند
صدف کو ہون جسطرح گوہر عزیز

کیا عہد طفلی سے مرنا قبول
نہ کیون حلق شہ کو خنجر عزیز

سر شاہ نیزے پہ یاد آگیا
نہ کیونکر ہو خورشید محشر عزیز

اشعار ۲۰

عزادار و غمخوار شبیر ہے
رکھے کیون نہ **فاخر** کو حیدر عزیز

سلام ۲۴

گیا سنتے حرم عابد دلگیر کی آواز
جاتی تھی فلک تک غل زنجیر کی آواز

دی نیزۂ خامہ جو بہ تیر کی آواز
آئی دل حاسد سے بھی نخچیر کی آواز

شبیر تڑپ جاتے تھے مقتل مین دم صبح — آجاتی تھی جب نالۂ ہمشیر کی آواز
نالان ہے ابھی تک یہ اسیری پہ کسیکے — آتی ہے جو ہر گام پہ زنجیر کی آواز
عباس یہ ہر وار پہ کہتے تھے دم جنگ — کانون کو بھلی لگتی ہے شمشیر کی آواز
سمجھے یہ کہ مرحب کو کیا قتل علی نے — جسوقت نبی نے سُنی تکبیر کی آواز
ہوجاتا تھا دھوکا انھین ہر آئی صدا کا — جب سنتے تھے شہ زینب دلگیر کی آواز
جب مجکو ہوا گردن اصغر کا تصور — آنے لگی کانون مین پر تیر کی آواز
رونے لگے منہ پھیر کے فوجون مین ستمگر — جسوقت سُنی نالۂ شبیر کی آواز
غربت مین جو مونس تھا سجاد کا کوئی — بہلاتی تھی دل آکے زنجیر کی آواز
سینون مین جگر کانپ گئی اہل جفا کی — غصہ مین سُنی جب شہ دلگیر کی آواز
اتنے مین گلا کٹ گیا سید کا بدن سے — نکلی تھی نہ منہ سے ابھی تکبیر کی آواز
دنیا مین نہ پابند محن ہو کوئی ایسا — تھی پانون مین عابد کے یہ زنجیر کی آواز

ہر گام پہ عابد کے لیے کرتے تھے نالے
دل سبکے ہلا دیتی تھی زنجیر کی آواز

سوتے مین جو عابد کو ہلا دیتے تھے اعدا
غل کر کے جگا دیتی تھی زنجیر کی آواز

چلتی تھی جو میدان مین شباب شہ دینسے
گردون سے گذر جاتی تھی شمشیر کی آواز

غصے مین جو للکارتی تھی مثل ید اللہ
چھا جاتی تھی دو لاکھ پہ شبیر کی آواز

یہ ضعف تھا کانون تلک آئی نہ دہنسے
نکلی بھی اگر عابد دلگیر کی آواز

کہتے ہین جدا ہو گیا جب سر شہ دین کا
آتی تھی کٹے حلق سے تکبیر کی آواز

| اشعار ۴۵ | فاخر یہی محشر مین کہونگا مین خدا سے<br>یارب تو سنا دے مجھے شبیر کی آواز | سلام ۲۵ |
|---|---|---|

## ردیف سین مہملہ

عباس کب ہین اکبر گلگون قبا کے پاس
گویا علی کھڑے ہین رسول خدا کے پاس

ہمسر کی اپنی کرتے ہین سب انتہا کے پاس
کیونکر نہو مسیح کو خاک شفا کی پاس

نیزہ پہ سر ہیں ان کے سر شاہ ہدا کے پاس / گو آئے ہوں حسین و حسن چرخ پہ بدر الدجا کے پاس
سب کچھ ہے رطب و یابس عالم خدا کے پاس / ہاں عاجزی و عجز نہیں کبریا کے پاس
توصیف اس سے بڑھ کے ہو کیا ذوالفقار کی / برسوں رہے جناب شہ لافتا کے پاس
دل میں جگر دو سوزِ غم و اشک و آہ ہیں / ہمکو ہیں خاک و آتش و آب و ہوا کے پاس
ان نے جو پوچھا حال پسر شہ نے یہ کہا / اکبر گئے جناب رسول خدا کے پاس
بے آب تین دن سے جو تھی فرط تشنگی / مشکیزہ لے کے آئی سکینہ چچا کے پاس
عباس جب گرے تو یہ شبیر نے کہا / پہنچا دو ہاتھ تھام کے بھیا چچا کے پاس
لخت جگر کہاں ہیں مژہ پر قریب اشک / ہاں لعل شب چراغ در بے بہا کے پاس
کہتے تھے شہ کہ بس اکبر و عباس رہ گئے / قاسم بھی جا چکے حسن مجتبیٰ کے پاس
کیا جرأت دلی تھی وہ سو لڑتے تھے اہل شر / آیا نہ اک بھی لاکھوں میں شاہ ہدا کے پاس
برباد کر دیا مری مشت غبار کو / جز خاک اڑانے کے ہے بھلا کیا ہوا کے پاس

عکسِ حرم پڑی نہ رخِ زرد شہ پہ کیون / آتی ہی کاہ دوڑ کے خود کہربا کی پاس

نورِ خدا نے بچہ آہو عطا کیا / طفلی ہین روتے آئے جو شہ مصطفےٰ کی پاس

کہتا تھا حر کرینگے نہ کیون عیب پوشیان / آیا ہون چھپ کے شبکو امامِ ہدا کی پاس

رونی کی بی بیون کی صدا آئی شب سے / پہونچا جو کاروان غمِ کربلا کی پاس

زینب یہ بولی آئیے یا مرتضیٰ علی / شمر آیا تیغ کھینچ کے شاہِ ہدا کی پاس

فضہ پکارتی خبر ہو رانڈ کی ای کریم / فوج آگئی ہی لوٹ کو دولتسرا کی پاس

گرتے ہین آب تیغ پہ انصار شاہ کب / جاتے ہین پیاسے دوڑ کے آبِ بقا کی پاس

میکال و جبرئیل و ملایک جلو مین ہین / جاتے ہین کس شکوہ سے احمد خدا کی پاس

چھوڑا نہ ساتھ مر کے بھی انصار شاہ نے / قبرین ہین سبکی مرقدِ شاہِ ہدا کی پاس

تھا شور کب شبیہ محمد کا کوچ ہے / دنیا سے پھر چلے ہین پیمبر خدا کی پاس

دربار عام گرم ہی مر کر بھی دشت مین / لاشے پڑے ہین لاشہ شاہِ ہدا کی پاس

| اشعار ۱۶ | فاخر کی التجا ہی خدائے کریم سے<br>مدفن مرا ہو قبر شہِ لافتا کے پاس | سلام ۲۶ |
| --- | --- | --- |

## ردیف شین معجمہ

کعبہ کو یون ہی حیدر کرار کی تلاش
جیسے صدف کو ہو دُر شہوار کی تلاش

شبیر کو ہی عابد غمخوار کی تلاش
یو دیکھو ہی مسیح کو بیمار کی تلاش

بلبل کو یون ہی غنچہ زردار کی تلاش
مفلس کو جیسے ہی زر و دینار کی تلاش

ہو شہ کو کیون نہ شمر ستمگار کی تلاش
جب حلق کو ہو خنجر خونخوار کی تلاش

جھپٹی ہین تیغ کھینچ کے بے سبب حسین
سردار کو ہی لاش علمدار کی تلاش

پھرتا تھا کو بکو جو رسالہ لیے ہوئے
حُر جری کو تھی شہِ ابرار کی تلاش

یون زخم تیغ و تیر کی تھی شہ کو آرزو
جیسے ہو عندلیب کو گلزار کی تلاش

باعث جو یہ ہو نشو و نما کا جہان مین
پھر کیون نہو مسیح کو بیمار کی تلاش

اکبر کی خط سبز کو کیونکر رکھون نہ دوست
ہے زخم دلکو مرہم زنگار کی تلاش

خیمہ مین بعد شاہ جو آئی ہین لوٹ کو
طماعونکو ہے زیور و دینار کی تلاش

ڈھونڈھا کریگی دم مین انھین آب تیغ شاہ
ہے ناریونکو تیغ شرربار کی تلاش

پائیگی گرد بھی نہ کبھی ذوالجناح کی
بیکار پھر ہوا کو ہے رہوار کی تلاش

عاشور کا جو وعدہ ہے آئینگا خلد مین
حورونکو ہے حسین کے انصار کی تلاش

جو بھاگا اسکو ڈھونڈھ کے لاکھون مین دو کیا
اللہ رے تیغ سید ابرار کی تلاش

اسباب قید لیکے جو آئی ہین بعد شاہ
جلادونکو ہے عابد بیمار کی تلاش

پہونچی ہے تو رتک پر جبریل کاٹ کر
اللہ رے تیغ حیدر کرار کی تلاش

کب ڈھونڈھتے ہین انمین شبیہ نبی کو شاہ
ہے مرتضی کو احمد مختار کی تلاش

ابرو دو شہ کا آگیا رونا مین جب خیال
اٹھ اٹھ کے فرش [illegible] تلوار کی تلاش

دوزخ مین لیچلے ہین ملایک کشان کشان

| سلام ۲۷ | فاخر نہ کیون ہو رحمت غفار کی تلاش | اشعار ۷ |
|---|---|---|

## ردیف صاد مہملہ

حر جری کو کیون نہو شاہ ہدیٰ کی حرص
ہوتی ہی آشنا کو صد آشنا کی حرص

املاک عرش سی شوق زیارت مین ہین
لائی مجھے کہان سی کہان کربلا کی حرص

جوہر کو خون پینی تھی فوج شریر کا
بڑھتی تھی اور تیغ شہ لافتا کی حرص

سو سو طرح کی پائی ہین سب نی لذتین
کیونکر نہ مر کی اور ہو خاک شفا کی حرص

آیا ہون شوق آہ غم شہ سی کب بیان
لی آئی ہی اوڑا کی عدم سی ہوا کی حرص

بڑھتی ہی جاتی ہین شب معراج پیش حق
اللہ ری حباب سو لحد کی حرص

| سلام ۲۸ | اپنی کلام نو کا ہی سحبان سی داد خواہ<br>فاخر ہی ابتدا مین تجھی انتہا کی حرص | اشعار ۱۱ |
|---|---|---|

## ردیف ضاد

طمع گدا کو مسند پُر زر سے کیا غرض
جو خاکسار ہے اُسے بستر سے کیا غرض

شہ کہتے تھے کہ سب ہیں تری راہ میں فدا
اصغر سے کیا غرض مجھے اکبر سے کیا غرض

فرماتے تھے یہ شوق شہادت میں شاہ دین
سر بار دوش ہے مجھے اب سر سے کیا غرض

سر دین جو شاہ بخشش امت کے واسطے
شیعوں کو پھر ہو دہشت محشر سے کیا غرض

زینب یہ بولی جاؤنگی مقتل میں ننگے سر
مقنع سے کیا غرض مجھے چادر سے کیا غرض

زینب یہ بولی مین نہ رہونگی یہان کبھی
جبجا نہو حسین تو اُس گھر سے کیا غرض

شہ کہتے تھے کہ آب اسے دو تو ظالمون
تمکو تو مجھ سے کام ہے اصغر سے کیا غرض

منظور جبکہ شاہ کو مرنا ہے ہر طرح
پھر تیغ و تیر و نیزہ و خنجر سے کیا غرض

دشمن ہو جو کہ آل کا اُنکے جہان مین
پھر اُس عدو کو شافع محشر سے کیا غرض

پانی حسین کو نہ دیا جسنے تا بمرگ
پھر اُس دنی کو ساقی کوثر سے کیا غرض

| | | |
|---|---|---|
| اشعار ۹ | فاخر ہون عندلیب گلستان مرتضیٰ | سلام ۲۶ |

پہنچوں گا باغ خلد میں منبر سے کیا غرض

اشعار ۹ | سلام ۳۰

## ردیف طاے مطبقہ

کب نمو ہوئی لب پر سید ابرار کا خط
بڑھ کے تفسیر سے ہی مصحف رخسار کا خط

ہو گئی بیتاب زبانی بھی دی کچھ پیغام
لے کے قاصد جو چلا فاطمہ بیمار کا خط

جنگ میں آپ جو مشتاق شہادت تھے حسین
جادۂ راہ عدم میں کیا تلوار کا خط

شوق میں فاطمہ بیمار یہی کہتی تھی
دیکھیے آتا ہے کب سید ابرار کا خط

پاس عیسیٰ کے جو زرد آیا ہے مثل مدقوق
حال بیمار کہے دیتا ہے بیمار کا خط

بسکہ مضمون شکایت تھی لکھے صغرا نے
لاش اکبر پہ پڑھا شاہ نے بیمار کا خط

ہنس کے نوشاہ نے یہ ازرق شامی سے کہا
نہ پڑا ایک بھی تن پہ تری تلوار کا خط

رگ گڑی دیتی ہے جو کاٹا تھا گلا سرور کا
کئی جا حلق پہ تھا خنجر خونخوار کا خط

اشعار ۱۰ | گل فردوس ہو جب عارض اکبر فاخر | سلام ۳۱

سبزۂ باغ جنان کیون نہو رخسار کا خط

## ردیف ظاے معجمہ

ہماری جان کی کیونکر نہو بھلا حافظ
مثل یہ سچ ہی کہ انسانکی ہی قضا حافظ

ہو لحد مین غم شاہ یون مرا حافظ
کہ جسطرح ہو مسافر کا رہنما حافظ

ہی آہ ماتم سرور سی داغ دل روشن
یہان چراغ کی ہو آپ ہی ہوا حافظ

کہا یہ شاہ نی کیا خوف گو مین تنہا ہون
نہین ہی جسکا کوئی اُسکا ہی خدا حافظ

پسر کو دفن مین یہ کرکی شہ نی کہا
تو اس صغیر کی رہنا مری ذرا حافظ

رہا نہ یاد سوا اکدم جو روز و شب غافل
ہوا ہون مصحف رخسار شاہ کا حافظ

چلین جو شام کو زینب تو روکی یہ بولین
تمھاری لاش کا ہی بھائی کبریا حافظ

فلک کی جور و ستم سی پسی نہ دل کیونکر
برا ہی دانہ ہی کب سنگ آسیا حافظ

رضا پسر نی جو مانگی کہا یہ سرور نی
سدھارو شوق سی میدان کو خدا حافظ

| اشعار ۱۲ | دخیل صورت اعراب جب ہوئی فاخرہ<br>نہ کسطرح ہو مرا شاہ کربلا حافظ | سلام ۳۲ |
| --- | --- | --- |

## ردیف عین مہملہ

بزدل ہوئے کب ان مین علمدار کو مانع — فرار ہون کیا حیدر کرار کو مانع

دو کر گئے خود و زرہ و بکتر اعدا — ہوتی تھی کوئی چیز نہ تلوار کو مانع

دریا سے یہ مشکیزہ کو بھر کر نکل آئے — لاکھون مین ہوا اک نہ علمدار کو مانع

ٹھوکر سے الٹ دیتی یہ تخت ملک شام — زنجیر ہوئی عابد بیمار کو مانع

آیا طرف حق نہ سنی ایک کی اوسنے — فوجین ہوئین گو حر وفادار کو مانع

زندان سے چلا آئے پئے دفن شہ دین — تھین بیڑیان کب عابد بیمار کو مانع

شمشیر شہ دین سے نہ کیون دل ہو دو پارہ — یہ ڈھال وہ ہے جو نہین تلوار کو مانع

اڑتا تھا اشارے مین شہ دین کے دم جنگ — فوجونکے پرے بھی نہ تھے رہوار کو مانع

پھر رُک گئی بھلا خاک یہ کیا اور سپر سے
جبریل کے پر جب نہیں تلوار کو مانع

رُک رُک کے جو چلتا تھا گلے پر شہِ دین کے
تھیں خشک رگین خنجر خونخوار کو مانع

عباسؑ اُلٹ دیتے پرے فوج کے بڑھ کر
سردار نہ ہوتا جو علمدار کو مانع

اشعار ۱۱

فاخر جو درِ رحمتِ غفار کھلا تھا
رضوان نہ ہوا مجھسے گنہگار کو مانع

سلام ۲۳

## ردیف غین معجمہ

جسطرح شاہ دین نے بہتر اُٹھائے داغ
صابر وہ ہے جو ایک بھی یون دل پہ کھائے داغ

کیونکر نہون مین صاحب گنجینہ ہائے داغ
قلب و جگر مین کچھ نہین تیرے سوائے داغ

کیونکر غم حسینؑ کو رکھون نہ مین عزیز
ہے داغ میرے دل کے لئے دل برائے داغ

اُٹھا گلے کو کاٹ کے جب شمر روسیاہ
خنجر سے خون شہ کے شقی نے مٹائے داغ

دھڑ صبح تک جوان تو ہوئے پیر ظہر تک
اک دوپہر مین شاہ نے اتنے اُٹھائے داغ

گلہا ہی زخم دلمین کھلی جب نئی نئی
سینہ مین شہ کی باغ نہ کیونکر لگائی داغ

ہیبت سی تو داغ دلکو ترقی ہی دمبدم
دعوی ہی ماہ کو بھی تو ایسا دکھای داغ

کھائی پھر بعد اکبر و عباس شاہ دین
ایسا کلیجہ جب ہو تو ایسی اٹھائی داغ

تاریک جب مکان ہو تو لازم ہی روشنی
کیونکر نہ شمع خانۂ دلمین جلا ہی داغ

بڑھ جا ہی گر حرارت سوز غم حسین
خورشید حشر دلمین مرے ہو بجای داغ

اشعار ۱۴

فاخر سے اسکی حد ہو بھلا کسطرح بیان
خود دلپر آج تک شہ کھلی انتہا ہی داغ

سلام ۳۴

## ردیف فا

اہل دنیا تو رہی فرقۂ باطل کیطرف
ایک لاکھو نمین ہوا حر شہ عادل کیطرف

شاہ فرما تی تھے چھن جا ہی نہ سینہ کیونکر
لاکھون تیر دونکی ہین حر ایک مرے دلکیطرف

نیمچا زنونکا تماشا جو پسند آیا ہی
نظرین عون و محمد کی ہین بسمل کیطرف

سپر آجاتی ہے یون چہرۂ شہ پر دم جنگ
ابر آجاتا ہے جیسے مہ کامل کیطرف

کربلا سے طرفِ شام چلے کب قیدی
اُنکے منزل سے چلا قافلہ منزل کیطرف

مُنھ چھپائے ہوئے ناموس نبی بالون سے
جاتے ہین حاکم غدار کی محفل کیطرف

عابد زار کو پہنانے جو حداد آئے
دیکھا کن حسرتون سے طوق و سلاسل کیطرف

جوڑ کر ہاتھ فغان کرنے لگا بہر امان
نظر غیظ جو کی شہ نے جلاجل کیطرف

اے ہوا فخر سلیمان کی ہمین ہوگی سوا
اُڑکے طائر بھی نہ آئے کوئی محمل کیطرف

جھپٹے عباس جو دریا پہ ہوا شور بپا
دیکھو بپھرا ہوا شیر آتا ہے ساحل کیطرف

سر برہنہ جو رہِ شام مین ہے بنت علی
چادرین آرہی ہین گرد کی محمل کیطرف

شمر کھینچے جو دم ذبح چلا آتا ہے
یاس سے تکتے ہین شہ خنجر قاتل کیطرف

| اشعار ۱۳ | جبکہ حامی ہو ترے عقدہ کشا اے فاخر<br>فکر دوڑ آتا ہے کیون عقدۂ مشکل کیطرف | سلام ۳۵ |
| --- | --- | --- |

## ردیف قاف

کیا ہو بیان شہ کی شہادت کا اشتیاق
آفت کا شوق تھا تو قیامت کا اشتیاق

دولہا کو تھا عروس کی رخصت کا اشتیاق
کبرا کی دید کا تھا قیامت کا اشتیاق

پھر کیوں نہ جان شہ پہ فدا کرتا وقت جنگ
حوروں کا تھا جو شوق تو جنت کا اشتیاق

گرتے تھے بار بار قدم پر امام کے
عباس کو تھا رن کی اجازت کا اشتیاق

کیونکر خوشی سے طوق پہنتے نہ بعد شاہ
عابد کو تھا خلاصی ہمت کا اشتیاق

کیوں خوش نہ ہوتے خنجر و تیغ و تبر سے شاہ
ہر عضو جسم کو تھا جراحت کا اشتیاق

چالیس سال تک نہ رکی ایکدم بھی آہ
عابد کو ایکسان رہا رقت کا اشتیاق

جیسے کیا تھا شاہ نے محضر پہ دستخط
اس دن سے آپ کو تھا شہادت کا اشتیاق

کہتے تھے بار بار شہ مشرقین سے
اکبر کو تھا جہاد کی رخصت کا اشتیاق

گھوڑے سے قبلہ رو گرے سجدے کے واسطے
تھا مرتے مرتے شہ کو عبادت کا اشتیاق

| | |
|---|---|
| پہنچو ہی کربلا کو چلا قید شام سے | پہلو ہوا حرم کو زیارت کا اشتیاق |
| اللہ رے دل کہ عون و محمد کو وقت جنگ | مرنے کا ولولہ تھا شہادت کا اشتیاق |

اشعار

جز سبط مصطفے کے زمانے مین کون ہے
فاخر جسے ہو درد و مصیبت کا اشتیاق

سلام ۳۶

## ردیف کاف

| | |
|---|---|
| کہا شہ نے اعدا سے تقریر کب تک | ہو جنگ مین تیغ تا تیر کب تک |
| یہ کہتے تھے سجاد وقت اسیری | رہے دیکھیے پاؤن مین زنجیر کب تک |
| سر شہ سے کہتی تھی اشتر پہ زینب | رہے سر برہنہ یہ ہمشیر کب تک |
| یہ یاد خط شہ مین کہتی تھی صغرا | مرے پاس آتی ہے تحریر کب تک |
| چلین شام کو جب تو کہتی تھین رانڈین | پھر آئیگی در در یہ تقدیر کب تک |
| یہ شوق شہادت مین کہتے تھے سرور | پھرے گی مری گردن پہ شمشیر کب تک |

چلے قید خانہ سے کہکر یہ عابد ۔ رہے بے کفن لاش شبیر کب تک

کہا شہ نے پانی اسے دو تو یارو ۔ رہے پیاسا یہ طفل بے شیر کب تک

یہ کہتے تھے بیمار ام البنین سے ۔ مدینہ میں آتے ہیں شبیر کب تک

چلے جبکہ اکبر تو صغرا پکاری ۔ رہے منتظر بھائی ہمشیر کب تک

کہا شہ نے زینب سے رو کو نہ مجکو ۔ بچاؤ گے بھائی کو ہمشیر کب تک

جفا و تعدی کریں جبکہ اعدا ۔ سہے ظلم پر ظلم شبیر کب تک

کہا شاہ نے رن میں گرمی بہت ہے ۔ چلے گی ہوا ئے پر تیر کب تک

سنان پر بھی اللہ و اکبر تھا جاری ۔ زبان پر رہی شہ کی تکبیر کب تک

| | | |
|---|---|---|
| اشعار ۱۵ | لکھیں مدح سرور بہتیں تو فاخر<br>ملے خلد کی دیکھیں جاگیر کب تک | سلام ۳۷ |

## ردیف لام

سفید بال نکیون ہون خضاب کے قابل — کہ حسن ہوئے سیہ ہی شباب کے قابل

اگر ہم خلد مین تو بے حساب کر داخل — نہین ہین جرم ہمارے حساب کے قابل

لہو صغیر کا چہرے پہ مل کے شہ نے کہا — یہ ریش ہی مری خونی خضاب کے قابل

مصر ہوا جو وغا کا پسر تو شہ نے کہا — نہین سوال تمہارا جواب کے قابل

حقیقت اور کی کیا تھی جو جانشین ہوتا — جگہ رسول کی تھی بوتراب کے قابل

زمانہ ہو گیا اے نہر علقمہ سیراب — حسین کیا نہ تھے اک جام آب کے قابل

طمانچے ماری سکینہ کو شمر کیون اے چرخ — یہ ظلم آل رسالتمآب کے قابل

مثال مین نے بہت ڈھونڈھی پر ملی نہ مجھے — رخ شبیہ رسالت مآب کے قابل

کہا احد مین یہ روح الامین نے وقت نزول — یہ ذوالفقار ہے ابن بوتراب کے قابل

چمک کے ذرہ طالع مرا بنے خورشید — جو ہو یہ خاک در بوتراب کے قابل

جو ٹوکا بڑھ کے علمدار نے تو حر نے کہا — نہین یہ بندۂ عاصی عتاب کے قابل

دکھائی دیگا بھلا دیدۂ پُرآب سے کیا | کہ روشنی نہیں چشم حباب کے قابل
یہی ہے دورِ زمین انصاف تیری اے گردون | سرِ حسین ہے بزم شراب کے قابل
کہا یہ شاہ نے کب آیا نامۂ صغرا | رہا حسین نہ جسدم جواب کے قابل

انتخاب ۱۵ — سلام ۳۸

بچانا قبر میں یا بوتراب فاخر کو
یہ استخوان نہیں ہیں عذاب کے قابل

## ردیف میم

کہا اکبر نے کیونکر لڑیں کفار سے ہم | لیچکے اذن دعا سید ابرار سے ہم
شاہ کہتے تھے دمِ جنگ جو پانون گاڑین | نکلیں باہر نہ کبھی نقطہ پرکار سے ہم
زمین اکبر نے کہا کاٹینگے سر فوجون کے | لینگے قاسم کا عوض لشکر غدار سے ہم
دُرفشان ہو گئے کہتے ہیں مِرے دیدۂ تر | کم برسنے میں نہیں ابر گہربار سے ہم
کہتے تھے عونِ محمد جو نہ روکیں شبیر | کاٹ لیں سر پسرِ سعد کا تلوار سے ہم

شاہ کہتے تھے کہ ای شمر جدا گر کہین سر
جا کے جنت مین ملین حیدر کرار سے ہم

جبکہ یاد آتی ہے مین خانۂ زندان حرم
سر کو ٹکرائین نہ کیونکر در و دیوار سے ہم

شاہ کہتے تھے کہ سو بار کٹے حلق اگر
منہ نہ موڑینگے کبھی خنجر خونخوار سے ہم

فوج سے کہتے تھے زینب کے پسر یہ دم جنگ
ہین تو بچے پہ صد اکھیلے ہین تلوار سے ہم

شوق دیدار مین کہتے تھے یہ ہمشکل نبی
دیکھیے ملتے ہین کب فاطمہ بیمار سے ہم

عون کہتے تھے کہ مانگین تو علم شہ سے مگر
ڈرتے ہین حضرت عباس علمدار سے ہم

چشم عابد کو کہی اور کوئی نرگس سے اگر
دینگے بیمار کو تشبیہ نہ بیمار سے ہم

جنگ خیبر مین پس قتل یہ مرحب نے کہا
لینگے جارس کا عوض حیدر کرار سے ہم

تیغین کھا کھا کے یہ کہتے تھے جوانان حسین
عید ہے آج گلے ملتے ہین تلوار سے ہم

| | | |
|---|---|---|
| اشعار ۲۱ | پہ چور ہون جبکہ مئے حب علی سے فاخر<br>کسطرح پھر نہ چلین جھومتے میخوار سے ہم | سلام ۳۹ |

## ردیف نون

کہتی تھی شاہ وصل ہو صورت نما کہین — قاتل کی تیغ تن سے کرے سر جدا کہین

تھا ذوالجناح شاہ سا بھی بادپا کہین — بجلی کہین تھا ابر کہین تھا ہوا کہین

کیون بہر مغفرت نہ وسیلہ ہو شہ کا فرض — ہوتی ہے پار کشتی بے ناخدا کہین

عباس کہتے تھے کہ بھگا دون مین فوج کو — دیدیدین جو اذن جنگ امام ہدا کہین

پہونچا جو زلف شاہ مین دل تو عجب ہے کیا — تقدیر نارسا ہو کبھی تو رسا کہین

عبرت سرای دہر بھی طرفہ مقام ہے — بزم سرور ہے کہین بزم عزا کہین

توصیف مختصر سے ہے یہ تیغ شاہ کی — پانی کہین ہے آگ کہین ہے ہوا کہین

لڑنا تو کیسا شاہ سے اتنا تو پوچھیے — پایا کسی نے بھاگنے کا راستا کہین

لشکر کو کھا کے سیر ہو شمشیر شاہ کیا — بھرتا ہے مور سے شکم اژدہا کہین

اک ڈار جس سوار پہ حضرت کا پڑ گیا — راکب کہین تھا زین کہین بادپا کہین

کس شہ کی ہی یہ بزم کہ پڑھتی ہین اہلِ ... — نوحہ کہین سلام کہین مرثیا کہین

ام البنین سی کہتی تھی صغرا دوا نہ ... — ایسے مریض کو بھی ہوئی ہی شفا کہین

جوہر الگ ہین تیغ سی شہ کی محال ہے — ہوتی ہی موج بحر روانسی جدا کہین

عابد ہر ایک گام پہ کیونکر کرین غش آہ — چلتی ہین اہل ضعف بھلا بی عصا کہین

زینب نے شہ سی بیٹونکو رخصت دلائی یون — جام شہادت انکو بھی تبجیے دلا کہین

خجلت سی اسپ شاہ کی روپوش یہ ہوا — عنقا کا آجتک نہین ملتا پتا کہین

تھی زہر دشمنونکو تو امرت تھی دوست کو — حیدر کی تیغ درد کہین تھی دوا کہین

کیونکر ادا ہو سجدہ کرین شہ نہ زیر تیغ — ہوتی ہین عابدونکی نمازین قضا کہین

... فرطِ ضعف مین جاتی ہین شام کو — ہو موج ریگ دشت نہ زنجیر پا کہین

اکبر کا حسن اور ہی یوسف کا حسن اور — یکتا یہ وہ ہی جسکا نہین دوسرا کہین

فاخر کا اب ملال سی گھبرا گیا ہی دل

| اشعار ۱۵ | یارب ہون اسکی جلد مطالب روا ہمین | سلام ۴۰ |
|---|---|---|

بد پر وہ ظلم جو فلک کج ادا کے ہین
لاشے زمین پہ چھوٹے ہین آل عبا کے ہین

وارث جو ہین جہان مین خوان خلیل کے
محتاج کربلا مین وہ آب و غذا کے ہین

شامل ہین غل تھا دیکھیے عباس کا جہاد
زور اسکے انمین بازوے مشکلکشا کے ہین

ہر چند ہم ماتم شہ دین مین ہو ابر تر
کہتے ہین جسکو آہ وہ جھونکے ہوا کے ہین

بولے حسین تیر جو آئے سپاہ سے
پیغام یہ اجل کے ہین شاطر قضا کے ہین

رخصت یہ دیکے بھائی سے کہنے لگے حسینؑ
پانی کہان کا سب یہ بہانے قضا کے ہین

کیا ذوالجناح شاہ کی تیزی بیان کرون
بجلی کے ہین جو ہاتھ تو پاؤن ہوا کے ہین

کیا سر بچائین تیغ سے انصار شاہ دین
سالک یہ لوگ جادۂ راہ فنا کے ہین

سمجھو جہان کو راہ گزار ہی مسافرو
مطلب یہ قافلے مین صدای درا کے ہین

کہتے تھے شاہ قاصد صغرا کی خیر ہو
کثرت سے فوج شام کی سب بدنما کے ہین

| | |
|---|---|
| قاسم کی مان یہ کہتی تھی کیون ہون نہ یہ فدا | عہد طفولیت سے یہ عاشق چچا کے ہین |
| ازرق کو قتل کرکے یہ نوشاہ نے کہا | کہتے ہین اسکو جنگ یہ معنی وغا کے ہین |
| پھر کیون نہ پیاسے حلق تھین آب تیغ کے | مشتاق مثل خضر یہ آب بقا کے ہین |
| اسکے سبب سے خلق کو چھوڑا مسیح نے | ادنی یہ فیض سرمۂ خاک شفا کے ہین |

| | | |
|---|---|---|
| اشعار ۱۵ | کب دیکھیے بلاتے ہین **فاخر** امام دین<br>مشتاق آجکل تو بہت کربلا کے ہین | سلام ۴۱ |

| | |
|---|---|
| طالب نہ تاج کے ہین نہ ظل ہما کے ہین | فاخر گدا جو شاہ کے دولتسرا کے ہین |
| ذوکر کی ہر شقی کو یہ کہتے تھے شاہ دین | یہ وار تو منجھے ہوے شیر خدا کے ہین |
| تھا شور سر جو گرتے تھے برگ خزان کی طرح | تیغ حسین یہ ہے کہ جھونکے ہوا کے ہین |
| عباس کی دعا تھی خدایا بچائیو | ظالم کمین مین مشک سکینہ کو تاکے ہین |
| دود جگر کے ساتھ ہے آہ غم حسین | دیکھو یہ ابر تر ہے وہ جھونکے ہوا کے ہین |

وہ کربلا کی خاک میں ہوتے ہیں جا کے خاک — پتلے جو لوگ خلق میں خاک شفا کے ہیں

بولی حرم کہ چھن گئی چادر تو کیا ہوا — صحرا کے گردباد تو دامن ردا کے ہیں

محتاج نقد روح ہیں لاشے سپاہ کے — فرق بریدہ جو ہیں وہ کاسے گدا کے ہیں

کہتے تھے تیغیں دیکھ کے شاہ فلک سریر — جادے یہ میرے واسطے ملک بقا کے ہیں

گھبرا کے آئے لاشہ قاسم پہ یہ کہا — دامن میں خون بھرا ہے کہ دھبے حنا کے ہیں

عابد علاج فاطمہ صغرا کا کیا کریں — محتاج خود مسیح مرضیان دوا کے ہیں

کہتی تھی شمر سے عفیفین توڑ توڑ کے — فاقوں میں دیکھ زور یہ دست خدا کے ہیں

کیوں منتشر ہوں اس نہوں سرور زمان — ٹکڑے تن شبیہ رسول خدا کے ہیں

دولہا کی لاش پر بھی نہ کبرا نے آہ کی — کہتی ہیں اسکو شرم یہ معنی حیا کے ہیں

| اشعار ١٧ | فاخر کا بھی شمار انہیں میں ہوا کریم<br>زوار جو کہ تربت شاہ رضا کے ہیں | سلام ٤٢ |
|---|---|---|

غنچهٔ زخم شہیدان جو چٹک جاتے ہین — فرشِ خون وادیِ پرخار مہک جاتے ہین

تیغ لیکر جو شہ جن و ملک جاتے ہین — زمین خون کو پری ڈر سے سرک جاتی ہین

جانکہ برق ستمگار جھجک جاتے ہین — نیزۂ عون و محمد جو چمک جاتے ہین

صورتِ ابر چنی کیون نہ جگر گردونکا — تیر آہون کی مری تا بہ فلک جاتے ہین

گرم آہین جو غم شاہ مین بھرتا ہون کبھی — شعلے داغون کی مری اور بھڑک جاتے ہین

آتے ہین بہر کمک دیکھ کی شہ کو بیکس — ہو کی بیتاب سوے چرخ ملک جاتے ہین

آہین کرتا ہون غم شاہ مین جب مثل نسیم — غنچۂ زخم مرے دل کی چٹک جاتے ہین

ذہن مین جب کوندتی ہے برق حسام شمر — زخمہاے تن مجروح چپک جاتے ہین

دھوکا خورشید قیامت کا مجھے ہوتا ہے — داغہاے غم سرور جو چمک جاتے ہین

یاد آجاتی ہین انکھونکو جو سبطین رسول — ساغر کوثر و تسنیم چھلک جاتے ہین

کربلا ہمرہ حر شاہ نہ کیونکر آتے — خضر دین بھی کہین راہ بھٹک جاتے ہین

آبدار ہی سے حسام شہ دین کے زمین
ساغر عمر ستمگار چھلک جاتے ہین

بہہ نہ پانی جو یاد آئی ہے عابد کی مجھے
صاف کانٹے سے مرے دل مین کھٹک جاتے ہین

پاس خیمہ کے جو دوڑاتے ہین گھوڑ دنکو شریر
بچے آغوش مین ماؤن کی بلک جاتے ہین

کھول دیتا ہے دہن آب سے مجھکر جو شیر
اشک شہ جب رخ اصغر پہ ٹپک جاتے ہین

پہین اتنا تو اسیری سے عابد کو فقط
بیڑیان پانون دباتی ہین تو تھک جاتے ہین

اشعار ۱۰

مجلس شہ سے جو مین رو کے اٹھا ہون فاخر
اشک شیشون مین مرے لیکے ملک جاتے ہین

سلام ۴۳

حرم شہ سوے دربار چلے آتے ہین
غل ہے حاکم کے گنہگار چلے آتے ہین

رعب عباس یہ کہتا ہے کہ ہٹ جائین صفین
جنگ کو حیدر کرار چلے آتے ہین

کہیں آہ و فغان اشک رواں ہین سے
آگے فوجون کی علمدار چلے آتے ہین

غل ہے رانڈ و نکین مضطر روائین تھا نو
چادرین چھین کے غدار چلے آتے ہین

دُلھا لین لڑ لڑ کی یہ کہتی ہین اُٹھا و جلدی — شاہ کھینچی ہوئی تلوار چلے آتے ہین

عرصۂ حشر مین سب پیش شفیع امت — خلد لینے کو گنہگار چلے آتے ہین

ہمرہ شہ رفقا کب ہین رواں میدان کو — ساتھ یوسف کی خریدار چلے آتے ہین

منھ چھپائی ہوئی بانو نسوی تختِ یزید — حرم احمد مختار چلے آتے ہین

زمین جاتے تھی جو عباس تو کہتے تھی عدو — جنگ کو جعفر طیار چلے آتے ہین

شور ہی گھاٹ سی دریا کی دلیر و ہشیار — مشک بھرنے کو علمدار چلے آتے ہین

جام کوثر لیی ہاتھو مین کھڑی ہین حوریں — خُلد مین شہ کی جو انصار چلے آتے ہین

خاک پر زین سی کیا دیکھتی ہین گر کی حسین — کانپتے عابدِ بیمار چلے آتے ہین

غُل ہوا رن کو جو باہم چلی عباس و حسین — جعفر و حیدر کرار چلے آتے ہین

شاہ فرماتے تھی اک جا نکی خاطر زینب — صبح سی لشکر خونخوار چلے آتے ہین

سامنی نیزونکی مشتاق شہادت فاخر

| سلام ۴۴ | سینے تانے ہوئے جرار چلے آتے ہیں | اشعار ۱۵ |
|---|---|---|

غل ہے بی بی یار و مددگار چلے آتے ہیں — رن کو تنہا شہ ابرار چلے آتے ہیں

ہے سوئے فوج جو ہمشکل نبی کی آمد — شور ہے احمد مختار چلے آتے ہیں

شور ہے شام میں لو آل نبی کو دیکھو — سر برہنہ سر بازار چلے آتے ہیں

گرم ہے موت کا بازار جو عاشور کے دن — نقد جان لے کے خریدار چلے آتے ہیں

دود دل آہ سے اٹھتی ہے رواں ہیں آنسو — جھومتے ابر گہربار چلے آتے ہیں

عرصۂ حشر میں فریاد کو پیش داور — سر بکف سید ابرار چلے آتے ہیں

سنکے فریاد علی اکبر ہر دورن میں — گرتے پڑتے شہ ابرار چلے آتے ہیں

حشر میں آتے ہیں کب مست مئے حب علی — لڑکھڑاتے ہوئے میخوار چلے آتے ہیں

بخت دیکھو تو کہ لینے کو حر غازی کے — پسر حیدر کرار چلے آتے ہیں

چھپتے پھرتے ہیں حرم لوٹ کا خیمہ میں ہے غل — گھوڑے ہی پھینکے ہوئے غدار چلے آتے ہیں

حشر مین معصوم نہ کیونکر ہو گنہگارونکی
تیری رحمت کے خریدار چلے آتے ہین

جوش پر ہی جو یم بخشش حق حشر کے دن
طالب رحمت غفار چلے آتے ہین

کیون نہ شہ بخشش امت کی لیے سر دیتے ہین
عہد طفلی سے یہ اقرار چلے آتے ہین

دیکھیے لاشۂ شبیر پہ اب کیا گذرے
سر اٹھائے ہوئے رہوار چلے آتے ہین

اشعار ۱۵

بیچ جسمین نہ خود شاہ بھی آئے فاخر
اب اسی خیمہ مین کفار چلے آتے ہین

سلام ۴۵

دلمین داغ غم شبیر کو جا دیتے ہین
گھر کو ہم آتش سوزان سے جلا دیتے ہین

خون چہرے پہ ملین کیون نہ دم شیب حسین
ریش کو پیر سبھی رنگ حنا دیتے ہین

کیا عجب داغ جوانی ہین جو پائے دلمین
شب کو سب گھر مین چراغ اپنے جلا دیتے ہین

تھامین آب کو آتا ہے جو بچونکا خیال
نہرین دو آنکھونسے شبیر بہا دیتے ہین

کیون نہ داغونکو دم شیب مٹاؤن اپنے
روز روشن مین چراغونکو بجھا دیتے ہین

دھیان اپنا نہین شبیر کو زیر خنجر
جنبشین لب کو ہین امت کو دعا دیتے ہین

سر جو کٹتا ہی تو ملتی ہی حیات ابدی
جان مرنے پہ اسی سی شہدا دیتے ہین

روضۂ شہ کی زیارتکو جو آتے ہین ملک
چادر اشک کو تربت پہ چڑھا دیتے ہین

خوف دوزخ ہی ذرا انہین کیا جو ہین دلسوز حسینؑ
ایک آنسو سی جہنم کو بجھا دیتے ہین

خواب غفلت سی کسی طور نہوگا بیدار
شانہ کیون قبر مین عمرو کا ہلا دیتے ہین

ماتم شہ مین جلا دیتے ہین دل اشکون سے
آگ ہم خلق مین پانی سی لگا دیتے ہین

شاہ فرماتے تہی کیون تیر نکالون دلسے
گھر مین مہمان جو آتی اُسے جا دیتے ہین

بار اشک سی کیونکر نہ جھکے نخل مژہ
پھل بھی باغ مین شاخونکو جھکا دیتے ہین

پھر جو پڑتے ہین صفون پر شہ دین وقت نبرد
چلے اترے ہوئے غدار چڑھا دیتے ہین

| | | |
|---|---|---|
| اشعار ۱۵ | گل نہ کسطرح سے ہو شمع امامت فاخر<br>زخمہاے تن شبیر ہوا دیتے ہین | سلام ۴۶ |

یہ دمِ عصر ملک شہ کو صدا دیتے ہین — گھر کو یون امتِ عاصی کے لٹا دیتے ہین

رنجِ شبیر کو جب اہلِ جفا دیتے ہین — خلد مین احمدِ مرسل کو رُلا دیتے ہین

اشک برساتے ہین جب دیدۂ گریان میرے — ابر کی قدر زمانے مین گھٹا دیتے ہین

رہے محفوظ خزانۂ چمنستانِ بتولؑ — غنچۂ باغ چٹک کر یہ صدا دیتے ہین

طپشِ عمر سے جلتا ہے جو لاشہ شہ کا — اوڑ کے مرغان ہوا پر سے ہوا دیتے ہین

شعلے داغون کے بھڑک جاتے ہین آہون سے میرے — ہم تو صرصر سے چراغون کو جلا دیتے ہین

وصف کرتے ہین جو ہم بلبلِ زہرا کا کبھی — ڈھیر گلہاے مضامین کے لگا دیتے ہین

گرتے ہین جب عرق اس دیدۂ گل روے حسینؑ — آبجو آئینہ پھولون کا دکھا دیتے ہین

زور دکھلاتے ہین جب جنگ مین فرزندِ علیؑ — موج کیا کوہ کو آگے سے ہٹا دیتے ہین

نالے میرے جب اٹھا لیتے ہین سر پر گردون — فتنۂ شورِ قیامت کو جگا دیتے ہین

داغِ شبیر چمک جاتے ہین جب محشر مین — ذرہ خورشیدِ قیامت کو بنا دیتے ہین

دھوپکی گرمی سے جب ہوتی ہے حد کی تکلیف – تیغوں کے سایہ مین شاہ جھکا دیتے ہین

بیروائی جرم یاد جب آتی ہے ہمین – دھجیان جیب و گریبانکی اُڑا دیتے ہین

وادی رحم فرس ہانپتا ہے دھوپمین جب – دامن پاک سے شپیر ہوا دیتے ہین

اشعار ۱۵

طوق و زنجیر جب آتے ہین تو فاخر عابد
سر جھکا دیتے ہین پانونکو بڑھا دیتے ہین

سلام ۴۷

طبع فقیر خلق مین رفعت نشان نہین – یہ ہے وہی زمین کہ جہان آسمان نہین

ہے ڈنک کلام جو لطف زبان نہین – کس کام کی زبان وہ جو شیرین بیان نہین

توصیف ذو الفقار مین کٹتی ہے میری عمر – کب آب تیغ مین مری کشتی روان نہین

رہتی ہے داغہای الم پر سدا بہار – دخل خزان ہو جس مین وہ بوستان نہین

بے آہ کسطرح متحرک ہو دل مرا – کیونکر چلے جہاز اگر بادبان نہین

یون تو تمام موی بدن ہین زبان مری – لیکن ہو جس سے حمد تری وہ زبان نہین

دانای دہر کیون نہ پسین روزگار مین
یہ سر پر آسیا ہی روان آسمان نہین

گیسر ہی زرد لالہ گلشن ہی سرخ رنگ
وہ کونسی بہار ہی جسمین خزان نہین

محفل مین کسطرح نہ ہون شمع سان خموش
ناکام کو زبان نہین لطف بیان نہین

دو عیب ہی فقط چمن داغہای دل
ورنہ بغیر خار کوئی بوستان نہین

مضمون ہر ایک نظم کا رفعت نشان ہین کیون
بہر زمین شعر اگر آسمان نہین

کیون رنگ پر رہین نہ سدا داغہای دل
ای باغبان ہمارے چمن مین خزان نہین

کیون زرد ہون شباب مین عشق حسین سے
موسم ہی یہ بہار کا فصل خزان نہین

محتاج غیر صنعت صانع نہین کبھی
در کار ذو الفقار کو سنگ فسان نہین

| | | |
|---|---|---|
| اشعار ۱۵ | فاخر زمین شعر کے دنیا مین ماورا<br>وہ کونسی زمین ہی جہان آسمان نہین | سلام ۴۸ |

حیرت زدہ جو مجھسا کوئی ناتوان نہین
آنسو بھی آب تیغ کیصورت روان نہین

کہتے تھے شاہ زینب جو اکبر ہوئے شہید ۔ قدرت خدا کی پیر تو ہو نوجوان نہین
اٹھو نہ مثل نقش قدم گر کے راہ مین ۔ بیمار کربلا سا کوئی ناتوان نہین
ہمدرد ہی شبیہ نبی کا جو ہے خیال ۔ برچھی کی یہ نکان ہے دلکی تکان نہین
داغ غم حسین سے کیونکر مین دون مثال ۔ پھول اس روش کے باغ مین ہے باغبان نہین
گہ گھاٹ پر ہے جانب صحرا کبھی علم ۔ اک ذو الفقار شاہ کا جلوہ کہان نہین
سینے کی داغ کیون نہ ہین ہمچو نجوم چرخ ۔ وہ باغ یہ ہے جسکا کوئی باغبان نہین
لوث گنہ سے پاک نہ کیونکر ہون اہل بیت ۔ آبرو انسے کم مرے اشک روان مین نہین
رنگین مزاج کیون نہ کثافت سے پاک ہون ۔ روشن ہے یہ کہ آتش گلگون مین دہوان نہین
بد عجیب بات منھ سے نہ نکلے محال ہے ۔ خالی ہو حرف سے کوئی ایسا بیان نہین
چہرہ اتر گیا ہے عطش سے جو شاہ کا ۔ تصویر کیطرح تن زینب مین جان نہین
ماہی فلوس وار ہے مہتاب داغدار ۔ ضرب ابو تراب کا سکہ کہان نہین

روشن ہی حسن مہدی دین سی زمین عرش
اس ایک نور پاک کا جلوہ کہان نہین

ہاتف بھی اسسے ہی مری تاریخ مین شریک
فکر جدید کا مری شہرہ کہان نہین

۱۲۹۸ھ

اشعار ۲۳

نکلے کا پھر جہان مین کوئی کام کیا بھلا
فاخر اگر زبان طلاقت نشان نہین

سلام ۴۹

موسی کیطرح کیون نہو لکنت بیان مین
کانٹے پڑے ہین پیاس سے شہ کی زبان مین

باتین نبی سے جبکہ ہوئین لامکان مین
شیر خدا کی صاف صدا آئی کان مین

دم آیا بید مومنین تو جان آئی جان مین
خون پونچھ کر جو تیغ رکھی شہ نے میان مین

کہتی تھی شہ کہ جنگ نہ کیون یہ ہو یادگار
ہو گا نہ معرکہ کبھی ایسا جہان مین

حربونکی ابتری ہوئی یون تیغ شاہ سے
پیکان نہ تیر مین تھے نہ چلے کمان مین

شہ نے کہا یہ فوج سے جبتک مین مر رہے
جسکا کہ نام لیتے ہو تم سب اذان مین

چھوٹا نہ بعد قتل بھی عباس سے فرات
مر کر بھی فرق آیا نہ کچھ آن بان مین

کہتے تھے اہل شام اسیرون کو دیکھ کر ۔ جکڑے ہین آہوان حرم ریسمان مین

کیونکر دہل نہ جائین یتیمان شاہ دین ۔ آئی صدا دہل کی جو بچونکے کان مین

دیکھا جو رعب ضیغم ضرغام ذوالجلال ۔ جرأت رہی نہ پیر مین اور نہ جوان مین

سبط نبی کے قتل کا اُسدم یقین ہوا ۔ آئی صدا جو باجون کی رانڈونکے کان مین

پہنچی جو تیر آہ بنی فاطمہ وہان ۔ سوراخ مثل ابر ہوا آسمان مین

کرتا سوال آب کا بے شیر کسطرح ۔ طاقت نہ لب ہلانے کی تھی بے زبان مین

زینب شبیہ فاطمہ زہرا تھین ہوبہو ۔ حسن و جمال و شکل شمائل مین شان مین

اُلفت سے حُر کی شہ کو زیادہ نکیون ہو چاہ ۔ ہے فرق میزبان مین اور میہمان مین

نیزہ پہ سر تو شاہ کا ہے مثل آفتاب ۔ قائم نہ کسطرح ہو قیامت جہان مین

میت اُٹھاتی شیب مین کربل جوانکی ۔ ایوب بھی ٹھہرتے نہ اس امتحان مین

تاریکی لحد سے نہ اُلجھن ہو دلکو کیون ۔ ہوتا ہے خوف راتکو خالی مکان مین

گھبرا کی انکھین کھولدین عشق حسین نے | نبت علی کی آئی جو آواز کان مین
آئی تڑپ کے تیغ شہ پہ جب یہ تو غل ہوا | لو برق ذو الفقار گری اصفہان مین
پہونچی رسول پردۂ قدرت کے پاس جب | کتنے کہے کلام خدا کی زبان مین
آئی ندای غیب لیس از قتل شاہدین | ثابت قدم حسین رہا امتحان مین

اشعار ۲۹

فاخر نکیون ہون ثانی سحبان مین خلق مین
ہے فیض مدح شہ سے فصاحت بیان مین

سلام ۵۰

عاجز ہون مین تو گیسوی شہ کی مثال مین | کیونکر نہ خون خشک ہو نافۂ غزال مین
بل کب ہین ابروان شہ خوش خصال مین | جوہر چمک رہے ہین یہ تیغ ہلال مین
انسان نہ ہم حسین ہے کی اسنے ہمسری | شبنم نہ تر ہو کیون عرق انفعال مین
اللہ رے صبر ظلم و جفا پر ہنسا کیے | خوش خوش رہے حسین ہجوم ملال مین
خواہش عروس قبر کی کسطرح مین نکرون | راحت فراق مین ہے تو ایذا وصال مین

فیضِ شمار شاہ نے شاعر کیا مجھے
داخل ہوا ہون دفترِ اہلِ کمال مین

بانو یہ بولی تیغ خزان اسپہ کب چلی
پھل بھی نہ آنے پائے مرے نونہال مین

اشکِ غمِ حسین کمین گر نہ شست و شو
تب چاہیے پھر یہ دل مرا گردِ ملال مین

نسبت ہو ذوالفقار سے اے چرخ کیا اسے
یہ آب و تاب ہے کہین تیغِ ہلال مین

محشر مین ہو جو خجلتِ عصیان سے آب آب
پھر کیون نہ ڈوب ڈوبے وہ عرقِ انفعال مین

کھوئین راہ حق مین کیون سر خوشی خوشی
تعجیل و اہتمام ہے شہ کو وصال مین

آنسو نہین ہے موے مژہ پر یہ جلوہ گر
گوندھا ہے مین نے موتیون کو بال بال مین

نازان نہو ان کمال پر اپنے مثالِ بدر
اک آدھ ہوگا نقص بھی اہلِ کمال مین

پہنے ہے اور نگی ڈھالون کی جل جل کے مثلِ طوق
برقِ نگاہ شہ جو گرے گی جلال مین

عابد کھڑے ہون تخت پہ بیٹھا ہو روسیاہ
کیا بس کسی کا مصلحتِ ذوالجلال مین

دیکھا کرین نہ غور سے کیون سبطِ مصطفیٰ
حسنِ نبی ہے اکبرِ یوسف جمال مین

کیونکر رہو نہ یاد رخ شہ مجھی سدا
آتی نہین خزان کبھی باغ خیال مین

الجھن سی مین بچاؤن نہ کیون قلب زار کو
کھلتی ہی مشکلون سی گرہ پر کی بال مین

شبیر خدا کی لال کا جب بھی رکے نہ وار
فولاد بھی ملا ہو جو گینڈے کی ڈھال مین

مانگو سے ایک تل بھی ملیگا نہ ادھر بصر
نقطہ نہین ہی دیکھ لی لفظ سوال مین

تر خون مین ہوئین جو گیسوی مشکین شاہ دین
پیدا ہو بو لہو کی بھی مشک غزال مین

کیا ابروان شاہ سی کرتا ہی ہمسری
دو تین روز تک ہی شباہت ہلال مین

آنکھین یہ لال لال ہین کب اس شاہ کی
بادہ بھرا ہی ساغر چشم غزال مین

کیون گوش و چشم خلق نہ اکبر پہ ہون فدا
داؤد ہین یہ لحن مین احمد جمال مین

اکبر دھری ہین ہاتھ جو نکو کب نیچے افرق کی
پرتو فگن ہی بدر کا جلوہ ہلال مین

اہی توبہ کافرو نسی طلب آب شہ کرین
آتی نہین یہ بات ہماری خیال مین

شرم و حیا سی بیوہ قاسم کے ذکر سی
تر ہو گیا ہون مین عرق انفعال مین

اکبر جوان بھی نہ مرے قابل بھی ہو گیے | کیا کچھ نہ ہو گیا ابھی اٹھارہ سال مین

اشعار ۳۰

دنیا سے دو رنگی نکر سے فاخر بچے رہو
دیکھو پھنسے نہ طائر دل جا کی جال مین

سلام ۵۱

## ردیف واو

علی ہین شیر کے دل شاہ کی جوانونکو | کہ بڑھ کے چھاتیو پہ لیتے ہین سنانونکو

وغا کی دلولی کیونکر نہون جوانونکو | نثار شاہ پہ کرنا ہی اپنی جانون کو

وغا کا جوش جو آتا ہی نوجوانون کو | چلے ہین آپ جہاتے ہو ذرہانونکو

سوال آب کا کیا کرتے خود علی اصغر | بھلا کلام سے کیا کام بے زبانونکو

عزیز دلکو نہ کیون ہون غم وملال والم | کہ دوست رکھتے ہین دنیا مین مہمانونکو

مقابلی ہین علم لیکے آئے جب اعدا | جھپٹ کے چھینا علمدار نے نشانونکو

یہ ظلم ہو گئی سجاد زار پر ورنہ | کہین پنہاتی ہین زنجیر ناتوانون کو

بیان جو قصہ دلچسپ جرات شہ ہو
سنے نہ پھر کوئی رستم کی داستانون کو

یہ بولی فوج سے شہ لن ترانیان نہ کرو
زبان دراز کرو نہ اب زبانون کو

کوئی اسیر نہ چلا کے روئے زندان مین
یہ حکم آیا ہی حاکم کا پاسبانون کو

کہے ہین نظم جو معراج مصطفیٰ کا حال
زمین شعر بنایا ہی آسمانون کو

خبر سنی جو اسیران شہ کے آنے کی
کیا یزید نے آراستہ دوکانون کو

غم حسین مین دوران سر ہی آٹھ پہر
یہ گردشین نہین بیکار آسمانون کو

کڑک سے ڈر گئے اطفال گودیون مین ادھر
کمان کشون نے جو کھینچا ادھر کمانون کو

صدا شکست کی کانون مین فوج کی آئی
بنا ہے گوش تلک کھینچا جب کمانون کو

فلک سے تیر بلا پڑ چلے ندامت کے
لیے صغیر جو کھینچا ادھر کمانون کو

بلا کے شاہ کو شرب سے خوب کی دعوت
دیا نہ قطرہ بھی پانی کا میہمانون کو

وطن سے نکلے ہین شبیر ایسی گرمی مین
کہ چھوڑتے نہین طائر بھی آشیانون کو

یہ شہ سے حر نے کہا انکو بھی ملے پانی | فرس کھڑے ہین لگائے ہوئے زبانون کو

اشعار

سنا ہے بعد شہادت حسینؑ کے فاخر
زمین کی طرح تزلزل تھا آسمانون کو

سلام ۱۵

الٹا ہے شہ نے غیظ مین رخ سے نقاب کو | رعشہ نہ کیون ہو خوف سے آفتاب کو
پایا نہ پھر ہوا نے بھی شہ کی عقاب کو | ٹھہرین زمین پہ جو ہوگئی جنبش رکاب کو
کیونکر فرس پہ نور الٰہی نہ ہو سوار | دیدِ قدم کا شوق ہے چشم رکاب کو
دعویٰ ہے جبین کے خال رخ شہ سے ہے عبث | زہرہ کو مشتری کو سہ ذا آفتاب کو
ہے جستجو ساقیِ کوثر اسے مدام | گردش عبث نہین قدح آفتاب کو
اکدم کی زیست بھر فنا مین ملی اسے | کیونکر کہون مین گنبد گردان حباب کو
شہ کہتے تھے ہے ماہیِ بے آب پیاس سے | کیونکر سکون ہو اس دل پر اضطراب کو
اکبر کو زین سے گرتے ہوئے شہ نے دی صدا | بیٹا سنبھالو سمند رسالت مآب کو

نیزے لگا لگا کے سپاہ یزید نے — زین سے گرا دیا شہ گردون رکاب کو

شہ نے کہا یہ فوج سے اسکا پسر ہون مین — جسنے اوکھاڑا جنگ مین خیبر کے باب کو

بعد وفات امت عاصی کیواسطے — چھوڑا نبی نے آل کو حق کی کتاب کو

سوز غم حسین تو روز ازل سے ہی — کیونکر ہمیشہ تپ نہ ہے آفتاب کو

برچھی جو کھینچی سینۂ اکبر سے شاہ نے — غش آگیا شبیہ رسالت مآب کو

شہ کہتے کہ صورت بسمل نہ ہو طپان — یارب تو صبر دے دل پر اضطراب کو

رخسار شاہ سے جو کبھی کی تھی ہمسری — فردوس مین جگہ نہ ملی آفتاب کو

شہ کہتے تھے جوانی اکبر نے اے بہن — دکھلا دیا شباب رسالت مآب کو

اشعار ۱۵

نوبت جب آئے قبر مین فاخر سے یا علی — آسان کیجیے گا سوال و جواب کو

سلام ۵۲

## ردیف ہاے ہوز

ہر دم رہی علی ولی مصطفے کے ساتھ — معراج میں بھی آپ تھے خیر الورا کے ساتھ

آنسو رواں ہیں یوں یہی آہ رسا کے ساتھ — ہوتی ہے جسطرح کبھی بارش ہوا کے ساتھ

جاری ہیں اشک آنکھوں سے ہچکی کے ساتھ یوں — جیسے رواں ہو قافلہ بانگ درا کے ساتھ

عبداللہ حسن نے کہا وقت قتل شاہ — میں بھی گلا کٹاؤنگا اپنے چچا کے ساتھ

پیاسا شہید خنجر بے آب سے کیا — کیا دشمنی تھی شمر کو شاہ ہدا کے ساتھ

ماں سے دم وداع یہ بیمار نے کہا — میں بھی چلونگی سبط رسول خدا کے ساتھ

ہو قبر شہ کے پاس نکیوں تربت حبیب — لازم ہے آشنا کو رہے آشنا کے ساتھ

نکلے مدد کو شاہ کی فوج یزید سے — بھائی پسر غلام حر باوفا کے ساتھ

ہمراہ تا بہ گور زمانہ میں بس ہیں دوست — دفن آشنا ہوا نہ کوئی آشنا کے ساتھ

کہتی ہوئی وطن سے چلی یہ شہ زمان — ہمراہ ہے قضا مری ہیں ان قضا کے ساتھ

انصار شاہ کی یہ رفاقت تھی مرکے بھی — نیزوں پہ سر رہے سر شاہ ہدا کے ساتھ

صغرا یہ بولی زیست کی پھر کیا امید ہو
پانی بھی جب گلے سے نہ اترے دوا کے ساتھ

سچ ہے کہ وقت بد میں کسی کا کوئی نہیں
ہفتاد و دو ہی رہ گئے شاہ ہدا کے ساتھ

کیوں سمجھوں ذوالفقار کو مثل علی نہ ایک
لا سیف کی صدا ہی تو تھی لا فتا کے ساتھ

اشعار ۲۱

فاخر نہ حقیقہ یہ ہیں نہ انیس ہی حق جدا
ہمراہ ہو علی کے خدا یہ خدا کے ساتھ

سلام ۵۳

مریم سی سیکڑوں ہیں کنیزان فاطمہ
کیا ہو بیان محل علی شان فاطمہ

جن و ملک سے کیا ہو بیان شان فاطمہ
ایزد ہو جبکہ آپ ثنا خوان فاطمہ

جب ہاتھ میں ہے حشر کو دامان فاطمہ
جائیں نہ کیوں جنان میں غلامان فاطمہ

اے ہمصفیرو جب ہوں ثنا خوان فاطمہ
پھر کیوں نہ میں ہوں بلبل بستان فاطمہ

سایہ فگن طیور رہے سر پہ شاہ کے
پہونچا جو کربلا میں سلیمان فاطمہ

باد خزان چلی جو ریاض بتول پر
گل دوپہر میں لٹ گیا بستان فاطمہ

نیزے لگائے اکبرِ وشِ رسول کو — زین سے گرا زمین پہ دل و جان فاطمہ

دی آب دی غذا تو گیا گھر سے شاہ کے — حُر کیون نہو بہشت مین مہمان فاطمہ

انصار جبکہ سبطِ نبی پر فدا ہوئے — ہونے لگے شہید جوانان فاطمہ

مقتل مین تھے شہیدونکے لاشے پڑے ہین کب — پھولونسے ہی بسا ہوا بستان فاطمہ

چلتی اگر نہ بادِ مخالف جہان مین — پھر گل نہوتی شمع شبستان فاطمہ

حقا کہ ہے امام سوم شاہ مشرقین — جسم رسول و روح علی جان فاطمہ

دی آب پسر پہ جور و ستم مثال ابر — تر آنسوؤن سے ہو گیا دامان فاطمہ

اندھیر کسطرح نہو پھر مشرقین مین — جب ہو غروب مہر درخشان فاطمہ

حُسن و جمال و صورت و سیرت مین شکل مین — زینب تھین ایک خلق مین ہمشان فاطمہ

روباہ کیطرح سے گریزان ہوئی عدو — گونجا جو رن مین شیر نیستان فاطمہ

پردہ نہ فاش ہو گا گناہون کا روزِ حشر — یارب ہو میرے ہاتھ مین دامان فاطمہ

دو دن کی بھوک پیاس مین لائے تھو نکو دی شکست — کیا کیا لڑے ہین رن مین جوانان فاطمہ

جنت مین وقت ذبح شہ مشرقین کے — دامن تلک تھا چاک گریبان فاطمہ

بازار شام مین یہ منادی کی تھی ندا — آتے ہین کربلا سے اسیران فاطمہ

اشعار ۱۴

فاخمہ عدو و دوست پہ کچھ منحصر نہین
کس پر نہین جہان مین احسان فاطمہ

سلام ۵۴

## ردیف یاے تحتانی

جبریل کی آتی تھی صدا چرخ کہن سے — سن لو سر شبیر جدا ہو گیا تن سے

کہتی تھی سکینہ یہ سر شاہ زمن سے — فریاد ہے بابا مجھے باندھا ہے رسن سے

اے مومنو سر پیٹو یہ ہے وقت بکا کا — اٹھتی ہین حرم لاش شہنشاہ زمن سے

اک کوک پڑی خیمہ مین رقت ہوئی ایسی — جس وقت کہ رخصت ہوے شہ اپنی بہن سے

یہ پیاس کی شدت تھی یہ آفت کی تھی گرمی — نکلی تھی زبان اصغر ناداں کی دہن سے

پیاسی ہوئی صغرا تو کہا شاہ نے رو کر | سیراب کرے تمکو خدا نہر لبن سے
دامان قبا پھاڑ کے دی اپنی نشانی | رخصت ہوئی جب قاسم نوشاہ دلہن سے
دربار میں جب آل نبی آئی کھلے سر | حسرت کی نظر کی شہ والا نے لگن سے
جب شام سے پہونچا حرم شاہ وطن میں | کہتے تھے یہ سجاد حزین اپنی بہن سے
صغرا میں کہوں کیا جو مصیبت ہوئی مجھپر | بیمار تھا بازو مری باندھی تھی رسن سے
افسوس جو گل کھلنے نہ پائے تھے قضا نے | توڑا انھیں ہو نکو شہ دین کے چمن سے
گبرائی نہ ناشاد دلھن ہو گئی جہان میں | کنگنا نہ کھلا تھا کہ بندھی ہاتھ رسن سے
کہتی تھی سکینہ مرا دم گھٹتا ہی پھپھیا | صدقے گئی گردن مری کھلوا دو رسن سے

اشعار ۱۵

**فاخر** کو بلائیں شہ دین روضہ پہ اپنے
ہر وقت یہ ہی عرض مری شاہ زمن سے

سلام ۵۵

رخ حسین پہ جبتک نقاب باقی ہی | فلک پہ مہر کو اک اضطراب باقی ہی

جہاد شاہ کا یہ رعب و داب باقی ہی — ہنوز نہین ہی یہ جگر مین آب باقی ہی

ازل سی مست مئی حب حیدری ہون فلک — نہین ہی خواب خمار شراب باقی ہی

قفس مین کیونکر نہو تسکین بلبل شیدا — سکون قلب کو حوض گلاب باقی ہی

وغا سی ہاتھ کو روکی کھڑی ہین یون شبیر — شکن جبین پہ ہی رخ پر عتاب باقی ہی

کہا یہ شاہ نے کسطرح دون رضا بھائی — ابھی شبیہ رسالت مآب باقی ہی

محال ہی جو نشان بکا ہی شاہ مٹے — درم رہیگا جو چشم حباب باقی ہی

محیط دہر مین پوچھو نہ کچھ ثبات بشر — سمجھ لو بحر مین کبتک حباب باقی ہی

روانہ ہو گئے سر پر جناب زینب کی — یہی حسین کو بس اضطراب باقی ہی

عذاب کا بھی نہو گا شمار محشر مین — غم حسین اگر بے حساب باقی ہی

کہا یہ شاہ نی کیونکر لڑونگا لاکھون سی — نہ تن مین تاب و توان نا شباب باقی ہی

نہین ہی نرگس گلگون شاہ مین آنسو — گلون کی جام مین شبنم کا آب باقی ہی

| | |
|---|---|
| ہو دل مین داغ تو صبر و قرار خاک رہے | فنا کتان کو ہو گر ماہتاب باقی ہی |
| الٰہی خوب نبی محتسبی اور فرشتون سے | تہ لحد کا حساب و کتاب باقی ہی |

| | | |
|---|---|---|
| اشعار ۱۴ | وہ ظلم کیا ہوے تھی شہ پہ جن سے ای فخر<br>غریب و بیکس و مضطر و خطاب باقی ہی | سلام ٥٦ |

| | |
|---|---|
| جو فیض نور رخ بوتراب باقی ہی | تو مہر و ماہ مین بھی آب و تاب باقی ہی |
| رخ حسین مین وہ آب و تاب باقی ہی | کہ مہر و ماہ کو جس سی حجاب باقی ہی |
| رخ حسین سی سرکی ہوئی ہی کچھ جو نقاب | غروب کچھ ہی تو کچھ آفتاب باقی ہی |
| سفید بال ہوئی ہین سر پہ تو صاف پیری سے | خضاب کی نے سی فرضی شباب باقی ہی |
| عدو تو پیتی ہین بھر بھر کی جام دریا سے | پئے حسین فقط قحط آب باقی ہی |
| شہید ہو گئی اکبر حسین زندہ ہین | نہین ہی ماہ مگر آفتاب باقی ہی |
| خط حسین کرے کیون نہ رہنمائی خلق | ہدایتون کو خدا کی کتاب باقی ہی |

برسگی دیدهٔ تر کہتی ہین غم شہ مین
کوئی زمانے مین اب بھی سحاب باقی ہی

جو چشم تر ہی تو داغ جگر بھی تازے ہین
چمن ہرے ہین اگر جوئے آب باقی ہی

چلی ہین شام کو اسطرح اہلبیت حسینؑ
ردا ہی سر پہ نہ منھ پر نقاب باقی ہی

کہین عقاب پر ای نور حق سوار تو ہو
قدم کے دید کو چشم رکاب باقی ہی

رخ حسین سی روشن نہ کیون ہو دشت تمام
کھلی ہی چاندنی گر ماہتاب باقی ہی

حرم کے پاس جو کچھ تھا وہ لیگئی اعدا
رخونپہ شرم کی بس اک نقاب باقی ہی

کہا یہ فوج سی تنکے حبیب نے دم جنگ
تن ضعیف مین روز شباب باقی ہی

چلین نہ شام سی کیسطرح کربلا کو حرم
زیارت پسر بوتراب باقی ہی

| | | |
|---|---|---|
| اشعار ۱۸ | چمک رہا ہی لحد مین بھی داغ دل فاخر<br>ہوئی ہی رات مگر آفتاب باقی ہی | سلام ۵۷ |

مد نظر ہی مدح رسول زمان مجھے
نطق عرب دکھائیگی اردو زبان مجھے

منظور ہی ثنائے شہ انس و جان مجھے | عیسو نفس ہو جو ہو پاک وہ دی حق زبان مجھے

یہ شوق سوز غم ہی کہ پہونچا ہو کس طرح | آیا جہان نظر تہ گردون دھوان مجھے

کہتے تھے شاہ ڈھونڈھ کے اکبر کدھر ہی تو | ملتا نہین تیرا مری یوسف نشان مجھے

بولی سکینہ صورت بسمل طپیان ہون مین | یہ پیاس نے کیا ہی چچا نیم جان مجھے

گرد غم حسین اگر اور کچھ بڑھے | آتے نظر غبار کی صورت دھوان مجھے

کہتے تھے شاہ زخم نہین ہین برا ہی شکر | اللہ نے دیے ہین ہزارون دہان مجھے

شہرہ ہی آفتاب قیامت کا حشر مین | دکھلائین کیون نہ داغ جگر گرمیان مجھے

جب ضعف بڑھ گیا تو یہ سجاد نے کہا | ایذا کمال دیتی ہین اب بیڑیان مجھے

ہون عندلیب باغ خزان دیدہ بتول | کیونکر نہ ہو مثال قفس آشیان مجھے

کہتا تھا یہ شباب علی اکبر حسین | تھا موسم بہار کہ آئی خزان مجھے

سجاد کہتے تھے کہ ہین پابند صبر ہون | پہنائین کیون نہ اہل خطا بیڑیان مجھے

کہتی تھی بعد خاتمۂ فوج شاہ دین
افسوس ہی کہ چھوڑ گیا کاروان مجھے

کہتی تھی شاہ رن مین جو اکبر ہوئی شہید
کر دیگا پیر ہای غم نوجوان مجھے

شہ نی کہا کہ ای عمر سعد روسیاہ
پڑھ لون نماز عصر جو تو دی امان مجھے

ایچرخ کیون نشانۂ تیر الم ہون
یاد آگیا ہی اصغر ابرو کمان مجھے

کہتی تھی شاہ ہجر پسر مین پکار کی
تم تو سدھاری چھوڑ گئی نیمجان مجھے

تھی یہ صدا ہی لاشۂ بی دفن شاہ دین
ملتی نہین زمین تہ آسمان مجھے

اشعار ۱۹

فاخر تو نوحہ خوان ہی عزای حسین مین
تو بھی سنادی بلبل شیدا فغان مجھے

سلام ۵۸

گر دینگی پاک جرم سی اشک روان مجھے
پہونچائیگا بہشت مین یہ کاروان مجھے

منظور وصف ساقی کوثر ہی ای کریم
دی مثل موج شستہ و رفتہ زبان مجھے

یارب کس طریقہ سے اہل عدم گئے
آئی نظر نہ گرد رہ کاروان مجھے

رہتی ہی یاد سینۂ ہمشکل مصطفےٰ — پھر کسطرح نہو دل مضطر سنان مجھے

رضوان نہ ہی چمن کیطرف رُخ نہ کرون — گر باغ کربلا مین ملی آشیان مجھے

کہتی تھی شاہ ای علی اکبر کہان ہو آپ — دکھلاؤ بار بار نہ سوکھی زبان مجھے

بولی حبیب تیر سا جاؤنگا فوج پر — پیری نے گو کیا ہی سراپا کمان مجھے

زینب یہ بولی صبح کا تارہ عیان ہوا — اکبر مین صدقے جاؤن سنا دو اذان مجھے

کہتا تھا شمر دونگا نہ شہ کو بجز آب تیغ — سو بار بھی دکھائین جو سوکھی زبان مجھے

جسدم نظر پڑی رُخِ ماہِ بتول پر — تارِ نگاہ ہو گیا تارِ کتان مجھے

آہین غمِ حسین کی رکھون نہ کیون عزیز — لیجائینگی بہشت مین یہ آندھیان مجھے

تھا عندلیب گلشن خاتون روزگار — ملتا نہ باغ خلد مین کیون آشیان مجھے

کہتی تھی لاش شاہ وہ عالیمقام ہون — ملتی نہین زمین تہ آسمان مجھے

مین آشنای نالۂ شبگیر ہون فلک — مرغ سحر سنائین بھلا کیا اذان مجھے

اختر کی کہا کہ نارسی پہونچا ہین نور تک
لائی مری نصیب رسائی کہان مجھے

روشن مثال شمع ہین بحر جہان ہین مین
پھر کسطرح سی گل نکرین آندھیان مجھے

لکھتا ہون مدح تیزی رفتار اسپ شاہ
رخش قلم نہ کیون نظر آئی روان مجھے

لکھتا ہون مدح نکہت گیسوی شاہ دین
کیونکر نہو زبان قلم عطردان مجھے

فاخر کی یہ دعا ہی خدای کریم سے
دکھلا دے اب ظہور امام زمان مجھے

اشعار ١٩

سلام ۵۹

آنکھون کی تری نرگس جادو مین نہین ہے
خون نام کو جسم شہ خوشخو مین نہین ہے

ہتھیار ہین تنہا کوئی اردو مین نہین ہے
اصغر کے سوا ایک بھی پہلو مین نہین ہے

تشبیہ مین کیا دون فرس وردین سے
یہ چال یہ شوخی دم آہو مین نہین ہے

شہ کہتے تھے لو دیکھ لو بیکس کے بھی حملے
گو زور وہ اب ساعد و بازو مین نہین ہے

کیون قامت اکبر کا تصور نہو مجھکو
ہی سرو سہی دل مرے پہلو مین نہین ہے

مرحب سے علی کہتے تھے لڑ جم کے جفا جو
تجھسا تو بہادر کوئی اردو مین نہین ہے

ہندی مین ہو گیا مصحف دہر کی ثنا مین
قرآن عربی مین ہے یہ اردو مین نہین ہے

جیسی خلل خیال غم شاہ ہے دین مین
وہ نشہ نے تو کسی کچھو مین نہین ہے

کس طرح سے دم نکلے غزالون کا نہ آہ پر
کچھ خون کے سوا نافۂ آہو مین نہین ہے

جس طرح کی ہے گیسوئے شبیر مین نکہت
اس طرح کی خوشبو گل شبو مین نہین ہے

یہ پیاس ہے پاس آنکھونکی لائے ہین نگاہین
اک اشک بھی پر بچونکی پلکو مین نہین ہے

رہبر نہ ہو کیون کاکل شہ کا دل پر چاک
بجز شانہ کوئی کوچہ گیسو مین نہین ہے

تشبیہ مین شہباز سے دیتا اسے لیکن
خو صید کی شاہین ترازو مین نہین ہے

اڑتا ہے یہ شبرق دغا دشت مین کھو کر
پرواز جو اسپ شہ خوشخو مین نہین ہے

مرجھا گیا رن مین گل تر کہتی تھی بانو
خوشبو وہ مرے تکیۂ زانو مین نہین ہے

زینب نے کہا دیکھ کے لاشونکو پسر کے
مین کیا کرون دل اب مرے قابو مین نہین ہے

شہ نے کہا اصغر نے جو لب خشک دکھائے ‌‌ ای جان پدر آب تو قابو مین نہین ہے
اُف اُف جلی جاتی ہین بن کہتی تھی ماری ‌‌ کیا آگ تو تیغ شہ خوشخو مین نہین ہے
کچھ سوچ کے کہتے تھے یہ عباس دم جنگ ‌‌ افسوس کہ دریا مرے قابو مین نہین ہے

فاخر ہی جو ضو ذرہ مین خاک در شہ کی
وہ نور وہ تابندگی جگنو مین نہین ہے

اشکون مین تڑپ جو ہے وہ جگنو مین نہین ہے ‌‌ پانی تو کہین برق کا آنسو مین نہین ہے
آرام جگر آج جو پہلو مین نہین ہے ‌‌ دل بانوے ناشاد کا قابو مین نہین ہے
آنکھونسے یہ چشمک تھی لب سرور دین کی ‌‌ اعجاز مین جو حسن ہے جادو مین نہین ہے
بولا یہ عمر توڑین صفین جب وہ پکارے ‌‌ اب ضعف و نقاہت شہ خوشخو مین نہین ہے
کیون بحر مین ہم وزن اشعار مرے ہون ‌‌ ہستی وہ کہی سنگ ترازو مین نہین ہے
جو طفل سے شک آنکھونکو بھر دین طرارے ‌‌ وہ حیثیت دو رم بچہ آہو مین نہین ہے

ہنس ہنس کے یہ کہتی تھی عمر سے ستم آرا — خاک اُڑتی ہے شہ کی کوئی اردو میں نہیں ہے

کیونکہ صدف چشم کو قدر انکی نہو وے — کیا آبرو ہے زرہ مرے آنسو میں نہیں ہے

سوفار کے مانند ہے پیکان میں بھی سر خم — اصغر کا لہو تیر سے پہلو میں نہیں ہے

زخم تن صفاک جو ہو جاتے تھے نیلے — کچھ زہر تو تیغ شہ خوشخو میں نہیں ہے

تشبیہ قد اکبر گل رو سے ہو کیونکر — اک پھول بھی تو سرو لب جو میں نہیں ہے

یون بند ہے شہ کی کیے افواج نے رستے — رہرو کا پتہ کوچہ گیسو میں نہیں ہے

کسطرح حرم سے نہ سوا اسکی ہو حرمت — اصنام کی جا کعبۂ ابرو میں نہیں ہے

شہ کی صف مژگان کے قرینے تھی نہ ہر جا — سرمہ کا نشان نرگس جادو میں نہیں ہے

پلکین جو تصدق ہوئین شہ کی بھوون پر — کیا طوف رسا کعبۂ ابرو میں نہیں ہے

کیون داغ غم شہ نہ مٹے دلسے جہان مین — خورشید جہانتاب بھی تیہو میں نہیں ہے

شہ کہتے تھے بھائی کی کیا تیغ کو کھینچون — طاقت مرے ٹوٹے ہوئے بازو میں نہیں ہے

صغرا نے کہا خیر سبھونکی ہو الٰہی
یہ کیا ہے دل اس وقت جو قابو میں نہیں ہے
آئی ہے جو بو ضیغم ضرغام خدا کی
گھوڑا کسی اسوار کے قابو میں نہیں ہے
بانو کو جو یاد رخ اکبر میں ہی سکتا
پر تو مگر آئینہ زانو میں نہیں ہے
کس طرح نہ آرام سے تربت میں میں سوؤں
**فاخر** دل مضطر مرے پہلو میں نہیں ہے

شہ جو پابند لڑائی میں سپر کے ہوتے
جسم پر پھر نہ کبھی تیغ کی چر کے ہوتے
دور یہ پھر نہ کبھی شمس و قمر کے ہوتے
گر مقابل یہ سپر داغ جگر کے ہوتے
ٹکڑے گر آنسوؤں میں قلب و جگر کے ہوتے
دھو کے اشکو نسے پھر لعل گہر کے ہوتے
غیظ سے دیکھتی فوجوں کو جو حضرت دم جنگ
سیکڑوں ان میں ہدف تیر نظر کے ہوتے
بولی ازرق سے یہ قاسم کہ بہادر تھا اگر
نیمچہ اک گام قدم تیرے نہ سر کے ہوتے
وعدہ طفلی سے تو سرکا تھا کیا خالق سے
شاہ مشتاق نہ کیوں تیغ دو سر کے ہوتے

ابروے شاہ کا مردم سے اشارہ یہ تھا
حربے بیکار ہین سب تیغ دو سر کے ہوتے

آنکھین صغرا کی تو وارستہ ہین دیدۂ شہ سے
کان مشتاق نہ کسطرح خبر کے ہوتے

برق شمشیر علیؑ گرتی اگر ڈھالون پہ
لگے اڑ اڑ کے ہوا پر نہ سپر کے ہوتے

قصد شہ دیکھ کے میدان کا یہ اکبر نے کہا
جائے مرنے کے لیے باپ پسر کے ہوتے

جوش گریہ سے جو پھر نوح کا آتا طوفان
شہر کیونکر نہ مرے دیدۂ تر کے ہوتے

شاہ کہتے تھے کہ ہے خاک مرے جینے پر
برچھی سینہ پہ پسر کھائی پدر کے ہوتے

حضرت آدم و حوا کا جو رہنا ہوتا
خلد مین پھر بنی آدم کے نہ ترکے ہوتے

ہوئی جب مشتری اشک عزاے غم شاہ
جوہری اسوقت عیان اہل نظر کے ہوتے

صبح کا شور کو بڑھ جاتی جو دل کی دھڑکن
یار کانونکے مرے شور گجر کے ہوتے

دیکھتا وادیِ پرخار جو مین عابد کے
تلوے افگار مرے باے نظر کے ہوتے

مرکے بھی ساتھ جو ہوتا نہ غم سرور کا
داغ دل مین نہ مرے زاد سفر کے ہوتے

چمکین شعلہ شمشیر علی سے جلتین — چارون روشن جو کبھی داغ سپر کے ہوتے

کربلا ماہ محرم مین پہونچنا تھا ضرور — شاہ مشتاق نہ کسطرح سفر کی ہوتے

زمزمہ سنتے جو یاد گل زہرا مین مرے — چہچہے اور ہی مرغان سحر کے ہوتے

سوزش زخم جگر ایک ہی شب مین جاتی — گر اثر مرہم کافور سحر کے ہوتے

تیرگی چہرۂ شب کی تو مٹائی اسنے — کیا اثر اور طباشیر سحر کے ہوتے

لحن داؤدی مین دیتے علی اکبر جو اذان — ناطقے بند نہ مرغان سحر کے ہوتے

سر فدا کرتے اسیطرح رفیقان حسین — زندہ سو بار اگر خلق مین مر کے ہوتے

شہ سے زینب نے کہا انکو بھی کرتی مین فدا — گر کہین لخت جگر لخت جگر کے ہوتے

نزع مین یاد نہ آتے اگر انصار حسین — ٹکڑے ہی ہفتاد نہ شہ کے جگر کے ہوتے

عون کہتے تھے عبث رایت حیدر کی ہے فکر — ہونگے حقدار نواسے نہ پسر کے ہوتے

یاد اصغر مین یہ مان کہتی تھی واری آؤ — شب رہتا ہے کوئی دشت مین گھر کے ہوتے

تھی شہیدونکی وراثت تو ازل سی ثابت | کسطرح حسنین شہادت کی نہ تڑکے ہوتی

یاد اکبر مین جو آجاتی مجھے یاد حسین
ٹکڑے فاخرؔ نہ مرے قلب و جگر کے ہوتی

چشم سی جب شہ کی آنسو چھلک کر گرپڑے | خلد مین جام شراب روح پرور گرپڑے
زمین جب گھوڑی سی ہمشکل پیمبر گرپڑے | ہاے محبوب خدا فرماکے سرور گرپڑے
ذو الفقار حیدری سی کٹ کے یون سر گرپڑے | ٹوٹ کر شاخون سی جیسی پھل زمین پر گرپڑے
قتل ہو کر شہ سا وارث جب زمین پر گرپڑے | خون بجو دس سی بیکسون بانونکی چادر گرپڑے
کھلکے تیغ ظلم سی حضرت کی یاور گرپڑی | یا خدا کی عرش تارے زمین پر گرپڑے
ڈگمگا کر اسطرح گھوڑے سی سرور گرپڑے | رحل پر سی جسطرح قرآن زمین پر گرپڑے
چھد گئی تیر ستم سی مشک جب عباس کی | ہاتھ سی بچونکی چھٹ کر خالی ساغر گرپڑے
آگیا رونی مین جب دندان سرور کا خیال | اشک آنکھونسی چمک کر مثل گوہر گرپڑے

اُنکی منھ کی سامنی کیونکر تھمین ڈھالین بھلا — لگتی جس تلوار سی جبریل کے پر گر پڑے

شاہ کہتی تھی بہن بچنا اُسی کا ہی محال — جسکی دم کیواسطی کٹکر بہتر گر پڑے

دیکھ لی گر آب و تاب چہرہ شبیر کو — خاک پر آئینہ کی صورت سکندر گر پڑے

آسمان روتا ہی بعد قتل ماہ فاطمہ — دور کیا گر اشک کی صورت ہر اختر گر پڑے

شاہ کہتی تھی نہین ملتا مجھی تیر انشان — کونسی جا میری اکبر میری دلبر گر پڑے

یون پی فریاد عشر بکو لب کوثر ملے — آنکھ سی دیکھا کین جو رین اور ساغر گر پڑے

دہشت شبیر سی لشکر کا یہ نقشہ ہوا — میانسی تیغین گرین ہاتھو نسی خنجر گر پڑے

اسقدر تھی محو یاد ایزد باری مین شاہ — کچھ نہ سمجھی کب گئی اور کب بہتر گر پڑے

کیا وفاداری مین کامل تھی رفیقان حسین — زیر تیغ و زیر نیزہ سبز و زیر خنجر گر پڑے

شاہ نی ہل من مغیث جب کہا میدان مین — اُٹھ کے سجاد حزین بالای بستر گر پڑے

نکلی دیکھی جب رکاب باہی شہ بو ملک — ہی یقین گھوڑی سی اب سبط پیمبر گر پڑے

| | |
|---|---|
| ضربت دندان محبوب خدا جب آئی یاد | جوہری کا ہاتھ یہ لرزی کہ گوہر گر پڑے |

اشعار ۱۵

کس طرح فاخر سلاحیت کا ہون پابند مین
آ گئے جب مضمون خود میرے قدم پر گر پڑے

سلام

| | |
|---|---|
| آہون سی کیون نہ چادر اشک روان گری | طوفان آیا کشتیون سی بادبان گری |
| گھوڑے سی زخم کھا کی شہ انس و جان گری | حیرت ہی کیون زمین پہ نہ یہ آسمان گری |
| کسکی مجال بات کری شہ سی وقت جنگ | بولی جو کوئی تیغ سی کٹکر زبان گری |
| لاشی پہ شاہ ڈھونڈھ کی اکبر کی لاش کو | آواز تو سناؤ کہ بیٹا کہان گری |
| ہم پاس آئین کیون نگرین فرط ضعف سے | نزدیک ہی کہ ہاتھ سی چھوٹ کر نشان گری |
| اک آہ گرم سی مری آئین یہ آفتین | آندھی اٹھی جہان چلی آسمان گری |
| آتا ہی ضعف حضرت سجاد زار یاد | اٹھ اٹھ کی کیون زمین پہ ہر ناتوان گری |
| کھائی جبھی شکست سپاہ یزید نے | جب ٹوٹ کر نشان ضلالت نشان گری |

افتادہ لاکھوں دل ہیں زنخدان شاہ میں
یوسف کیطرح چاہ میں یہ کاروان گری

اسطرح آنسوؤں سے یہ تن منہدم ہوا
بارش کی فصل میں کوئی جیسے مکان گری

پیری میں لخت دل نہ مژہ سے ہوئی رواں
شاخوں سے پھول ٹوٹ کے وقت خزان گری

عابد کو یاد آئی عزیزان رفتہ جب
اٹھ اٹھ کی مثل گرد رہ کاروان گری

اک جائی مری غیر وفا کو منظور کیا ہو خاک
ہم یاں گری تو سایہ ہمارا وہاں گری

پانی نہ مانگے خاک پہ گر کر بجز جبین
جس پیر پر یہ کوہ غم نوجوان گرے

اشعار

فاخر ضعیف ماتم عابد سے یہ ہوئے
اٹھے نہ نقش پا کی طرح ہم جہان گرے

سلام

اسطرح تیغ شہ سے قوی تن جوان گری
جسطرح اڑ اڑ کے زمین پر مکان گری

اکبر جو زمین کھا کے ستم کی سنان گری
دل تھام کر زمین پہ امام زمان گری

انکھیں جو شہ کی ابرو مژگان کی جنبش سے
ہاتھوں سے اہل ظلم کے تیر و کمان گری

نالاں جرس ہو تو نہ ڈالو ہیں اشک ریز
یارب کوئی نہ تھک کے پس کارواں گرے

زخم سناں جو کھا کے گرے اکبر حسینؑ
بسمل کی طرح اٹھ کے امام زماں گرے

جسدم بہم ہوئی تیغ شہ لافتا چلی
سر اڑ کے تن سے صورت برگ خزاں گرے

ہلچل ہوئی کہ تیغ شاہ سے سنتا نہیں کوئی
باجے پکارتے ہیں سنبھالو نشاں گرے

اللہ رے ضعف حضرت سجاد ناتواں
اٹھے نہ گر کے اشک کی صورت جہاں گرے

گر جوش عشق چاہ زنخدان شاہ ہو
یوسف ابھی کنوئیں میں مع کارواں گرے

ہلچل دکھائے قبر کا نقشہ کسطرح
لپٹے کفن سے فوج جو سر پر نشاں گرے

چھوڑیں جو دست آہ سے سجاد ناتواں
دنیا میں ابر مردہ کی صورت دھواں گرے

گلزار کربلا میں سکونت کا ہے یہ شوق
تنکے چنوں ہوا سے اگر آشیاں گرے

بے روح کسطرح متحرک ہو دل مرا
کیونکر چلے جہاز اگر بادباں گرے

تلواریں بیشمار پڑیں جب کہ ایکبار
گھوڑے سے ڈگمگا کے امام زماں گرے

اشعار ۱۹

فاخرہ ارم میں پھل غم سرور کا یہ بلا
اُٹھا جو ہاتھ میوۂ باغ جنان گری

سلام

کیا فیض تشنگی شہ ذی وقار ہی — جو اشک ہی مرا گہر آبدار ہی
روئے نقاب شاہ کا حُسن آشکار ہی — یہ آفتاب اور وہ ابر بہار ہی
دلکو خیال اکبر رنگین عذار ہی — برچھی کی یہ نکان ہی کہ دل بیقرار ہی
شہ کی مصیبتونکا ثبات آشکار ہی — صدمہ ہی جو وہ داغ دل بیقرار ہی
لکھتا ہون وصف گیسوی خمدار شاہ میں — نقطہ ہی جو وہ نافۂ مشک تتار ہی
پیری میں بھی ہین داغ غم شاہ رنگ پر — فصل خزان بھی باغ مین بے شمار ہی
محتاج شاہ دین ہین لحد اور کفن کی آہ — ای چرخ بس یہ گردش لیل و نہار ہی
کہتی تھی شہ پسر سے نہ دونگا مین اذن جنگ — اصرار ہی تو خیر تمھین اختیار ہی
ماتم مین شہ کے رہتی ہین تازہ جگر کے داغ — یہ وہ چمن ہی جسمین ہمیشہ بہار ہی

جبتک بڑھین حسین شہ عالم نبرد کو — بیتاب ہی حسام فرس بیقرار ہی
پانی بھی مانگتے نہین بسمل نبرد مین — کیا ذوالفقار شاہ امم آبدار ہی
سرعت وہ ذوالجناح امام زمان مین — شرمندہ جسی آہوی ملک تتار ہی
تھا زندگی مین داغ غم شاہ جسکا نام — مرنے کے بعد اب وہ چراغ مزار ہی
رخسار شاہدین کی مین کس سی مثال دون — مہر فلک ہی زرد قمر داغ دار ہی
گلہای زخم سی ہی چمن وادی نبرد — کیا تیغ شاہ موج نسیم بہار ہی
بیتاب ہی غم شہ دین سی بھی زندگی — جسکو کہ موت کہتی ہین دلکا قرار ہی
کیون داغ دلکی پھول نہ تازی ہوئی ہین پیدا — ہر آہ میری اشک نسیم بہار ہی
خواہان ہی قلب ناوک مژگان شاہ کا — ہی طرہ سیر تیر کا جو باشکار ہی

اشعار ۱۷ — سلام

قاصر لحد مین یہ صدا دونگا یا علی
یاد آپکی حشر کو وقت فشار ہی

کیونکر شکست کفر کا مذہب پا چکے — دست خدا کے ہاتھ بتون کو گرا چکے

جیسے چمن بتول کا پژمردہ پا چکے — غنچے دلونکو باغ جہان سے اٹھا چکے

بچپن مین جو زبان سے کہا تھا دکھا دیا — سب گھر حسین امت جد پہ لٹا چکے

اکبر کو خط مین فاطمہ صغرا نے یہ لکھا — بھائی نہ آپ آئے نہ مجھکو بلا چکے

اللہ رے حر اول ذی حرمت حسین — حورونکو اشتیاق ہے حر جلد آ چکے

کہتے تھے لوگ آکے مبارک ہو اے امیر — زین سے زمین پہ شاہ امم کو گرا چکے

چھڑکا ذرا آنسوؤن سے ہوا شہ پہ فرض عین — اصغر سے تشنہ لب کی جو تربت بنا چکے

کہتی تھی یہ سکینہ کوئی تو مجھے بتائے — دریا پہ مشک لے کے چچا جان جا چکے

نظرون مین کیون نہ بنی کہ نہ تاریک ہو جہان — باد فنا جو شمع امامت بجھا چکے

اس وقت شہ نے ایک کو اذن وغا دیا — فوج عدو سے تیر ہزارون جب آ چکے

خیمہ جلا اسیر ہوئی بعد شاہ دین — کیا کیا ستم نہ حضرت عابد اٹھا چکے

اکبر کی غم مین شاہ نہ کیونکر ہون بیقرار | پوچھو یہ داغ اُنسے جو صدمہ اُٹھا چکے
جاتے ہین کربلا سے وطن پھر کے اہلبیت | دل کی چراغ شہ کی لحد پر جلا چکے
ہوگی اُسی کو قدر شہ مشرقین کی | سو کو وہ غم جو ایک جگر پر اُٹھا چکے

اشعار ۱۵

فاخر غم حسین مین یہ دیدۂ پرآب
فرد گنہ کی رو کے سیاہی مٹا چکے

سلام

جب اوج ماتم شہ والا مین پا چکے | آدرسا سے عرش کا پایا ہلا چکے
ناوک عدو کی فوج سے بیہم جب آ چکے | حضرت بھی کچھ سمجھ کے پردنکو جا چکے
غل فوج مین ہوا کہ شہزادہ گھاٹ سے | رخصت وغا کی حضرت عباس پا چکے
کہتے تھے اہل شہر مدینہ اُجڑ گیا | شبیر کربلائے معلیٰ بسا چکے
اُسوقت شاد شاد ہوئی دل سیاہ کے | پہلو کے لعل حسین کو جب دم گرا چکے
شوق خاب مین کہتی تھی انصار شاہ دیکھا | یارب جبا ہی موت کہین جلد آ چکے

اب کسطرح فرس پہ تھمی سرور زمان
برچھی لگی خدنگ پڑی تیغ کھا چکے

باجے بجائے فتح کے فوج یزید نے
گھوڑے سے جبکہ سبط نبی کو گرا چکے

صحرای کربلا نہ منور ہو کسطرح
رخ سے نقاب سید والا اٹھا چکے

کہتے تھی شاہ صبر دی اسوقت ای کریم
جب نور عین سامنے آنکھین پھرا چکے

دیکھی نگاہ بھر کے وہ ابروے حسین کے
منھ پر ہزار بار جو تلوار کھا چکے

دیکھین اب اشک ماتم شبیر کیا کرین
داغ جگر تو ماہ مین دھبا لگا چکے

مدت کی بعد پائی ہی پر سایہ شہ نی قبر
ای کاش گرد باد ہی گنبد بنا چکے

اوس پیر ناتوان کا کیونکر نہ بیٹھ جائے دل
فرزند نوجوان کا جو لاشہ اٹھا چکے

اشعار ۱۷

**فاخر** یہ سب مہارت ناہر کا فیض ہی
اسطرح مین جو زور طبیعت دکھا چکے

سلام

آتے ہی کربلا مین یہ توقیر ہو گئی
جنت عطا ہی شاہ سے جاگیر ہو گئی

جب ابروے حسینؑ کی تاثیر ہو گئی — ہر آہ جھاگ کے صورت شمشیر ہو گئی

جب دلکو یاد اصغر بے شیر ہو گئی — آہ جگر ہوای پر تیر ہو گئی

لوث گنہ سے پاک کیونکر ہون دہر مین — آب روان اشک سے تطہیر ہو گئی

در در پھرایا قید کیا چھین لی ردا — کیا کیا نہ اہلبیت کی توقیر ہو گئی

نقشہ فراق کا جو دکھایا حسین نے — زینب خموش صورت تصویر ہو گئی

شہ بولے جلد سب رفقا تو گذر گئے — لیکن ہماری موت مین تاخیر ہو گئی

صغرا یہ بولی سمجھونگی نسخہ شفا کا مین — حاصل جو شہ کے ہاتھ کی تحریر ہو گئی

اللہ ری شدت تپ سجاد ناتوان — برق جھندہ پانون کی زنجیر ہو گئی

طشت طلا مین سر تھا کبھی گہ تنور مین — فرزند فاطمہ کی یہ توقیر ہو گئی

صغرا یہ بولی مجکو کسی سے نہین گلا — ابکی ہین سب ہی مری تقدیر ہو گئی

زخمی ہے قلب الفت ابروے شاہ سے — دیکھو کمان بھی میرے لیے تیر ہو گئی

ذی انتہا جو ضعف سی سجاد جھک گئی
زنجیر مثل طوق گلوگیر ہو گئی

کچھ یاد کر کے حُر نے یہ شبیر سی کہا
مولا معاف کیجئے تقصیر ہو گئی

یہ خاک اُڑائی مین نے غم بوتراب مین
نایاب گرد صورت اکسیر ہو گئی

شہ نی کہا مین دی نہین سکتا جواب کچھ
بٹیا تری رسول کی تقریر ہو گئی

اشعار

ہر بیت طرح شاہ سی پایا جنان مین گھر
**فاخر** کے قسمتون سے یہ تدبیر ہو گئی

سلام

قرآن کی طرح فرد بیان امام ہی
ہمین نہ کوئی شک ہی نہ ہمین کلام ہی

طرفہ یہ گردش فلکِ تیرہ فام ہے
یہ خواہر حسین ہی وہ بزم عام ہی

خیمہ مین شہ کی بعد جو انبوہ عام ہی
مضطر کمال زینب عالی مقام ہی

غش ہی سکینہ پیاس سی اصغر تمام ہے
برباد خاندان رسولِ انام ہے

جز حق کسی کے اور روا کیا ہو بندگی
سجدہ سوائے ذات الٰہی حرام ہے

آ کر یہ شمر نے پسر سعد سے کہا
آخر ہین اب حسین یہ قصہ تمام ہی

آرام سے وہ قبر مین سوئیگا حشر تک
جو عاشق حسین علیہ السلام ہے

رفتار دیکھ دیکھ کے اسپ حسین کی
صرصر بھی کہتی ہی کہ عجب تیز گام ہے

کہتا تھا شمر دیکھ تو ای ساکنان شام
یہ خواہر حسین علیہ السلام ہے

نزدیک روی شاہ ہی کیا زلف عنبرین
قدرت خدا کی صبح کی پہلو مین شام ہی

آتش ہم کی حسین ہین مہمان دشت کین
مشرب مین جنکو پانی پلانا حرام ہے

آئی ندائی غیب کہ بس اب نہ لڑ حسین
یون ہی لڑیگا تو تو یہ امت تمام ہے

مشتاق دید ابروی شبیر کیون نہون
دل مائل زیارت بیت الحرام ہے

اورونکی یاد دل سی نکال ای خدا پرست
خلوت سرای خاصین کیون دخل عام ہے

کہتی تھی زلف شاہ یہ دست شریرین
بیشک یزید حاکم اقلیم شام ہے

| سلام | ہر بیت بیت خلد ہی مدح حسین مین | اشعار ۱۷ |
|---|---|---|

## فاخرہ ترا اسلام بھی دار السلام ہے

سیدانیو جب شبیہ رسول زمان چلے
بہنوں کا تھا یہ شور کہ بھیا کہاں چلے

یون بادِ زلف شاہ مین اشک روان چلے
جسطرح سے کہ شب کو کوئی کاروان چلے

رخصت جو ہو کے بادشہ انس و جان چلے
سر کھولے اہلبیت رسول زمان چلے

دلسے دھوان تو آنکھو سے اشک روان چلے
کیونکر نہو غبار جہان کاروان چلے

زمین سموم چل گئی جب تیغ شاہ کی
سر اُڑ کے تن سے صورت برگ خزان چلے

اکبر سنان جو کھا کے پکارے حسین کو
ہی ہی رسول کہکے امام زمان چلے

اوٹھی پسر کی لاش تو بانو یہ کہتی تھی
غربت مین ماں کو چھوڑ کے بیٹا کہاں چلے

اللہ رے ضعف حضرت سجاد ناتوان
گر گر کے مثل گرد رہ کاروان چلے

دانہ کیطرح کیون نہ زمانہ مین پسون
جب سر پہ آسیا کیطرح آسمان چلے

برچھی جو کھا کے سینے پہ گرنے لگا پسر
اک آہ کر کے زمین امام زمان چلے

موقوف دل کی اک حرکت آہ پر نہین
کشتی بھی ہے محال کہ بے بادبان چلے

مرنے جو نور عین چلا شاہ نے کہا
بیٹا پدر کو چھوڑ کے تنہا کہان چلے

تڑپا جو قلب سینہ اکبر کی یاد مین
اسطرح نکلے آہ کہ جیسے سنان چلے

آتا ہی ضعف حضرت سجاد زار یاد
گر گر کے کیون زمین پہ نہ ہر ناتوان چلے

گھر بیٹھے یون سفر مین ہین جب صفا سخن تمام
جسطرح سے دہانین کسی کے زبان چلے

اکبر کا جب عتاب اوڑا رمین عل ہوا
تو پھر فلک پہ آج رسول زمان چلے

| اشعار ۳۰ | فاخر کو یہ مزار مین یارب صدا سنا<br>جلد اوٹھ پہ جواد امام زمان چلے | سلام |
|---|---|---|

جوبن جو دکھائے سر زمین شاہ نے آکے
تھوڑا ابھی چلا تھو تھنی سینہ سے ملا کے

سر اوڑتے تھے پتون کی طرح اہل جفا کے
تلوار تھی حضرت کی کہ جھونکے تھے ہوا کے

دھیان آگئی جب امت محبوب خدا کے
کھانے لگے شہ برچھیان گردن کو جھکا کے

یون دود جگر ساتھ چلا آہ رسا کے ۔ جسطرح روان ابر ہو جھونکو نسے ہوا کے

کہتے تھے علمدار یہ فوجونکو بھگا کے ۔ لڑنا اسے کہتے ہین یہ معنی ہین وغا کے

جلدی کی جو اک بات بہت دلمین ٹھنی تھی ۔ دریا کو لیا شیر نے دو ہاتھ لگا کے

تاخیر سے رخصت کی یہ عباس کا تھا حال ۔ رہجاتے تھے ہر مرتبہ ہونٹھونکو چبا کے

کیون صورت گل گوش بر آواز نہو بزم ۔ نالونمین ہے مرزنگ ہین بلبل کے نوا کے

ہوش اوڑنے لگے کانپ گیا لشکر اظلم ۔ میدان مین شہ آئے جو گھوڑیکو اڑا کے

کیون قلب مکدر کی نہ تکڑ دلی کرون قید ۔ کہلاتی ہین صُرّہ یہی خاک شہدا کے

یون اوج کدورت کو ہوا آہ جگر سے ۔ جسطرح کہ خاک اڑتی ہی جھونکو نسے ہوا کے

شہ کہتے تھے اتنا تو بتا دو مجھے یارو ۔ کیا تمکو ملیگا کسی بیکس کو ستا کے

پیدا ہوئی ہی خاک شفا خلق مین جس سی ۔ اسد نسی مسیحا بھی ہین محتاج دوا کے

اے آہ دل سوز د آفت سے نکل جلد ۔ چلتے ہین رہ خوف مین پانونکو اٹھا کے

لطف آہ کا دیکھی دل پُر داغ مین میرے
اتر آئی ہی گیون باد صبا باغمین لگے

یاد آتا ہی سجاد کا جب ضعف بکا مین
رہ جاتی ہین آنسو قمر رخسار پر آکے

شبیر نہ کیونکر عرق شرم مین ہون تر
بیدم ہوا فرزند زبان خشک دکھاکے

یون مجمع احباب مین بیٹھی ہین شہ دین
ہین بیچ مین خود گرد ہین لاشی شہدا کے

گو صبر مین یکتا ہی زمانہ تھی شہ دین
دل بیٹھ گیا لاشہ فرزند اٹھا کے

| اشعار | جو بزم غم شہ مین بکا کرتے ہین فاخر<br>وہ حق سے ادا ہوتے ہین محبوب خدا کے | سلام |
|---|---|---|

رم آہوون کی طرح ستمگار کر گئے
عباس جسطرف صفت شیر نر گئے

کیا کیا نہ رنج شاہ امم پر گذر گئے
بھائی جوان شہید ہوا لال مر گئے

قاسم کی مان یہ کہتی تھی بیٹا کدھر گئے
بدلے حنا کی ہاتھ تری خونمین بھر گئے

مان کہتی تھی کہ جھولی کو ویران کر گئے
بستی مری اوجاڑ کے اصغر کدھر گئے

نیزی جو دو جگر مین برابر اوتر گئے ‌‌ گھوڑی سے گر کے اکبر دلگیر مر گئے
بانو نے جب کہا علی اصغر کدھر گئے ‌‌ فرمایا شہ نے گود مین بابا کے مر گئے
کہتا تھا جبکہ صاف علم و پشت پناہ مین ‌‌ ٹوٹی کمر حسین کی عباس مر گئے
زینب سے شاہ کہتی تھی دیکھو یہ انقلاب ‌‌ سب دوست دوپہر مین جہان سی گذر گئے
اللہ ری ضرب بیکرہ دن سر ہو گئی دو نیم ‌‌ جس صف پہ شاہ کھینچ کے تیغ دو سر گئے
افسوس شمر نے نہ دیا ایک بوند بھی ‌‌ شہ مانگتے ہی مانگتے ہی پانی گذر گئے
بعد فنا بھی شاق تھی فرقت جو شاہ کی ‌‌ ہمراہ فرق شاہ رفیقون کے سر گئے
ہونے لگے سوار تو بولے یہ شاہ دین ‌‌ تھا نور کا ب باپ کی اکبر کدھر گئے
دیکھا علم جو خیمہ مین لاتے حسین کو ‌‌ فضہ پکاری بی بی یہ عباس مر گئے
اکبر کو پوچھا مان نے تو شبیر نے کہا ‌‌ برچھی جگر پہ کھا کی جہان سی گذر گئے
کہتی تھی مان یہ لاش پہ اکبر تباد تو ‌‌ جنگل بسایا گھر مرا ویران کر گئے

خیمہ مین لائے مشک و علم جبکہ شاہ دین — بولی سکینہ ہاے چچا جان مر گئے
اللہ رے صبر ماں نے کہا شکر کردگار — جبدم سنا کہ عون و محمد گذر گئے
چھپتی حرم سے کیا خبر قتل شاہ دین — باجے پکارتے تھے کہ شبیر مر گئے

اشعار

گرمی روز حشر سے باک انکو کچھ نہین
فاخر غم حسین مین جو چشم تر گئے

سلام

زینب نے دیکھی لاش جو اکبر سے ماہ کی — خیمہ بھی اٹھ کے رہگیا یون دل سے آہ کی
قسمت سے آگئی جو نظر زلف شاہ کی — زنجیر بن گئی مرے پلے نگاہ کی
اکبر کے خط رخ کو مین تکیا کرون نہ کیون — بڑھتی ہے رنگ سبز سے قوت نگاہ کی
عبرت کا ہے مقام زمانیکا انقلاب — دوروزہ تک بنی نہ لحد زمین شاہ کی
بسمل ہین حسین تو تلوار لاجواب — ہے اسمین شک نہ اسمین جگہ اشتباہ کی
پانی کیطرح فرط خجالت سے بہ چلا — آئینہ نے جو چہرہ شہ پر نگاہ کی

قربان سرعت فرس خاص شاہ دین | پانی ہوا ئے تھی نہ کبھی گرد راہ کی
بانو یہ بین کرتی تھی اصغر کی لاش پر | جنگل بسا دیا مری بستی تباہ کی
منظور ہو جو وصف خط روی شہ کی مشق | وصلی بناؤ ورق مہر و ماہ کی
اوٹھاتی رنج قہر ہی نازک مزاج کو | آندھی ہی بوی گل کو ہوا برگ کاہ کی
کہتے تھے خون میں ڈوبکی اعدا کہ بس حسینؑ | لنگر کرے آب تیغ کی کشتی تباہ کی
اعلی کا عیب بھی ہنر ہو ہی ساتھ حسین کے | بڑھتی ہی زینت اور بھی سر کلاہ کی
قد خمیدہ سے مری تو خوف کر فلک | ہاتھ آگئی ہی مجکو کمان تیر آہ کی
نکلا دہا علم ہو لب دریا جو شاہ کا | بیساختہ حسین نے اک سرد آہ کی

| اشعار ۱۵ | فاخرؔ کو روز حشر بچانا جحیم سے<br>یارب تجھے قسم ہی رسالت پناہ کی | سلام |
| --- | --- | --- |

رخصت جو نور عین نے لی رزمگاہ کی | کچھ سوچ کر امام دو عالم نے آہ کی

بڑہائی دو چند دشت مین گرد سپاہ کی
جب دب سی بیون نی صفوف نگاہ کی

اللہ ری جنگ بادشہ دین پناہ کی
تھرا رہی تھی دُور سے زمین رزمگاہ کی

قربان آبدار ہی تیغ امام دین
خشکی مین فوج شام کی کشتی تباہ کی

تھمنے سے اشک غم کے نکینو نکر ہلاک ہوئن
باران کا قحط موت ہی مردم گیاہ کی

آیا سکردی سے جدھر اسپ شاہ دین
نقش قدم بنا نہ اوڑی گرد راہ کی

ہل من مبارز کا اُٹھا غل جو فوج مین
اکبر نے بڑھ کے جانب حضرت نگاہ کی

آتا نہین نظر جو خط روی شاہ دین
عینک لگائی پیر فلک مہر و ماہ کی

تُربت مین بھی کدورت دل انکی ساتھ ہی
گھر تک لگا کی لائی ہین ہم گرد راہ کی

اوڑنا یہ بی سبب نہین اسپ حسین کا
صحرا مین ہلگئی کوئی پتی گیاہ کی

بولا عمر سے پیک مبارک ہو ای امیر
حالت ہی غیر سبط رسالت پناہ کی

شل زرہ جو تیر و نسی تن شہ کا چھن گیا
تھرا گئی ضریح رسالت پناہ کی

آوارۂ صواب پہ جسد مرنہ اہل شر — قبضے پہ ذوالفقار کی شہ نے نگاہ کی
آواز آرہی تھی یہ قرنا سے دشت مین — دم مین کٹے گی آل رسالت پناہ کی
خنجر سے حلق شاہ جو ہونے لگا جدا — آواز آئی اشہد ان لا الہ کی

اشعار

فاخر ہر ایک آہ سے آتی ہے یہ صدا
اشکون سے فرو ہو گئی تیز نگاہ کی

سلام

چارون طرف سے وار جو تیغون کے چل گئے — شبیر ڈگمگا کے فرس پر سنبھل گئے
عاشور کو شجر بھی نہ صحرا کے جل گئے — حدت سے آفتاب کے پتھر پگھل گئے
اعدا کے منہ سے حرف کچھ ایسے نکل گئے — عباس نامدار کے تیور بدل گئے
لاکھون جو ایکبار بڑھے کارزار کو — تلوار لے کے میان سے حضرت سنبھل گئے
لکھا جو حال گرمی عاشور کلک نے — کاغذ پہ ہر الف صفت شمع جل گئے
پہونچی فلک کو توڑ کے عرش آلہ تک — منہ سے جو شہ کے جنگ مین نعرہ نکل گئے

دریای خون یہ باڑھ پہ تھا تیغ شاہ کا
بہ بہ گئی سر حباب ہی بالا ہی تل گئے

کاٹی جو پای لالہ رنگو کی زبان مین
دریا لہو کے دیدۂ شہ سی ادبل گئے

روکا کبھی مژہ نی جو جوش خروشمین
طفل اشک ماتم شہ دین کے مچل گئے

چمکے جو ذرہ ہاے بیابان کربلا
نار حسد سے مہر و مہ و نجم جل گئے

دیکھا جو زہر افعی شمشیر شاہ کو
تنکے کی طرح موذیو کی بل نکل گئے

اور اشک گرم بھی مرا شامل ہوا اگر
حدت سی خارہای دریا بھی گل گئے

والمین پر زمین داغ غم شاہ شیب مین
دن کو چراغ آج مری گھر مین جلا گئی

انصار شہ کی کیا ہون وفاداریان بیان
رکھا سر انکو پاؤنپہ اور دم نکل گئی

| اشعار ۱۲ | فاخر پل صراط پہ کانپے تو تھے قدم<br>منہ سے لیا جو نام علی کا سنبھل گئے | سلام |
|---|---|---|

مردی تڑپ کے قبر کے باہر نکل گئے
صحرای کربلا مین جو لاشی کچل گئے

ہنگام صبح تیر ہو لشکر سے چل گئے
تلوارین لیکے میانسے غازی سنبھل گئے

سن سے جو تیر پاس سے شہ کے نکل گئے
آیا جلال آپ کو تیور بدل گئے

آیا سپاہ شام سے جو ببر کارزار
عباس نامدار کے تیور بدل گئے

فرمانے لگے حسین کہ اکبر کہو تو کچھ
کیونکر جگر کو توڑ کے ناوک نکل گیے

دل کو غم حسین و حسن مین ہوا یہ جوش
بحرین دونون آنکھونسے میرے اوبل گئے

مہلت نہ اتنی تھی کہ جو پھینکین نکالکے
چبھ چبھ کے خار پانومین عابد کے گل گئے

کیونکر نہون ڈھلی ہوئی سانچے کے میرے شعر
مضمون تمام نظم کے قالب مین ڈھلگئے

کھینچی جو یاد گیسوے سرور مین آہ گرم
سب استخوان تن صفت شمع جل گئے

دیکھا ہر برلائے جو پانی سے بھر کے مشک
آغوش اہلبیت مین بچے مچل گئے

گھبرا کے بی بیون نے رکھے ہاتھ قلب پر
آواز کوس و دف سے جو بچے دہل گئے

ضرغام حق کا لال جو گونجا کچھار مین
صحرا سے دب کے شیر نیستان نکل گئے

حیران ہون سما نہیں کیون لگ گئی آگ | خیمہ خدا کی نور کی آتش سی جل گئے
نکلا بخار یک گرم یہ دم جو شباب مین | نیزی پہ بھی نہ گیسوی اکبر کی بل گئے

اشعار ۱۵

فاخرہ یہ فیض مصحف زہرا کا ہی تمام
شعر فصیح منہ سی جو میر سے نکل گئے

سلام

تیغین انصار ہین سید المین کھاتی جاتے | لاشہ مقتل سی ہین شپیر اوٹھاتی جاتی
غم شبیر کے داغونکی نہ کیون قدر کرون | باغ سینہ مین مری ہین یہ لگاتی جاتی
تربت شہ سی اٹھے سب تو یہ عابد نی کہا | ٹکڑی دامان و گریبان کی چھڑاتی جاتے
وقت مولود و دم نزع جو اکسان ہو | روتی پھر کیون نہ جہان مین بشر آتے جاتے
حال لشکر کا یہ ہی ضرب شہ دین سی تباہ | چادرین بھر اماں سب ہین ہلاتی جاتے
دوست گذری جو لحد پر سی تو آئی یہ صدا | فاتحہ کو تو ذرا ہاتھ اٹھاتی جاتے
لاشین دو دو نسی ہی غسل و کفن مقتل مین | مر کے بھی ظلم ہین شبیر اٹھاتی جاتی

شور تھا کہتی ہین کیا قلب بفیقان حسین
زخم سینہ انہین سینہ ہین کہین کھاتی جاتے

مرنے اکبر جو چلے رو کی یہ بانو نے کہا
ہانکی تربت تو مریجان بناتے جاتے

لاشہ شہ سے صدا آتی تھی ہر وارد کو
پانی ممکن ہو جو تمکو تو پلاتے جاتے

فوج پر جاتے ہین اسطرح پے جنگ حسین
آستین مثل ید اللہ ہین چڑھاتی جاتی

آب ہین خنجر براں جو غضب کے ہین ادھر
تشنہ کامونکی ہین وہ پیاس بجھاتی جاتے

قاتلونکو جو ملک پوچھتے ہین محشر مین
نام اک اک کا ہین شبیر بتاتی جاتے

زمین لاشے شہدا کی جو پڑے ہین ہر سو
پاس سے دیکھتے ہین شہ ادھر آتی جاتے

اشعار

قافلہ جسکہ لیے جاتے ہین تیز اے فاخر
راہ مین پاؤن ہین سجاد بڑھاتے چلتے

سلام

نزع مین اشک غم شہ جو بہاتی جاتے
گریہ طوفان بپا خلق سے جاتی جاتی

ایک بیعت مین تو تھا فیصلہ کہتا تھا شمر
آپ شبیر کہ جھگڑے مین بڑھاتے جاتے

صبح سے شغل یہی شاہ کو ہے میدان مین
قلب پر داغ ہین اک اک کے اٹھاتے جاتے

پیاس نے اگ لگاتی تھی جو دلمین دم ذبح
پانی پانی کیا شبیر نے جاتے جاتے

نزع مین دیکھ کے عباس کو اعدا نے کہا
تھوڑا پانی تو سکینہ کو پلاتے جاتے

بارش تیر دوبارہ جو ہے شہ پر منظور
چلے اترے ہوے اعدا ہین ابھی چڑھاتے جاتے

رن کو اکبر جو چلے دوڑ کے زینب نے کہا
صورت اک بار مجھے اور دکھلاتے جاتے

خیمہ شہ کی طرف آ جو نکلتے ہین عدو
پانی ہنس ہنس کے ہین بچونکو دکھاتے جاتے

برچھی کھا کر جو گرا لال تو شہ نے یہ کہا
باپ کی لاش تو کاندھے پہ اٹھاتے جاتے

بعد خیمہ کی جلے کیون نہ نبی کی اولاد
اگ مین آگ ہین غدار لگاتے جاتے

سم رہوار شہ دین سے جو اڑتی ہین شرر
آگ صحرا مین وہ کوسون ہین لگاتے جاتے

قبلہ رو سجدہ حق مین جو پڑے ہین شبیر
وار تیغونکے ستمگر ہین لگاتے جاتے

قبضے تیغونکے نہ مر کر بھی چھٹے ہاتھونسے
غازیون کے وہی تیور رہے جاتے جاتے

| | |
|---|---|
| تھی یہ عباس کی ادنی اسی غیرت سجاد دم جنگ | قتل دس بیس کیے شبیر نے جاتے جاتے |

اشعار ۱۲

نالے جو ماتم سرور میں کیے ہیں فاخر
ایک عالم کو وہ سر پیٹیں بٹھاتے جاتے

سلام

دیکھیں اگر غدار شہ بحر و بر کبھی
فق روی ماہ ہو کبھی روی سحر کبھی

شہ کہتے تھے وہ صبر دے مجکو تو اے کریم
زخمی ہو دل مرا تو نہ تڑپے جگر کبھی

منظور عاصیوں کی نہوتی اگر نجات
پھرتے نہ اہلبیت نبی در بدر کبھی

کیا ذو الجناح شاہ کے اوصاف ہوں رقم
صرصر کبھی ہے برق کبھی ہے شرر کبھی

شمشیر کیوں نہ قدر کرے ذو الفقار کی
خنجر کبھی ہے تیغ کبھی ہے سپر کبھی

ادنی سا تھا یہ شوق شہادت حسین کو
لڑتے ہیں بھی نہ آنچ پہ روکی سپر کبھی

قاتل سپاہ کی ہے تو حافظ ہے شاہ کی
ہے ذو الفقار تیغ کبھی اور سپر کبھی

چاروں طرف سے تیر جو پڑتے ہیں مشک پر
پھر پھرتے ہیں ادھر کبھی عباس اودھر کبھی

سنتی جو اذانِ اکبرِ یوسف جمال اگر
منقار پھر نہ کھولتی مرغِ سحر کبھی

زینب کا دھیان شہ کو جو آیا وہم اخیر
کروٹ ادھر تڑپ کے کبھی لی ادھر کبھی

ہوتا تھا غُل درود کا فوجِ یزید میں
آ جاتی تھی شبیہ نبی گر نظر کبھی

اشعار ۱۵

**فاخرہ نہ صبر کرتے اگر عابد حزین**
**کھاتا نہ اہلبیت کا بلوے میں سر کبھی**

سلام

روشن تھا چشمِ قاسمِ گردون وقار سے
بجلی گرے گی سرمہ دنبالہ دار سے

گر زور سنان و تیر و تبر جبکہ چل گئے
تیورا کے شہ زمین پہ گرے راہوار سے

کیونکر نہ نوح شام کی کشتی تباہ ہو
طوفان اٹھا ہے آبِ دمِ ذوالفقار سے

تیغ علی کی مدح میں ساری کٹی ہے عمر
بیڑا ہوا ہے پار مرا ذوالفقار سے

کھینچی جو آہ ماتمِ شبیر میں بعد مرگ
آندھی زمرد کی اٹھی اپنے مزار سے

شہ کہتے تھے شمر سے یوں ذبح کر مجھے
نکلے لہو کی دھار تو خنجر کی دھار سے

| | |
|---|---|
| بوڈ نبی یہ چوم کے حلق حسین کو | کٹ جائیگا گلا بھی خنجر کی دھار سے |
| جب یاد آئی عارض گلرنگ شہ مجھ کو | پہونچا چمن مین پہلے نسیم بہار سے |
| مرقد مین آئے آپ تو جان آئی یا علی | فصل خزان بدل گئی فصل بہار سے |
| کوسون نہین ہے فوج کا بیمہ انمین نشان | خاک اُڑ رہی ہے آب دم ذوالفقار سے |
| حکم جہاد پھر نہ قیامت تلک ہوا | سکہ بٹھایا شاہ نے یون ذوالفقار کی |
| کس دن دیکھنا حسین کو منظور جب ہوا | قبضہ ملا ہوا تھا سر ذوالفقار سی |
| اللہ رے روانی شمشیر شاہ دین | اک ہاتھ بڑھ سکا نہ فرس ذوالفقار سی |
| مایوس ہوکے بیٹھ گئے عابد حزین | دیوار آگے اُٹھ گئی جس جا غبار سے |

فاخر دل دو نیم کی کیونکر کرون قدر
ملتی ہے شکل اسکی ذرا ذوالفقار سے

| | |
|---|---|
| چھٹتا نیام زمین کیون ذوالفقار سے | گھر دور تھا حسین غریب الدیار سے |

تو اسقدر نکلتی تھی اوس آبدار سے | اب سنان بلند نہ تھا ذوالفقار سے
رخصت جو ہوکے رنکو چلے شاہ مشرقین | لپٹی سکینہ جھک کے سُم راہوار سے
رنکو چلے ہین لاکھون مین تنہا جو شاہ دین | کچھ کہ رہی ہے نبت علی راہوار سے
اسکون نے ڈہل کے چشم سے عابد کو دی خبر | نکلے رکاب پا سے شہ ذی وقار سے
دونا فروغ خانہ آل نبی ہوا | اس گھر مین جب چراغ جلا ذوالفقار سے
ہوتا اگر شریک نہ زور ید الہی | کٹتے نہ جبرئیل کے پر ذوالفقار سے
ہر زخم تن مین تھا لب معشوق کا جو رنگ | زخمون پہ منہ کو رکھتی تھی سوفار پیار سے
کیون چرخ اوسپہ بارش باران تیر ہو | جسکو بچائین فاطمہ منہ کی پہوہار سے
قبضے سے قتل کرتی تھی جن کو امام دین | موت انکی تھی ستارہ دنبالہ دار سے
تھی غسل مستحب پہ یہ مائل رفیق شاہ | تیغین بھی انکو کم تھین نہ پانی کی دھار سے
صانع نے یہ زبانون مین اسکو رکھی تھی تاب | ہر شے دو نیم ہوگئی اک ذوالفقار سے

کیون سیدھے نہ رستے روانہ ہوتے قافلے
راہ عدم کھلی ہوئی ہے ذوالفقار سے

میدان میں چل سکی جو نہ ہمراہ وقت جنگ
کٹ کٹ گئی ہو اُسی دم ذوالفقار سے

ماہی سے پوچھیے برش تیغ مرتضیٰ
ڈبکا سا کیا ہوا ہے گلا ذوالفقار سے

مدفن ہو کربلاے معلیٰ کی خاک پر
فاخر کی التجا ہے یہ پروردگار سے

اشعار ۲۲

سلام

تلواریں یوں ہیں شاہ پہ بدخو لیے ہوئے
مردم پہ جیسے تیغ ہیں ابرو لیے ہوئے

محشر میں ڈر ہو آتش دوزخ کا کیا مجھے
شیشوں میں ہیں ملک مرے آنسو لیے ہوئے

اللہ رے پیاس منہ کو قریں طفل شاہ ہیں
آنسو کی ہیں امید پہ چلو لیے ہوئے

اے سیل دیکھ زور مرے اشک چشم کا
جاتے ہیں خلد میں مجھے آنسو لیے ہوئے

کیون شل آفتاب نہ کانپے تن حسین
آتے ہیں لاش اکبر مہرو لیے ہوئے

پیاسے لبان موج ہے یک سطح حباب میں
تیغیں ہیں آبدار یہ بدخو لیے ہوئے

تڑپا پسر جو خاک پہ حضرت نے یہ کہا
بیٹا قرار و صبر کا پہلو لیے ہوئے

بکھرے نثار گیسوئے عنبر فشان شاہ
پھرتے ہین نافہ دشت مین آہو لیے ہوئے

ترچھا تھا ہاتھ جب سر دشمن پہ شاہ کا
غل تھا یہ تیغ جائیگی پہلو لیے ہوئے

تکتے ہین روز و شب جو عمل اہل حرم کے
گردون ہے مہر و مہ کی ترازو لیے ہوئے

رخسار شہ کے پاس کب آنسو ہے جلوہ گر
پہلو مین آفتاب ہے جگنو لیے ہوئے

کرتے ہین وار فوج پہ اوچھے امام دین
آیا ہے غیظ رحم کا پہلو لیے ہوئے

بدلین جو کروٹین تو یہ بیٹی سے بولے شاہ
تم ہو مگر قرار کا پہلو لیے ہوئے

محشر مین فاطمہ پئے فریاد پیش حق
آتے ہین فرق سید خوشخو لیے ہوئے

جب محو یاد چشم شہ دین مین ہین ہوا
پہونچے مجھے تتار مین آہو لیے ہوئے

غل تھا سوار دوش نبی ہے وہی جو ہے
جاتے مہار ہاتھ مین گیسو لیے ہوئے

شہ یون چلے ہین قوت بازو کی لاش پر
بیٹا جوان ہے ہاتھ مین بازو لیے ہوئے

جاتے ہین کس ہراس مین بہرِ بکا سن آپ
اصغر کو گود مین شہ خوشخو لیے ہوئے

تھا بسکہ تار خانہ زندان اہلبیت
پہونچے چراغ ہاتھ مین جگنو لیے ہوئے

حُر کربلا مین شہ کو جو لایا تو غل ہوا
آتا ہی دیکھو شیر کو آہو لیے ہوئے

وہ تیرہ بخت ہون کہ لحد پر مرے کبھی
آیا نہ کوئی طفل بھی جگنو لیے ہوئے

عہد طفولیت مین جو مچلین ہین شاہزن
آتا ہی گرگ بچۂ آہو لیے ہوئے

زُلف دراز شہ کے قرین کب عذار ہے
ظلمت بڑھی ہی نور کا پہلو لیے ہوئے

اشعار ۱۵

فاخرہ کو یاد گیسوی شہ تھی تو خود نسیم
آئی ہی بوی نافہ آہو لیے ہوئے

سلام

شانے کٹ کر جو نہ دریا پہ شہادت ہوتی
یون نہ پھر جرأت عباس کی شہرت ہوتی

پھر نہ بی تیر کی پیکانسی شہادت ہوتی
حُرملہ کے جو ذرا دل مین مروت ہوتی

بعد شہ کہتی تھی عابد کو جو دیتا نہ وہ صبر
زندگی کی مری پھر کونسی صورت ہوتی

ہجر مین یوسف ثانی کی جو روتی شبیر
مثل یعقوب نہ آنکھون مین بصارت ہوتی

شست شو کرتا نہ گر اشک غم سرور سے
صورت آئینہ دلمین نہ کدورت ہوتی

شاہ کہتے تھے کہ ہوتی جو سفر مین صغرا
رنج پر رنج اذیت پر اذیت ہوتی

حر نے بھائی سے کہا دیتا نہ گر شاہ کا ساتھ
حشر مین حیدر صفدر سے ندامت ہوتی

گھر مین فاطمہ کے گرچہ سمجھتے اعدا
خیمہ دریا سے اٹھانے مین نہ حجت ہوتی

فوج غدار سے کیون آتا شہ دین کی طرف
حر غازی کو اگر خواہش دولت ہوتی

پانی لڑ بھڑ کے ہر ایک نہر سے جا کر پیا
تشنہ کامونکو اگر آب پہ رغبت ہوتی

یہ کبھی تو مان کی جگہ انکو سمجھتے تھے سدا
کیون نہ شبیر سے زینب کو محبت ہوتی

ہوتا محشور نہ گر قامت شبیر شہ کا
کسطرح پھر نہ قیامت مین قیامت ہوتی

ہے کھو چادر تطہیر نے پردہ رکھا
سر کھلے ہوتی جو کبرا تو قیامت ہوتی

شہ کا ماتم جو بپا کرتے جن و انس و ملک
کہین شیون کہین نالہ کہین رقت ہوتی

| اشعار ۱۹ | شیر کے شیر ہی ہوتے ہین ہانہین فاخرہ<br>کیون نہ عباس مین حیدر کی شجاعت ہوتی | سلام |
|---|---|---|

پیاسے ہین نزع مین شہ والا کے سامنے
بیمار جان بلب ہین مسیحا کے سامنے

سر ہو فوج کیا شہ والا کے سامنے
ادنیٰ کی کیا بساط ہو اعلیٰ کے سامنے

عباس کا ہو گھاٹ پہ قبضہ نہ کسطرح
گرمی مین شیر رہتے ہین دریا کے سامنے

اک شور تھا کہ گھاٹ سے ہشیار غافلو
آتا ہے شیر پیاس مین دریا کے سامنے

اے چرخ جو ہو مالک کوثر جہان مین
ریتی پہ اُسکے خیمے ہون دریا کے سامنے

یون پیش اہل مایہ ہین کم مایہ ہیچ و پوچ
جو آبرو ہے چاہ کی دریا کے سامنے

اشکون کے آگے قدر ہو گوہر کی کسطرح
قطرے کی آبرو نہین دریا کے سامنے

یون لڑ رہا ہے ضیغم ضرغام ذوالجلال
ندی رواں ہے خون کی دریا کے سامنے

اللہ رے صبر آہ بھی کھینچی نہ شاہ نے
بیٹا جوان مر گیا بابا کے سامنے

گھوڑے کا اوج سامنے کیا ذوالجناح کے — پرواز کیا عقاب کی عنقا کے سامنے

یون سر جھکائے حر تھا حضور امام دین — جیسے کوئی غلام ہو آقا کے سامنے

کی آہ بھی نہ شرم و حیا سے پکار کے — قاسم کا دم نکل گیا اکبر کے سامنے

اے خضر ہو نصیب زیارت جو طوس کی — آنکھیں بچھاؤن نقش کف پا کے سامنے

کیون آگے دست شہ کے نہ مہر بے فروغ — گل ہر چراغ ہے ید بیضا کے سامنے

دیکھا جو ذبح ہوتے ہوئے زمین شاہ کو — حورین تڑپ کے رہ گئین زہرا کے سامنے

خون ملگے شہ نے ریش مبارک پہ یہ کہا — جاؤنگا حشر مین یونہین نانا کے سامنے

بند آنکھیں کر لین شاہ نے غربت سے زیر تیغ — زینب جو آئین لشکر اعدا کے سامنے

غربت مین جب کہ یاد شہ بحر و بر ہوئی — دریا بہائے آنکھون سے صحرا کے سامنے

| | | |
|---|---|---|
| اشعار ۲۳ | فاخر تو کیون حضوری مولا سے دور ہے<br>خادم کو چاہیے رہے آقا کے سامنے | سلام |

گر گئے کب پہ چرخ سے گھلکر ہوا اولا پانی
وائے تقدیر مری ہوگیا دانا پانی

پیے قبر علی اصغر جو نہ پایا پانی
آنسو بکا شہ ذیجاہ نے چھڑکا پانی

مرتے دم تک تو نہ یون سامنے آیا پانی
ہان مگر تیغ کا شبیر نے پایا پانی

یاد کچھ کر کے لگے رونے مثال یعقوب
بعد شہ سامنے عابد کی جب آیا پانی

کب رہ شام مین ہے جوش بکا عابد کو
پڑتا آتا ہے غضب کا سوے صحرا پانی

عطش شہ کا بر و بحر مین ماتم ہے بپا
سر کو ٹکراے نکیون کر لب دریا پانی

مر گئے پیاسے تڑپکر لب دریا لیکن
آنکھ اوٹھا کر بھی نہ عباس نے دیکھا پانی

دامن کوہ مین شرما کی چھپے ابر مطیر
چشم تر آج غم شہ مین وہ برسا پانی

پسر سعد یہ کہتا تھا شہ عالم سے
بند مین نے کیا کب آپ پہ دانا پانی

اسمین تقصیر مری کیا ہے یہ فرمائے شاہ
خود ہی تقدیر مین تھی آپ کی آندا پانی

شہ نے فرمایا کہ کیا بکتا ہے چپ ہو مردود
پیاس مین بھی تو نہ مین نے کبھی مانگا پانی

اُسکی تائید سے اتنی ابھی قوت ہی مجھے
خاک سے بھی جو مین چاہون تو ہو پیدا پانی

رن مین تیغون سے سپہ شام کا بیڑا ڈوبا
ابر شمشیر شہ دین سے وہ برسا پانی

گھاٹ پر آ کے جو گونجا اسد بیشۂ حق
فوج کے ہو گئے زہرے لب دریا پانی

فوج ہوتی ہین جو پیاسے شہ دین گرمی مین
حوض کوثر سے علی لائے ہین ٹھنڈھا پانی

آب ہو جاتا ہی دنیا مین غم شاہ سے سنگ
گر گئے کسطرح زمین پر نہو اولا پانی

سوختہ ہو گیا دل آتش غم سے شاید
بہ رہا ہی مری آنکھون سے جو کالا پانی

حلق خشکیدہ ہوا تیغ سے پیاسے کا جدا
مرتے دم تک بھی نہ شبیر نے پایا پانی

اشک آنکھون سے نکلتے ہین جو مثل اخگر
ڈالدیتا ہی مرے چہرے پہ چھالا پانی

بخت تیرہ سے سوے شام حرم کو لایا
سچ ہی انسان کو پھرتا ہی دانا پانی

آہ گرم ہین جو غم شہ دین علی کھینچین
حوض کوثر کا لگا کھولنے ٹھنڈھا پانی

چلتے چلتے جو رکا گردن شہ پر خنجر
حلق مین فاطمہ بیمار کے اٹکا پانی

| اشعار ۲۱ | خوب دعوت ہوئی شبیر کی رن مین فاخر<br>دم شمشیر کا پیاسے کو پلایا پانی | سلام |
| --- | --- | --- |

کب ہاتھ مین حسین لاشہ اصغر لیے ہوئے
گودی مین آفتاب ہے اختر لیے ہوئے

شبیر کب ہین تیغ دو پیکر لیے ہوئے
امت کی ہین نجات کا دفتر لیے ہوئے

کھو دیا اجل نے سینۂ داغی سے داغ دل
گلچین چلا چمن سے گل تر لیے ہوئے

بولی سکینہ آئی یا شاہ مشرقین
جاتا ہے شمر کان سے گوہر لیے ہوئے

ہین قبلہ رو تو سجدۂ حق مین امام دین
آتا ہے شمر ہاتھ مین خنجر لیے ہوئے

قاسم نے گر کے زین سے جو حضرت کو دی صدا
جھپٹے حسین تیغ دو پیکر لیے ہوئے

غصہ نے بڑھ کے رانڈونکو خیمہ مین دی صدا
آتے ہین شاہ لاشۂ اکبر لیے ہوئے

پیاسے جو تین روز کے ہوتے ہین شاہ قتل
ہین جام آب ساقی کوثر لیے ہوئے

زینب نے قتل گاہ مین دیکھا یہ جا کے حال
خولے ہے ہاتھ مین سر سرور لیے ہوئے

رونی کا کیون نہ عرصۂ محشر مین شور ہو
آتی ہین ہاتھ مین شہ دین سر لیے ہوئے

کیون کربلا سے شام کو جاتی نہ اہلبیت
پھرتا ہے آدمی کو مقدر لیے ہوئے

آنسو غم حسین کی آنکھین مین یہ نہین
دیکھو صدف ہے قطرہ کو گوہر لیے ہوئے

کیونکر نہ چین حر کو ہو ہنگام احتضار
زانو پہ سر ہین سبط پیمبر لیے ہوئے

زینب نقاب الٹ کے کیونکر نہ منہ چھپائین
جاتا ہے شمر لوٹ کے چادر لیے ہوئے

عباس کب ہین تیغ لیے پیش شاہ دین
آئینہ ہاتھ مین ہے سکندر لیے ہوئے

زہرا کے لعل کے لیے میدان ظلم مین
سنگین دل آئے گود مین پتھر لیے ہوئے

صغرا کا کیون نہ طائر دل ساتھ ساتھ ہو
جاتا ہے خط شوق کبوتر لیے ہوئے

عباس کب دبائے ہین دانتو مین مشک کو
آہو ہے منہ مین شیر غضنفر لیے ہوئے

تیزی جو کی عقاب نے عباس نے کہا
گھوڑے کی باگ ای علی اکبر لیے ہوئے

دیکھا جو راہ شام مین رانڈونکو ننگی سر
دوڑی ہے ہوا غبار کی چادر لیے ہوئے

| اشعار | ماہِ عزا فلک پہ ہی فا خر یہ کب عیان<br>ہی آسمان ہلال کا خنجر لیے ہوئے | سلام |
|---|---|---|

کیا میری گنہ رحمت غفار کی آگے — کچھ مال نہین جنس خریدار کی آگے

لڑنے کوئی آیا نہ علمدار کے آگے — تلوار کچھی گھاٹ پہ تلوار کے آگے

تالاب نہین دیدۂ گریان کی مقابل — کم مایہ ہی کیا قلزم زخار کے آگے

کیا سامنے حیدر کی ہی اور دنکی حقیقت — بوجہل ہی کیا احمد مختار کے آگے

چھپنے لگی در در کی یتیمان شہ دین — خیمہ مین عدو آئی جو بیمار کے آگے

شہ کہتے تھے خون چہری پہ بی شیر کا مل کر — جاؤنگا یونہین احمد مختار کے آگے

عباس اٹھے تول کے شمشیر دودم کو — جب تیغ گری سید ابرار کے آگے

لیا آنکھ ملا کی رخ نورانی شہ سے — خورشید ہی ذرہ مہ رخسار کے آگے

تھی قید بونکو دیکھنے کی شام مین شہرت — اک سیر تھی یہ مردم بازار کی آگے

کیونکر قدم شاہ پہ مرجاتی نہ عباس / کیا بات ہی جان دینا وفادار کی آگے
ہی مدنظر امت عاصی کی شفاعت / شہ سینہ سپر کیون نہون تلوار کی آگے
کسطرح جسے پھیر آنچ بھلا اسکی اُٹھائی / خود سوختہ دل ڈھال ہی تلوار کی آگے
وہ اسمین روانی ہی کہ میدان غابین / اک گام بڑھا اسپ نہ تلوار کی آگے
کیون بھاگین نہی جان نہ پھر تیغ علی سے / جبریل چھپالے جو ہون تلوار کی آگے
کب قطرے پسینے کے یہ ہین گیسوے شہ پا / جھمکے ہوئے تارے ہین شب تار کی آگے
ہین گام سواری تو کوئی تھا نہ جلو مین / ہان بیکسی اک تھی شہ ابرار کے آگے
مرجھا گیا کب دل کا کنول نشتر غم سے / اس پھول پہ آئی بھی خزان خار کی آگے
کیا تیز ہو میرا نہ خامۂ مشک / نیزون ہی رہا آہو تاتار کے آگے
عباس کے حملے سے نہ کیون بھاگتے اعدا / فرار تھمے ہین کہین کرار کے آگے

کسطرح جھکین مجھ سے زمانے کو نہ سرکش

## خم ہی سر قافلۂ شہ ابرار کے آگے

کٹ ڈھالین اٹھین شاہ کی تلوار کے آگے — چھائی تھی گھٹا برق شرر بار کے آگے

دلدل کا یہ فوج نسی تھا کہ دین اشارے — اک نقطہ ہین سب گردش پرکار کے آگے

رہجاتا نہ اسلام اگر تیغ علی سے — پھر سبحہ نہ چھوتا کوئی زنار کے آگے

زندان مین جو ہند آنے لگے دید کی خاطر — پھر بیٹھے حرم شرم سے دیوار کے آگے

ہو آبرو اشکونکی مری آنکھونکو کیونکر — کیا قدر گہر مرموم بازار کے آگے

اللہ ری روانی فرس سرور دین کی — سایہ بھی نہ دیکھا کبھی رہوار کے آگے

تھے کہتی تھے سب ملک نہ گر مجھ سے لڑینگے — تلوار نہ کھینچونگا مین دو چار کے آگے

اکبر کا دہن کب رخ رنگین کے قرین ہے — اک سیب جنان ہی گل رخسار کے آگے

یون دل کو مری داغ غم شاہ ہے مرغوب — جس طرح سے ہون گل بلبل گلزار کے آگے

ہو جاتا اگر کاکل اکبر کا اشارا — بڑھ جاتا نہ فرس سرحد تاتار کے آگے

کسطرح سے کھٹکے نہ پلک آنکھوں میں میرے
کب آبروی آبلہ ہی خار کے آگے

معراج کا رتبہ جو ملا دوش نبی پر
اصنام گری حیدر کرار کے آگے

زندان سے نکلنے کی جو پاتی تھی نہ وہ راہ
پھرتی تھی سکینہ در و دیوار کے آگے

کیوں سامنے آنکھوں کے نہ شکوں کا بندھے تار
لازم ہی عصا مردم بیمار کے آگے

اک تیر پڑا گردن بے شیر پہ حیدم
منہ کھل گیا معصوم کا سوفار کے آگے

اشعار ۱۹

کیا پوچھتے فاخر سے نکیرین لحد میں
منہ کھل نہ سکے حیدر کرار کے آگے

سلام

ہم پایہ شہ کون ہی انصار کے آگے
یوسف ہی گرانقدر خریدار کے آگے

لشکر کا ہوا خاتمہ سردار کے آگے
سب باغ کٹا بلبل گلزار کے آگے

یہ شوق شہادت میں شہیدوں کو تھی جلدی
دو چار گرے پڑتے تھے تلوار کے آگے

ہی ایک مہم آپ سے کسطرح نہ ہو سر
چلتی ہی ظفر شاہ کے تلوار کے آگے

کب ابروی شبیر چڑھی دکھلاکے شمشیر
تلوار کھنچی غیض مین تلوار کے آگے

غیظ آگیا مرحب پہ یداللہ کو جس دم
جبرئیل سپر ہو گئے تلوار کے آگے

کیا فوج مین تھا جنگ شہ دین سے تلاطم
گہ ڈھالین تھین پیچھے کبھی تلوار کے آگے

کیونکر دہن زخم شہیدان نہون مو خاموش
منہ کھل نہین سکتے لب سوفار کے آگے

للکار کے غازی نے جھپٹ کر اسے جھڑکا
جب آئے نشان لیکے علمدار کی آگے

دعوی تو بہت کرتے تھے یہ تیر روئیکا
آئی نہ ہوا شاہ کے رہوار کے آگے

اگجائی بھی جس کی نہ ہو شل مین دکھی
گہ سایہ ہے پیچھے کبھی دیوار کے آگے

کفار پہ جب تیغ پڑی شاہ کی ترچھی
اک ڈورا بڑھا اور بھی زنار کے آگے

بیباسونکو غنیمت تھا جو آب دم شمشیر
رکھتے تھے گلے دوڑ کے تلوار کے آگے

مرغوب اسیری ہے نہ عابد کو ہو کیون خاک
بہتر ہے خزان مرغ گرفتار کے آگے

شہ کہتے تھے عابد پہ جو بانو نے بکا کی
روتا نہین صاحب کوئی بیمار کے آگے

گیا تیغ علی ہین ہی روانی دم پیکار
اک ہاتھ یہ بڑھ جاتی ہی رہوار کی آگے

مشتاق ہین یون یاور شہ دشت دغا کے
ایک ایک کا رہوار بڑھا رہوار کی آگے

زینب نے کہا بیٹو تمہیں خواہش یہ علم کی
تم کون ہو عباس علمدار کے آگے

اشعار فاخر تری سب دلکی بر آئینگے حوائج
کچھ بات نہین شاہ کی سرکار کی آگے

سلام

نام دہ چند ہوا شہ کا وفاداروں نسی
شہرہ یوسف کا بڑھا اور خریداروں نسے

کہتے تھے عون و محمد یہ ستمگاروں سے
ہم وہ بچہ ہین جو کھیلا کیے تلواروں سے

جنگ ہونے جو لگی شہ کی نمکخواروں سے
بگڑی فوجون کو اڑانے لگے تلواروں سے

بولی عباس کہ گو نہر کو گھیرے ہین مگر
چھین لونگا مین ترائی کو ستمگاروں سے

شہ نے جانے کو کہا جب تو یہ بولے انصار
ہو گا آقا نہ کبھی یہ تو نمکخواروں سے

چشم سجاد کو یون گردشین تک مشکل ہین
حرکت جیسی کہ دشوار ہو بیماروں سے

جوش زن جبکہ ہو بخشش رحمت ہو سے
لے گنہ کیون نہ بڑھین آپ کی گنہگاروں سے

جنگ مین روکی سپر بھی جو نہ بچتے تھے کبھی
ٹکڑے ہوکر گری ہوا تن شاہ کا تلوارونسے

ہند آئے لگے زندانمین تو زینب نے کہا
کام آزاد کا کیا ہے گرفتارون سے

پابرہنہ جو رہ شام مین کانٹونپہ چلے
تلوے سجاد کے غربال ہوئے خارون سے

کھینگے دیکھ کے زندانکی یتیمان حسینؑ
بھاگین کیون سایہ کی مانند نہ دیوارونسے

آگئی گلشن زہرا و علی پر جو خزان
بلبلین نالہ کنان اور گئین گلزارونسے

زخمیونکی یہ تنونکی نہین دھارین خونکی
دیکھو اُڑتا ہوا لہو باغ کے فوارونسے

دشت غربت مین ہوا آل عبا کا یہ حال
دھجیان جیب گریبانکی اوڑین خارونسے

تشنہ کامونکو یہ تھی روز شہادتکی خوشی
عید کیطرح گلے ملتے تھے تلوارون سے

تیرون خونمین آلودہ ہوئی تھی شہ کے
سرخی ابتک نہ لہو کی گئی سوفارونسے

حملہ ور ہوتے ہین عباس جو مانند اسد
گھوڑے تھمتے نہین میدانمین اسوارونسے

آکے اکبر نے کہا شہ سے بشارت ہووے
گھاٹ دریا کا لیا شیر نے تلوارونسے

باغیون نے جو کیا باغ علی کو تاراج
نام اکبر پہ قبالہ ہو یہ زینب نے کہا

بلبلین پھول گرانے لگین منقار زدو نسی
کربلا مول لے جب شہ نے زر لیندار و نسے

اشعار ۲۱

خود نکیرین سے کچھ شاہ کہینگے فاخر
قبر مین یہ نہ کہینگے جو وقت وہ زردار و نسی

سلام

بتیا بیان تھین اصغر بے شیر کے لیے
تھا دل مین داغ چاند سی تصویر کے لیے

بتیاب گر حسین ہی ہمشیر کے لیے
زینب بھی بیقرار ہی شبیر کے لیے

ہی ختم صبر عابد دلگیر کے لیے
پانون بڑھادی غل و زنجیر کے لیے

کہتے تھے شہ عمر سے نہ بیعت کرونگا مین
حاضر ہی سر حسین کا شمشیر کے لیے

آل نبی سے یہ تجھے زیبا تھا ای فلک
بیڑی ہی ہوا ہی عابد دلگیر کے لیے

نہر فرات خشک نہو جائے کس طرح
پانی ہو بند حضرت شبیر کے لیے

ای چرخ تیری دور مین کیا انقلاب ہے
لازم تھا تیر اصغر بے شیر کے لیے

لڑتے ہوئے جو فوج مین در آئی شاہ دین
تا اُڑین لاکھون کھنچ گئیں شبیر کے لیے

پانی ہو بند ساقیٔ کوثر کے لال پہ
نہرین رواں ہون لشکر بے پیر کے لیے

ابرو چڑھائین غیظ مین کیونکر نہ شاہ دین
لازم ستان ہی خنجر و شمشیر کے لیے

اے چرخ کیون نہ درہم و برہم جہان ہوا
دُرّہ ہو پشت زینب دلگیر کے لیے

رو دیتے یہ اسیری سجاد پر اگر
آنسو نہین ہین دیدۂ زنجیر کے لیے

ناوک سے بے زبان کے گلے کو خدا بچائے
چلے چڑھے ہین اصغر بے شیر کے لیے

روتے ہین نام لیکے حسین و حسن کا سب
ماتم بپا ہے شبر و شبیر کے لیے

ستار سر سے بنت علی کی ردا بچائے
ظالم بڑھے ہین چادر تطہیر کے لیے

کیونکر نہ روئین شاہ کو شیعہ تمام عمر
پیدا ہوئے ہین ماتم شبیر کے لیے

شہ آب ایک ایک سے مانگا کیے مگر
قطرہ ملا نہ اصغر بے شیر کے لیے

زینب کا وقت ذبح جو کچھ آگیا خیال
بیتاب شاہ ہو گئے ہمشیر کے لیے

یون جلد تیغ تیز سی کاٹا سر حسین | ہلنے نہ پائے ہونٹھ بھی تکبیر کے لیے
نیزے کے پاس آئین جو زینب برہنہ سر | بند آنکھین کرلین شاہ نی ہمشیر کے لیے

فاخر کو کربلا کی معلی دکھادے پھر
بیتاب ہی زیارت شبیر کے لیے

قطعہ تاریخ ختم دیوان سلام مسمی بہ سر غم در سن علیسوی کہ در اثنا ہم ختم سال ہا ہجری بدایت سست

در چنین گشت افکار چو دیوان فاخر | ختم کردیم کنون چند سلام افزوده
صوری و معنوی اش گفت خرد این تاریخ | یوم یکشنبہ و ذیقعدہ و بستم بوده

سنہ ۱۳۰۳ء

قرۂ حسن شناطبع از جامع اخلاق حسن جناب سید عباس حسین صاحب فصاحت

رباعی

فاخر جو ہین شاعر وحید و یکتا | دیوان سلام اب یہ ہی تصنیف کیا
تاریخ کی جستجو فصاحت ہی گر | لکھ حال غم سبط نبی طبع ہوا

۱۳۰۵ھ

بر صنائع صنائع شعر و سخن قادر سحر بیان جناب سید ہادی حسن صاحب ساحر ارشد تلامذہ جناب فاخر

للہ الحمد کہ دیوان سلام فاخر | چھپ کے طیار ہوا خوب سبھی سہم
حرف منقوط مین ساحر نی یہ تاریخ لکھی | آج مطبوع ہوا حال غم شاہ امم

۱۳۰۵ھ

الحمد للہ والمنہ کہ درین بہار نہ ایام دیوان سلام با ہتمام و انتظام عاصی کونین شیخ عنایت حسین باد بیع الثانی
سنہ ۱۳۰۵ ہجری در مطبع بستان مرتضوی طبع شد ❖